وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔



اسلامی تعلیمات



کتاب برائے فروخت نہیں ہے۔
اشاعت کی عام اجازت ہے۔



ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جامع الترمذی:۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مرکز کے اغراض ومقاصد

عبادت خدا کی

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا

اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (سورۃ النساء:۳۶)

محبت واطاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران-۳۱)

خدمت مخلوق خدا کی

اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی:۱۹۲۴)

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆ **قرآن وسنت پر عمل اور دعوت:** ترجمہ۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔(النور:۵۲)

☆ **مسلم امہ سے فرقہ پرستی وتعصبات کے خاتمے کی کوشش:** ترجمہ۔تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔(آل عمران:۱۰۳)

☆ **فلاح اتحاد امت کی کوشش:** ترجمہ۔تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔(مسلم:۱۷۰)

☆ **فکر آخرت:** ترجمہ۔جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔(الشوریٰ:۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆ **شرک:** ترجمہ۔کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔(الرعد-۳۶) ☆ **بدعت:** ترجمہ۔ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔(نسائی:۱۵۷۹)

☆ **ظلم:** ترجمہ۔کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔(مسلم:۱۶۲)

☆ **حقوق العباد میں کوتاہی:** ترجمہ۔اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔(النساء:۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆ **اہل بیت اطہارؓ:** ترجمہ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔(ترمذی:۳۷۸۹)

☆ **صحابہ کرامؓ:** ترجمہ۔مہاجروانصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنھوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔اللہ سب سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔(التوبہ:۱۰۰)

☆ **اولیاء کرام:** ترجمہ۔اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کر دیتا ہے۔(بخاری:۲۷۰۳)

☆ **علماء کرام:** ترجمہ۔علماء انبیاء کے وارث ہیں۔(ترمذی:۲۶۸۲)

بہترین بات وطریقہ: سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے۔(صحیح بخاری:7277)

اسلامی تعلیمات





بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: ------------------------ اسلامی تعلیمات

مرتب: ------------------------ المصطفیٰ مرکز چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

سال اشاعت: -------------------- 2022

تعداد: ------------------------ 1000

پرنٹر: ------------------------ علی گرافکس اینڈ پرنٹنگ پریس 0301 8545600

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: ----------- حافظ محمد عثمان، رانا محمد فرحان

کتاب ہذا میں اگر کسی قسم کی کوئی غلطی رہ گئی ہوتو ادارے کو مطلع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں اور ہمیں شکریہ کا موقع فراہم کریں۔ شکریہ۔

فہرست



حصہ اول

تعلیم مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

باب نمبر 1

عقائد

ایمان لانے کی فضیلت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، تنگ دستی، دکھ، درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔ (البقرۃ۔ ۱۷۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے، یہ لوگ جنتی ہیں اور وہاں ہمیشہ کیلئے بسنے والے ہوں گے۔ (البقرۃ۔ ۸۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے تو عنقریب اللہ انھیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل فرمائے گا اور صراط مستقیم کی جانب ہدایت دے گا۔ (نساء۔ ۱۷۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی میں اختلاف نہ کیا۔ یہی لوگ ہیں جنہیں عنقریب صلہ دیا جائے گا اور اللہ بخشش کرنے والا اور رحم والا ہے۔ (نساء۔ ۱۵۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! کیا تمہیں ایک تجارت کی نشاندہی کروں؟ جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی (وہ یہ کہ) تم اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

جانوں کے ساتھ جہاد کرو، اگر تم جانتے ہوتو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشگی کے باغوں میں اچھی رہائش گاہیں دے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(الصّف۔۱۰۔۱۲)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔کونسا عمل افضل ہے؟ یا کونسا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا۔(ترمذی)

☆ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔(بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ پر ایمان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔(تغابن۔۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، وہی رات کو دن سے ڈھانپتا ہے کہ وہ تیزی سے اس کے پیچھے (چلی آتی) ہے اور (اسی نے) سورج، چاند اور تارے پیدا کیے، ایسے طور پر کہ سب اسی کے حکم کے تابع ہیں، دیکھو (یہ سب) اسی کی تخلیق ہے اور حکم (بھی) اسی کا ہے۔بڑا ہی برکتوں والا ہے اللہ جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔(اعراف۔۵۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، تم میری عبادت کرو اور میرے ذکر کیلئے نماز پڑھا کرو (طٰہٰ۔ ۱۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اگر تم مومن ہو تو ایک اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرو۔ (المائدہ۔ ۲۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ نے کوئی اولاد نہیں پکڑی اور اس کے ساتھ کوئی معبود نہیں اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو الگ لے بیٹھتا اور ان میں سے بعض بعضوں پر چڑھائی کرتے (المومنون۔۹۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: {اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے، تمہارا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے (الدخان۔۸)}

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: {(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دے کہ بھلا تم نے انہیں بھی دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھلاؤ کہ انہوں نے کون سی زمین پیدا کی ہے۔ یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے۔ میرے پاس اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علم روایت لاؤ اگر تم سچے ہو (الاحقاف۔۴)}

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کیلئے ویسا ہی ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے اور جب بندہ میرا ذکر کرتا ہے اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں بیٹھ کر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور بندہ اگر میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں

اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(بخاری و مسلم)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان سوائے پالان کی پچھلی لکڑی کے کچھ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! ۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوب جاننے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ احکام بجالائیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب سے محفوظ رکھے۔ (مسلم)

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آگے مت بڑھو۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے سامنے ایسے زور سے نہ بولا کرو جیسے تم ایک دوسرے کے سامنے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اپنی آواز پست رکھتے ہیں ان کے دل اللہ نے تقوٰی کیلئے آزما لئے ہیں۔ ان

کیلئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔ بے شک جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر یہ آپ کے نکلنے تک صبر کر لیتے تو یہ ان کیلئے بہتر تھا۔ (الحجرات ۱۔۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

(آل عمران۔۳۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تیرے رب کی قسم یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کر لیں اور پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں اس سے اپنے تئیں کسی طرح کی تنگی نہ پائیں اور (اسے) صحیح طور پر تسلیم نہ کر لیں۔ (النساء۔۶۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ رسول ہیں اللہ کے اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں اور ہے اللہ ہر چیز سے پوری طرح باخبر (الاحزاب۔۴۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: نافرمان قیامت کے دن اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتا۔ (فرقان۔۲۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے ہاں اس کی اولاد، (ماں) باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔

(بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں جن کو

ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا ان کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے۔
حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ان میں سے ایک موئے مبارک بھی میرے پاس ہوتا تو وہ مجھے دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ محبوب ہوتا۔ (بخاری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئی ہیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئی ہیں۔ (بخاری)

فرشتوں پر ایمان

☆ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے، وہ دور بھٹک گیا۔ (النساء۔ ۱۳۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو شخص اللہ کا، اس کے پیغمبروں اور جبرائیل و میکائیل کا دشمن ہوا تو یقیناً اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ (البقرہ۔ ۹۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے تمہارے صبر کے صلے میں تمہارے لیے سلامتی ہو۔ (الرعد۔ ۲۳، ۲۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے۔ (الحاقۃ۔ ۱۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ہم نے جہنم کے داروغے فرشتے ہی مقرر کئے ہیں۔ (المدثر۔ ۴۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس ایک

دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا جنوں کو آگ کے شعلہ سے اور آدم کو اس چیز سے جو اس نے تمہیں بتادی ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیت معمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ پھر دوبارہ نہیں آپاتے۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے ہر دروازے پر (کھڑے ہوکر) پہلے آنے والوں کو لکھتے رہتے ہیں جب امام (خطبہ کیلئے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور وعظ و نصیحت سننے کیلئے آجاتے ہیں۔(موطا امام مالک)

آسمانی کتابیں

☆ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کیں ان سب پر ایمان لاؤ۔(النساء۔۱۳۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ زندہ اور کائنات کو تھامنے والا ہے، اس نے تجھ پر حق والی کتاب نازل کی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لئے توریت اور انجیل نازل کیں اور اب حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب اتاری ہے۔(آل عمران۔۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔(سورۃ النساء۔۱۶۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل کتاب کی (حکایات وواقعات کی) تصدیق اور تکذیب نہ کرو اور کہو ہم اس کو جو ہماری طرف اور تمھاری طرف اتارا گیا ہے مانتے ہیں۔ ہمارا اور تمھارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے مطیع ہیں۔ (بخاری)

رسولوں پر ایمان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: (اے پیغمبر) بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے جیسا کہ نوح اور اس کے بعد دوسرے انبیاء کی طرف کی تھی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور ان کی اولاد، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کو وحی بھیجی اور داود کو ہم نے زبور عطا کی۔ (النساء۔ ۱۶۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے تھے۔ (الفرقان۔ ۲۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے دور رہو۔ (النحل۔ ۳۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: یقینا ہم نے اپنے پیغمبروں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) بھی، تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ (الحدید۔ ۲۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور پہلے انبیاء کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ وہ شخص جس نے خوبصورت محل تیار کیا اور ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دی۔ لوگ اس محل کو دیکھتے اور پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اینٹ کی جگہ کیوں خالی چھوڑ دی گئی ہے؟ سو وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبین ہوں۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاء علیہم السلام کا امام اور خطیب ہوں گا۔(ترمذی وابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت مت دو۔ (بخاری، مسلم)

یوم آخرت پر ایمان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ہر وہ (مخلوق) جو اس زمین پر ہے، فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو عظمت اور بزرگی والی ہے۔(الرحمن، ۲۶-۲۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کافروں کا اعتقاد ہے کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے اس سے تمہیں آگاہ کیا جائے گا اور یہ اللہ کیلئے آسان ہے۔ (التغابن۔۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جب زمین بھونچال سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے (اندر کے) بوجھ نکال دے گی اور انسان کہے گا، اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس دن یہ زمین اپنی خبریں بتائے گی، کیونکہ تیرے رب نے اسے وحی کی ہے۔ اس دن لوگ مختلف گروہوں میں نکلیں گے، تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں۔ پس جس نے ایک ذرہ بھی نیکی کی ہوگی، وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ بھر برائی کی ہوگی، وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

(الزلزال۔۱-۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں

گے کسی شخص پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگر رائی کے دانے کے بقدر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اسے لائیں گے اور ہم حساب لینے کو کافی ہیں۔
(الانبیاء۔ ۴۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دس نشانیوں (کے ظہور) سے پہلے قیامت بپا نہیں ہوگی۔ مشرق میں خسف (زمین میں دھنسنا) مغرب میں خسف اور جزیرہ عرب میں بھی خسف، دھواں، دجال، دابۃ الارض، (زمین کا بہت بڑا جانور) یاجوج و ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، آگ جو قعر عدن سے نمودار ہوگی اور لوگوں کو چلائے گی اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت برے انسانوں پر ہی قائم ہوگی۔
(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارے گا اور لوگ سبزی کی طرح اگیں گے، انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی، صرف ریڑھ کی ہڈی کا منکا باقی رہے گا اور قیامت کے دن اس سے تخلیق ہوگی۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لوگو! تم اپنے رب کی طرف ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ (جبکہ) میری امت کے کچھ مردوں کو لایا جائے گا اور انہیں بائیں راستہ کی طرف ڈال دیا جائے گا۔ میں کہوں گا میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ اللہ فرمائے گا، تو نہیں جانتا انہوں نے تیرے بعد دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ اپنی جگہ سے نہیں ہل سکے گا جب

تک چار چیزوں کا حساب نہ دے گا، زندگی کہاں ختم کی؟ علم پر کیسے عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کس جگہ خرچ کیا؟ اور اپنے جسم کو کیسے استعمال کیا؟ (ترمذی)

تقدیر پر ایمان

☆ اللہ رب العزت فرماتا ہے: ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم ان کو معلوم اندازے کے مطابق اتارتے ہیں۔ (الحجر۔۲۱)

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زمین پر تمہاری جانوں میں جو مصیبت آتی ہے، وہ قبل اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں، کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے اور یہ (بات) اللہ کے لئے آسان ہے۔ (الحدید۔۱۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دے کہ ہمیں وہی تکلیف پہنچے گی، جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ رکھی ہے۔ وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ پر ہی ایمان والوں کا بھروسہ ہونا چاہیے۔ (التوبہ۔۵۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، انہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ خشکی اور سمندر کی ہر چیز کو جانتا ہے، وہ ہر گرنے والے پتے کو بھی جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں (کوئی) دانہ اور تازہ و خشک چیز گرتی ہے تو وہ بھی کتاب مبین میں (لکھی ہوئی) ہے۔ (الانعام۔۵۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ (کے دین) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب سوال کرے تو اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو اللہ سے طلب کر اور یہ جان لے کہ سب لوگ جمع ہو کر اگر تجھے نفع دینا چاہیں تو نہیں دے سکتے، مگر وہی جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب جمع ہو کر تیرا نقصان کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے، مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے۔ قلم

اٹھا لئے گئے ہیں اور کتابیں خشک ہو گئی ہیں۔(مسند احمد، ترمذی)

قبر کی جزاء وسزا

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جان قبض کرتے ہیں۔ ان کے چہرے اور سرینوں پر مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اب عذاب آتش (کا مزہ) چکھو، یہ اس (بدکرداری) کی وجہ سے ہے جسے تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔(الانفال،۵۰-۵۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ہم ان کو دو بار سزا دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔ (التوبہ۔۱۰۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وہ صبح وشام جہنم کی آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور قیامت کے دن (کہا جائے گا) قوم فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔(غافر۔۴۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس مڑ جاتے ہیں اور وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے تو (ساتھ ہی) اس کے پاس دو فرشتے آ جاتے ہیں۔ اسے بٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں، اس مرد (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ چنانچہ اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے دیکھو! یہ تھا تمہارا جہنم کا ٹھکانہ، اس کے بدلے میں اللہ تعالی نے تم کو جنت میں قیام کی جگہ عطا فرما دی ہے اور وہ اپنے دونوں ٹھکانوں کو دیکھ لیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

شفاعتِ رسول ﷺ

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا۔ اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا میں ہی ان کا سفارش کرنے والا ہوں گا جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ میں قیامت کے روز شفاعت کرلوں یا میری آدھی اُمت کو (بلا حساب و کتاب) جنت میں داخل کر دیا جائے میں نے اس میں سے شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام اور (پوری امت کے لئے) کافی ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ پرہیز گاروں کے لئے ہوگی؟ نہیں بلکہ وہ گناہگاروں، خطا کاروں اور بدکرداروں کے لئے ہوگی۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ کے معجزات

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چاند کے دوٹکڑے کرکے دکھائے یہ واقعہ دو مرتبہ پیش آیا۔(بخاری)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں حضور کے لئے کوئی چیز بیٹھنے کو نہ بنوادوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی (نجار) ہے آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (بنوادو) اس عورت نے آپ کے لئے منبر بنوادیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ ستون جس سے ٹیک لگا کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے تھے رو پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہوگیا۔ یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اتر آئے اور ستون کو گلے لگایا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔
(بخاری)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ ایک روایت

میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔ (بخاری)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم کو ابوسفیان کے (شام سے قافلہ کے) آنے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد پہاڑ سے گھوڑوں کے سینے ٹکرانے کا حکم دیں تو ہم ایسا کریں گے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بلایا لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ زمین پر اس جگہ اور کبھی اس جگہ ہاتھ رکھتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر (دوسرے دن) کوئی کافر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرہ برابر بھی ادھر ادھر نہیں مرا۔ (مسلم)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے پھیلا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چُلو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی نہیں بھولا۔ (بخاری)

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی طرف چلے تو جو پہاڑ اور درخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا: السلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا۔ (ترمذی)

اھل بیت رسول اللہ ﷺ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ دور کردے تم سے ناپاکی اے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کردے تمہیں پوری طرح۔

(الاحزاب۔ ۳۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور (مسلمانوں) تمہیں یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاؤ اور نہ یہ (مناسب ہے) کہ اس کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات ہے۔(الاحزاب۔ ۵۳)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوست رکھو اللہ کو اسلئے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لئے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو فضیلت ہے اس کی مثال وہ برتری ہے جو ثرید کو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔(بخاری، ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور ہر وہ بات جو اسے تکلیف دے مجھے ناپسند ہے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اس سے جس سے تم ملو۔(ترمذی)

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب

پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔اللہ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ (پر عمل کرنے) پر ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق ا للہ کی یاد دلاتا ہوں۔ (مسلم)

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے ہمراہیوں کو جگہ دی اور (ان کی) مدد کی، وہی سچے ایماندار ہیں ان کیلئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔(الانفال۔ ۷۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور مہاجرین و انصار میں سے سبقت لے جانے والے اور (سب سے) پہلے (ایمان لانے والے) اور جنہوں نے نیکی میں ان کی اتباع کی اللہ ان (سب) سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

(التوبہ۔۱۰۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اس کے بعد کہ ان

پر ظلم کیا گیا ہجرت کی، ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھے ٹھکانے پر لگا کر رہیں گے اور بے شک آخرت کا ثواب (اس سے) بڑھ کر ہے اگر وہ جانیں، وہ مہاجر جنہوں نے صبر کیا اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (النحل۔۴۱۔۴۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس عنقریب اللہ (اپنے دین کے لیے) ایسے لوگ لائے گا جن سے وہ محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے۔ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (المائدہ۔۵۴)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس شخص کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے دیکھا مجھ کو۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو تم میں کوئی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مُد اور نصف مُد کے برابر نہیں ہوسکتا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے سب آدمیوں میں محبوب ہے۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی نبی ایسا نہیں کہ جس کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم راضی نہیں کہ تم میرے لئے اس طرح ہو کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون تھا۔

(بخاری و ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ دوست ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ میں گھر ہوں حکمت کا اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے۔ (ترمذی)

☆ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی فرشتہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہو اپنے ان لوگوں کو جو بدر میں موجود تھے اصحاب رضی اللہ عنہ نے کہا وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اس نے کہا ہمارے نزدیک بھی جو فرشتے حاضر ہوئے سب سے بہتر ہیں۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر (قیامت کا دن)۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم صورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار آدمیوں سے قرآن سیکھو (یعنی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک ننگی تلوار ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اے امت کے لوگو! ہمارے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بخاری)

☆ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی، تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (طبرانی)

☆ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔ (بخاری)

☆ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں شیاطین جنات وانسانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر کے خوف سے بھاگ گئے۔ اور ایک روایت میں فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان ڈرتا ہے۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کے وقت فرمایا: میں نے رات کو دیکھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! آج کا روزہ ہمارے پاس افطار کرنا سو اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا اور اسی دن آپ کو شہید کر دیا گیا۔ (مستدرک حاکم)

☆ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چومتے ہوئے دیکھا۔ (بخاری)

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جن لوگوں نے نیکی میں ان (صحابہ) کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے وہ اللہ سے راضی ہیں۔ (التوبہ۔۱۰۰)

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان کی دل کی باتوں (خیالات) کو معاف فرما دیا جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ کہے۔ (مسلم)

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے آسانی پسند کی اور (اس پر) تنگی کو ناپسند فرمایا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ (طبرانی)

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انہیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے ہوگا۔ (مسند احمد)

اولیاء اللہ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (یونس۔ ۶۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: یقیناً اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (یعنی جو) ایمان لائے اور پرہیزگار رہے، ان کیلئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (یونس۔ ۲۶)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے ولی کے ساتھ عداوت رکھتا ہے میں اسے اعلان جنگ کی اطلاع دیتا ہوں اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی عبادت مجھے اس سے زیادہ عزیز نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نفلی عبادت کر کے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے

مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال کر (کوئی بات) کہیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

علماء کرام

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ (فاطر۔۲۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وہ جن کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت ملی اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت بھی وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ (البقرۃ۔۲۶۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ علم کی طلب میں (گھر سے یا وطن سے) نکلا وہ اس وقت تک اللہ کے راستے میں ہے، جب تک واپس آئے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے اور آسمان اور زمین میں رہنے والی ساری مخلوقات یہاں تک کہ چونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور (پانی میں رہنے والی) مچھلیاں سبھی اس بندے کیلئے دعائے خیر کرتی ہیں، جو لوگوں کو بھلائی کی اور دین کی تعلیم دیتا ہے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو مجلسوں پر ہوا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں قائم تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دونوں مجلسیں خیر کی اور نیکی کی مبارک مجلسیں ہیں یہ لوگ اللہ سے دعا اور مناجات میں مشغول ہیں، اللہ چاہے تو عطا فرما دے اور

چاہے تو عطا نہ فرمائے۔ اور یہ لوگ علم دین حاصل کرنے میں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں لگے ہوئے ہیں لہٰذا ان کا درجہ بالاتر ہے اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں میں بیٹھ گئے۔(مسند دارمی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کو اس کے علم دین نے نفع نہیں پہنچایا۔(ابوداؤد)

قرآن وسنت کی دعوت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور بے شک ہم نے قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر دیا ہے۔تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے (القمر۔۱۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور پرہیز گاری اختیار کرے گا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔(النور۔۵۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کرلیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں۔(المائدہ۔۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔(الحشر۔۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: لوگو تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر ایک اچھا نمونہ ہے (یعنی) اس کیلئے جو اللہ اور قیامت کے ہونے کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے (الاحزاب۔۲۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اچھائی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر (لقمان۔۱۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جن لوگوں نے نیکی میں ان (صحابہ رضی اللہ عنہ) کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ (التوبہ۔۱۰۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کسی کو اس حال میں پاؤں (یعنی اس کا یہ حال ہو) کہ وہ اپنے شاندار تخت پر تکیہ لگائے (متکبرانہ انداز میں) بیٹھا ہوا اور اس کو میری کوئی بات پہنچے جس میں، میں نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا ہو تو وہ کہے کہ ہم نہیں جانتے ہم تو بس اسی حکم کو مانیں گے جو ہم کو قرآن میں ملے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو شادو آباد رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے اور دوسروں تک اسے پہنچائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری کوئی سنت زندہ کی جو میرے بعد مردہ ہوگئی تھی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسانی پیدا کرو، سختی پیدا نہ کرو، اطمینان دلاؤ اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمھارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ۔ (موطا امام مالک)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ رد ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا دور ہے پھر ان لوگوں کا جو اس

کے بعد ہوں گے پھران کا جواس کے بعد ہوں گے۔(بخاری،مسلم)

فرقہ پرستی سے اجتناب

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جوفرقوں میں بٹ گئے اور روشن دلائل آجانے کے بعد آپس میں اختلاف کرنے لگے یہی لوگ ہیں جنہیں بہت بڑاعذاب ہوگا۔(آل عمران۔۱۰۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جنہوں نے اپنا دین الگ کرلیااورگروہوں میں بٹ گئے ہرگروہ کے پاس جوکچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے(الروم۔۳۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اورکئی فرقے بن گئے ان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوکچھ سروکارنہیں ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھروہ انہیں بتلائے گا کہ وہ کن کاموں میں مصروف تھے(الانعام۔۱۵۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:اورلوگوں میں فرقہ بندی ان کے پاس علم آنے کے بعد پیداہوئی تھی ان کی باہم ضدبازی سے۔(الشوریٰ۔۱۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اورآپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اورتمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔(انفال۔۴۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:وہی اللہ تعالیٰ جس نے اتاری تجھ پرکتاب جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جوکہ اصل کتاب ہے اوربعض متشابہ آیات ہیں پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تواس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اوراس کی مراد کی جستجو کیلئے حالانکہ ان کی حقیقی مرادکوسوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔(آل عمران۔۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے اوراہل کتاب

نے علم آجانے کے بعد جو اختلاف کیا اس کی وجہ محض ان کی باہمی ضد اور سرکشی تھی اور جو شخص اللہ کی آیات کا انکار کرتا ہے تو اللہ کو حساب چکانے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔(آل عمران۔۱۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی نہ کرو(آل عمران۔۱۰۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور یہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسا فرقہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس راستے پر ہوگا جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔(ترمذی)

اخوت و محبت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مومن تو سب آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(الحجرات۔۱۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی تو تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے۔(آل عمران۔۱۰۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت مگر آپس میں رحم دل ہیں۔(الفتح۔۲۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کیلئے محبت اور بغض رکھے اور اللہ ہی کیلئے کوئی چیز دے اور اللہ ہی کیلئے روکے تو اس نے ایمان مکمل کرلیا۔

(ابی داؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن دوستی لگاتا ہے اور اس سے دوستی کی جاتی ہے اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو نہ کسی سے مانوس ہو اور نہ کوئی اس سے مانوس ہو۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے نقصان) سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اسے بتا دے کہ میں تم سے (اللہ کی رضا کے لئے) محبت کرتا ہوں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ تاکہ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں آج میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔ (ابوداود)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے۔ (موطا امام مالک)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان کا قتل کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

خدمت وفلاح امت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو اور اللہ نہیں پسند کرتا کسی ناشکرے گناہ گار کو۔ (البقرۃ۔۲۷۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں ان سے کہہ دیجئے کہ جو بھی مال تم خرچ کرو وہ والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے اور جو بھی بھلائی کا کام تم کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (البقرۃ۔۲۱۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں ایسی ہے جیسے ایک دانہ اگائے سات بالیں ہر بالی میں ہوں سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ (البقرۃ۔۲۶۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ساری اچھائی مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔ جو مال سے محبت کرنے کے باوجود، قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، تنگ دستی دکھ، درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیز گار ہیں۔ (البقرۃ۔۱۷۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی تنگیوں میں سے

کوئی تنگی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور فرمائے گا۔اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالے گا اللہ اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا اور اللہ بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق ہے جنھیں اس نے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات (کے سلسلے) میں دوڑے دوڑے ان کے پاس آتے ہیں یہ (وہ لوگ ہیں جو) اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔(طبرانی)

دنیا و آخرت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: یہ دنیوی زندگانی تو بس چند دنوں کے استعمال کیلئے ہے اور آخرت ہی اصل رہنے کی جگہ ہے۔(المومن۔۳۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ہر وہ (مخلوق) جو اس زمین پر ہے، فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب کی ذات باقی رہیگی جو عظمت اور بزرگی والی ہے۔

(الرحمن۔۲۶،۲۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچانے کی خاص طور پر کوشش اور فکر کرو جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس ہونے والی ہے۔

(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ایسے رہ جیسے تو پردیسی ہے، یا راہ چلتا مسافر۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو دنیا سے اس کو اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے پرہیز کراتا ہے۔(مسند احمد و ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔(مسلم)

☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمھارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔(ترمذی)

قیامت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ ایک بڑے دن کیلئے اٹھائے جائیں گے(المطففین۔ ۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جس دن لوگ جہانوں کے پالنے والے کے سامنے کھڑے ہوں گے۔(المطففین۔ ٦)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان

کے پاؤں گواہی دیں گے جو جو عمل وہ کرتے تھے اس دن اللہ ان کو ان کی جزا جو واجب ہے پوری پوری دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ جو ہے وہی کھلم کھلا برحق ہے (النور ۲۴۔۲۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جس دن تم اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو جسے وہ دودھ پلاتی ہے بھول جائے گی، حاملہ اپنا حمل گرا دے گی، اور تو لوگوں کو نشے کی سی حالت میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے مگر اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (الحج۔۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: لیکن جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش مجھے اعمال نامہ نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ (الحاقہ،۲۶۔۲۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جس دن ہم پرہیز گاروں کو مہمان بنا کر رحمن کی طرف اکٹھا کریں گے۔ (مریم۔۸۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے کسی شخص پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اگر رائی کے دانے کے قدر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اسے لائیں گے اور ہم حساب لینے کو کافی ہیں۔ (الانبیاء۔۴۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ اپنی جگہ سے نہیں ہل سکے گا، جب تک چار چیزوں کا حساب نہ دے لے گا: زندگی کہاں ختم کی؟ علم پر کیسے عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کس جگہ خرچ کیا؟ اور اپنے جسم کو کہاں استعمال کیا؟ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینہ آئے گا کہ زمین میں ستر گز تک پسینہ بہہ رہا ہوگا اور منہ اور کانوں تک پسینہ ہی پسینہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

جنت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارے دل چاہیں، اور جس کے نظارہ سے تمہاری آنکھوں کو لذت و سرور حاصل ہو، اور تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ (زخرف۔ ۷۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے بلاشبہ اللہ انہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۱۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور یہی ہیں جنہیں ان کے صبر کرنے کے صلے میں بالا خانے دیے جائیں گے اور اس میں ان پر دعائے حیات اور سلام ڈالا جائے گا۔ (الفرقان۔ ۷۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ان (جنتوں) میں نیچی نظر رکھنے والی ہیں ان سے پہلے ان کے نزدیک نہ کوئی انسان ہوا ہے اور نہ کوئی جن، گویا وہ یاقوت اور مونگے ہیں۔ (الرحمن، ۵۸۔ ۵۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر جمے رہے نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی جنت والے ہیں، ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ یہ ان کے عملوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے۔ (الاحقاف۔ ۱۳، ۱۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جنت متقیوں کے قریب کی جائے گی فاصلہ پر نہ ہوگی۔ یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ہر ایک اللہ کی طرف رجوع ہونے والے، اس کے احکام کی حفاظت کرنے والے کیلئے جو بن دیکھے رحمن سے ڈرا اور رجوع ہونے والا دل لے کر آیا۔ (ہم فرمائیں گے) کہ سلامتی

کے ساتھ اس بہشت میں داخل ہو۔ یہی ہمیشہ رہنے کا دن ہے بہشت میں ان لوگوں کو جو چاہیں گے ملے گا اور ہماری سرکار میں اس سے زیادہ ہے۔

(ق،۳۱۔۳۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں لے جانے والے اعمال یہ ہیں کہ اللہ کی عبادت ایسے خلوص سے کرو کہ اللہ کے سوا نہ صرف یہ کہ کسی غیر کی عبادت نہ کرو بلکہ اللہ کی جو عبادت کرو، اس میں شرکت غیر کا شائبہ تک نہ ہو۔ خالصتاً اللہ کی عبادت ہو اور اللہ کی خوشنودی کیلئے ہو نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور رشتہ داروں سے میل جول اور حسن سلوک کرو۔ (بخاری، مسلم)

جہنم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ منکر ہیں ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں ہرگز ان کے کچھ کام نہ آئیں گے اور یہ لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (آل عمران۔۱۱۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں (المائدہ۔۸۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا سو وہ ان کی آنتیں کاٹ ڈالے گا۔ (سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۱۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ مجھ سے دعائیں مانگتے رہو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ (المومن۔۶۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور (دوزخی) کہیں گے کہ اگر ہم (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی)

سنتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخیوں میں نہ ہوتے۔(الملک۔۱۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے تو ہم نے منکروں کیلئے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (الفتح۔۱۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ شریک گردانے تو اللہ کی طرف سے بہشت اس پر حرام ہو چکی ہے۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔(المائدہ۔۷۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کا انگارا رکھ دیا جائے گا اور اس کے اثر سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔(بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری آگ کے مقابلہ میں جہنم کی آگ ستر گنا تیز ہے۔(بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو اعلان ہوگا کہ آج کے بعد موت نہیں ہے اس اعلان سے اہل جنت کی خوشی اور مسرت میں اضافہ ہوگا اور اہل دوزخ کے رنج وغم میں اضافہ ہوگا۔(بخاری، مسلم)

باب نمبر 2

اعمال

اچھے اعمال

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے، یہ لوگ جنتی ہیں اور وہاں ہمیشہ کیلئے بسنے والے ہوں گے۔ (البقرۃ۔ ۸۲)

رضائے الٰہی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے لئے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (بقرۃ۔ ۲۰۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کے ساتھ جم کر بیٹھے رہیے جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار ہیں۔ (کہف۔ ۲۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اگر تم شکر کرو گے تو اللہ تم سے راضی ہوگا۔ (زمر۔ ۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جو بندہ اس حالت میں آئے گا کہ وہ رضائے الٰہی کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔ (بخاری)

توحید

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور

فرشتوں اور عالموں نے انصاف پر قائم ہو کر یہ گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔(آل عمران ۔ ۱۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اس پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اس لیے تم سب میری ہی عبادت کرو۔(الانبیاء۔ ۲۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔الانعام(۱۶۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت میں اس شخص سے فرمائے گا جس کو دوزخ میں سے کم عذاب ہوگا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا انہیں اپنے بدلے میں دے دیتا۔ وہ اثبات میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا، تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اگر یہ کہو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔ (بخاری، مسلم)

☆ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفید کپڑے میں سو رہے تھے، میں دوبارہ حاضر ہوا تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے، میں تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگ رہے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اسی پر مرا وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا خواہ زنا کیا ہو یا چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔ میں

نے تین مرتبہ یہی کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تین دفعہ یہی جواب دیا۔(مسلم)

بندگی اور عبادت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور آپ نصیحت کرتے رہیں اور نصیحت کرنا مومنوں کے لئے مفید ہے اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور میں ان سے کوئی رزق طلب نہیں کرتا اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔(ذاریات۔۵۷۔۵۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس طرح (یعنی اچھی طرح) وضو کر کے مسجد میں آئے، پھر دو رکعتیں پڑھے اور بیٹھ جائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(بخاری)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: وقت پر نماز ادا کرنا، میرے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل والدین سے حسن سلوک ہے۔اور اس کے بعد جہاد فی سبیل اللہ ہے(بخاری و مسلم)

امر بالمعروف ونھی عن المنکر

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جتنی امتیں لوگوں میں پیدا ہوئی ہیں تم سب سے بہتر ہو کہ اچھائی کا حکم کرتے، برائی کو مٹاتے اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

(آل عمران ۱۱۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: یہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار دیں تو

نماز قائم کریں گے زکوٰۃ دیں گے اچھی بات کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ (الحج ۴۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے نبی ﷺ کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی دکھلاؤ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ (التوبہ ۷۳)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستے میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہماری بعض مجلسیں ضروری ہوتی ہیں آپ نے فرمایا پھر تم راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ نے پوچھا راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آنکھیں جھکا کر رکھنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا، سلام کا جواب دینا اور نیکی کے کام کا حکم دینا اور برائی کے کام سے منع کرنا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کے کام کا حکم دو اور برائی کے کام سے روکو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کرے گا پھر تم اسے پکارو گے اور وہ تمہاری پکار کو نہیں سنے گا۔ (ترمذی)

حسن سلوک

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دو کہ تم جو بھی مال خرچ کرو، وہ ماں باپ کیلئے ہے اور رشتہ داروں اور مسکینوں اور محتاجوں اور مسافروں کیلئے۔

(البقرۃ۔ ۲:۲۱۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے اور ماں باپ کے ساتھ احسان اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ اور لوگوں سے اچھی بات کہو گے۔

(البقرۃ۔ ۸۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں کامل ترین ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں سے قابل تعریف وہ ہے جس کا اپنی عورتوں کے ساتھ سلوک اچھا ہو۔ (ترمذی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وقت پر نماز ادا کرنا، پھر میرے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد سب سے زیادہ محبوب عمل والدین سے حسن سلوک ہے۔ اور اس کے بعد جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری ماں، اس نے پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری ماں، اس نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا تیری ماں، اس نے پھر دریافت کیا اسکے بعد کون زیادہ حقدار ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد تیرا باپ۔ (بخاری و مسلم)

نیکی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مگر جس نے ظلم کیا، پھر بدی کے بعد نیکی کی، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (النمل ۲۷:۱۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص راستے میں چلا جا رہا تھا کہ اسے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی نظر آئی اور اس نے اسے اٹھا کر گزر گاہ سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس نیکی پہ اجر دیا کہ اسے بخش دیا۔
(بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا پھر میں نے عرض کی کہ کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا بیش قیمت اور جو مالک کو زیادہ پیارا ہو میں نے عرض کیا اگر میں ایسا نہ کرسکوں تو؟ فرمایا کام کرنے والوں کا ہاتھ بٹا دیا کرو اگر کوئی شخص کوئی چیز بنانی نہ جانتا ہو تو اسے بنا کر دے دو میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں ان میں سے کوئی کام نہ کر سکوں تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے شر سے لوگوں کو بچائے رکھو کیونکہ تمہارے لیے یہ بھی بھلائی اور صدقہ کا کام ہے۔ (بخاری)

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی، محبت اور شفقت کرنے کی بنا پر جسم واحد کی طرح ہیں کہ اگر جسم کے ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم اس کی تکلیف میں شریک ہو کر بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

تقویٰ اور خشیت الٰہی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔ (احزاب۔ ۷۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: سن لو! بے شک اللہ کے اولیاء پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔ (یونس، ۶۳ ۔ ۶۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے (ہر مشکل سے) نجات کی راہ نکال دے گا۔ (طلاق۔ ۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کی آنکھ سے مکھی کے سر کے برابر خوف الٰہی کی وجہ سے آنسو بہے گا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے کہ اگر میں اسے کروں تو اللہ بھی مجھے محبوب رکھے اور لوگ بھی محبوب رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں تقوٰی اختیار کرو اللہ تمہیں محبوب رکھے گا لوگوں کے مال کی جانب رغبت نہ کرو وہ تمہیں محبوب رکھیں گے۔ (ابن ماجہ)

صبر

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو اور (دشمن کے سامنے) جمے رہو، اور اللہ تعالی سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (آل عمران۔ ۲۰۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر، یقیناً یہ پختہ کردار میں سے ہے۔ لقمان (۱۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا، اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی مسلمان کو کوئی قلبی تکلیف، کوئی جسمانی

بیماری، کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے ایک کانٹا چبھ جاتا ہے تو وہ بھی اس کے گناہوں کی معافی کا سبب بنتا ہے (بخاری، مسلم)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے تین بچے مرجائیں اور وہ ان پر صبر کرلے تو جنت میں داخل ہوگا۔ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کے دو بچے مرجائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے دو بچے مرجائیں (وہ بھی جنت میں جائے گا) راوی نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر آپ لوگ ایک (بچہ) بھی کہہ دیتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بچے پر بھی فرمادیتے (کہ اس کے ماں باپ بھی جنت میں جائیں گے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔ وہ بہتر ہے اس شخص سے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کی تکلیفوں پر صبر نہیں کرتا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسا وقت آجائے گا جس میں اہل دین کے لیے دین پر جمے رہنا انگارے کو ہاتھ میں لینے کی طرح ہوگا (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کو برابر اس کے نفس، اولاد اور مال میں آزمایا جاتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اللہ سے ملتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

جہاد بالنفس

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ہوائے نفس کی پیروی نہ کرو یہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔(ص۔۲۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جس بندے کو اسکے نفس کی سرکشی سے بچا لیا گیا پس وہ فلاح پانے والوں سے ہوجائے گا۔(تغابن۔۱۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کیا تو نے اس کو دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو معبود بنا رکھا ہے۔(الجاثیہ۔۲۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک نفس زیادہ برائی کی طرف حکم کرنے والا ہے مگر جبکہ میرا رب رحم فرمادے۔(یوسف۔۵۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔(ترمذی)

شکر

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔(البقرۃ۔۱۵۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اگر ناشکری کرو گے تو اللہ تم سے بے پرواہ ہے وہ اپنے بندوں سے ناشکری پسند نہیں کرتا۔ اگر تم شکر کرو گے تو اللہ تم سے راضی ہو گا۔(زمر۔۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جب تمہارے رب نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزار بنو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔(ابراہیم۔۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا ذکر کرے تو اس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا اس نے ناشکری کی۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو، اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں، تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہوئی ہیں، وہ تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں۔ (مسلم)

توکل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ (التغابن۔ ۱۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کام بنانے کے لئے کافی ہے۔ (احزاب۔ ۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں داخل ہونگے وہ نہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے اور نہ شگون لیتے ہوں گے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوں گے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دل کی ہر ایک جنگل میں ایک شاخ ہے جو اپنے دل کی کسی شاخ کے پیچھے لگا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کسی بھی جنگل میں ہلاک ہو جائے تو جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو وہ تمام شاخوں کی طرف کفایت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اگر اللہ پر ٹھیک سے توکل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا، جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ وہ صبح کو جب روزی کی تلاش میں گھونسلوں سے روانہ ہوتی ہیں تو ان کے پیٹ خالی ہوئے ہوتے ہیں

اور شام کو جب اپنے گھونسلوں میں آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔(ترمذی)

☆ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، پہلے تم اسے باندھو پھر توکل کرو۔(ترمذی)

ایثار و قربانی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اپنے آپ پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں‘ چاہے خود محتاج ہوں اور جو نفس کی کنجوسی سے بچا لیا گیا وہ کامیاب ہے۔ (الحشر۔۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تو جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنو اور تعمیل کرو اور خرچ کرتے رہو کہ یہ تمہارے اپنے ہی حق میں بہتر ہے۔اور جو شخص اپنے بخلِ طبعی سے بچا رہے تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (التغابن ۶۴:۱۶)

☆ جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب تھے کہ ایک شخص ایک سواری پر وہاں آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زیادہ سواری ہو اسے چاہیے کہ وہ سواری اس آدمی کو دے دے جو ضرورت مند ہو اور جس کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ زادراہ ہو وہ اسے دے دے جس کے پاس نہ ہو اس کے بعد آپ ﷺ نے اموال کی مختلف اقسام کا اسی طرح ذکر فرمایا تو ہم نے خیال کیا کہ زائد از ضرورت چیز میں ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں زائد از ضرورت اشیاء ان بھائیوں کا حق ہے جن

کے پاس وہ نہ ہو۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(بخاری ومسلم)

صلہ رحمی

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں، وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں تحمل سے کام لیتا ہوں وہ جہالت پر اترتے رہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو تو ان کے منہ میں خاک ڈال رہا ہے۔ اور تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہے گی جب تک تو اپنی اس عادت پر جما رہے گا۔

(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں رحمٰن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ قرابت) کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام رحمٰن کے مادہ سے نکال کر اس کو رحم کا نام دیا ہے پس جو اسے جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کے نشانات قدم مٹانے میں تاخیر کی جائے (یعنی اس کی عمر دراز ہو) اس کو چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے کوئی گناہ جو زیادہ مستحق اس بات کا ہو کہ اس کا وبال آخرت میں ذخیرہ رہنے کے باوجود دنیا میں اس کی سزا جلد نہ بھگتنی پڑے ان دو کے علاوہ۔ ایک ظلم، دوسرا قطع رحمی۔ (بخاری)

شرم وحیا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: شیطان تم سے تنگ دستی کا وعدہ کرتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ صاحب وسعت اور جاننے والا ہے۔ (البقرۃ۔ ۲۶۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا کی صفت صرف بہتری لاتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ستر یا ساٹھ سے اوپر شاخیں ہیں' افضل شاخ لا الہٰ الا اللہ اور کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان ہے اور ایمان بہشت میں لے جائیگا اور بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم کا موجب ہے۔ (احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں حیا ہوگی اس کو مزین کر دے گی اور جس چیز میں بے حیائی ہوگی اس کو بدنما کر دے گی۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیاء کا حاصل نتیجہ بجز خیر وبھلائی اور کچھ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

احسان وبھلائی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور احسان کرو' بے شک اللہ احسان کرنے

والوں سے محبت کرتا ہے۔ (البقرۃ ۱۹۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک اللہ انصاف، احسان اور قرابت داروں کی خبر گیری کا حکم دیتا ہے۔ (النحل۔ ۹۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھا ہے' جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور ذبح کرو تو ذبح کرنے کا اچھا انداز اپناؤ اور چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو راحت دو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اپنے رب کی عبادت اس انداز میں کرے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے' اگر ایسے نہیں تو پھر یہ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایسے درجہ سے باخبر نہ کروں جو نماز سے اور روزوں سے اور صدقہ سے افضل ہے صحابہ نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ آپس کے بگاڑ کو درست کرنا ہے اور آپس کا بگاڑ مونڈ دینے والی صفت ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ابن آدم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں یا ہڈیاں ہیں ان میں سے ہر دن ہر ایک پر صدقہ ہے (یعنی ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا واجب ہے) ہر اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور کسی آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے، پانی میں سے کسی کو ایک گھونٹ پلا دینا صدقہ ہے اور راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری)

رزق حلال

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے اہل ایمان! جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ۔ (البقرہ۔ ۱۶۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس جب تم نماز (جمعہ) ادا کرلو تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو۔ (جمعہ۔۱۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزی کا حلال ذریعہ تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوا ہے اس کے لئے جہنم ہی زیادہ مناسب ہے۔ (احمد، مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ حرام مال کمائے، پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

تجارت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کر دیا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے۔ (البقرۃ ۲۷۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم نے دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے رب کی روزی تلاش کرو اور تاکہ تم کو سالوں کی گنتی اور حساب کا علم ہو۔ (بنی اسرائیل ۱۲)

☆ رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: اے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سب سے زیادہ اچھی کمائی کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا’’ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔ (مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو نرمی اور خوش اخلاقی برتتا ہے خریدنے میں اور بیچنے میں اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے میں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال کو بیچنے میں کثرت سے قسمیں کھانے سے بچو۔ یہ چیز وقتی طور پر تو تجارت کو فروغ دیتی ہے لیکن آخر کار برکت کو ختم کردیتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اشیاء ضرورت کو نہیں روکتا بلکہ وقت پر بازار میں لاتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور اسے اللہ رزق دے گا۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کتنا برا ہے اشیاء ضرورت کو روک لینے والا آدمی' اگر اللہ چیزوں کے نرخ کو سستا کرتا ہے تو اسے غم ہوتا ہے اور جب قیمتیں چڑھ جاتی ہیں تو خوش ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں' صدیقوں' شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاجروں سے فرمایا: تم لوگ دو ایسے کاموں کے ذمہ دار بنائے گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے گزری ہوئی قومیں ہلاک ہوئیں۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز بیچے مگر یہ کہ جو کچھ اس کے اندر عیب ہو اسے بیان کردے۔ اور نہیں جائز ہے کسی

کے لیے جو اس عیب کو جانتا ہو مگر یہ کہ اسے صاف صاف کہہ دے۔ (ابن ماجہ)

قرض

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مومنو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو تو خبردار تیار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے کو اور جو توبہ کرو تو تم کو تمہارے اصل مال ملیں گے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر کرے۔ اور اگر کوئی تنگی میں ہے تو اس کو تونگری تک مہلت دینا چاہیے اور جو تم خیرات کرو تو تمہارا بھلا ہے اگر تم سمجھدار ہو۔

(البقرۃ، ۲۸۰۔۲۷۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے۔ تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مالدار قرض دار کا قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ (بخاری، مسلم)

کھیتی اور باغبانی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنھوں نے اپنے سامان تجارت بیچنے میں جھوٹی قسم کھائی اور اس کی وجہ سے زیادہ دام انہیں ملے۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جنھوں نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی اور اس کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا مال لے لیا۔ تیسرے وہ لوگ جو زائد از ضرورت پانی کو روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن کہے گا، میں تجھ سے آج اپنا فضل روک لوں گا جیسے کہ تو نے وہ زائد پانی روکا جو

تیرا اپنا پیدا کیا ہوا نہ تھا۔(بخاری و مسلم)

علم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہا خدا مجھ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ میں جاہل بنوں۔(البقرۃ۔٦٧)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ (الزمر۔٩)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! مجھے اور زیادہ علم نصیب ہو۔(طٰہٰ۔١١٤)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے، اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں، دیتا اللہ ہے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حصول علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ نہیں آتا (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اور اس کا دم بھرنے والے اور عالم اور طالبانِ علم ان سب کو چھوڑ کر باقی دنیا و مافیہا ملعون ہیں۔(ترمذی)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے؟ کہ جب انسان علم حاصل کرے تو فقیہ بن جائے (اور دنیا اور آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس احادیث امرِ دین کی یاد کر لے تو اللہ اس کو قیامت میں فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے

دن، میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔(بیہقی)

اخلاص

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی کیلئے اپنی جان دے دیتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑی ہی شفقت رکھتا ہے۔(البقرۃ)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔الانعام(۱۶۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ تک نہ تو ان کے گوشت ہی پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔الحج(۳۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرو اگرچہ یہ بات کفار کو بری لگے۔(مومن۔ ۱۴/ ۴۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ جب لوگوں کے سامنے اچھی طرح نماز پڑھے اور خلوت میں بھی اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔(مشکوٰۃ)

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انھوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت فرمائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔(حاکم)

زھد

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور دنیا کی زندگی کھیل کے سوا کچھ نہیں اور آخرت کا گھر اہل تقویٰ کے لئے بہتر ہے تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ (انعام۔ ۳۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دنیا میں میری مثال اس سوار کی مانند ہے جو ایک درخت کے نیچے سایہ کے لئے ٹھہرے اور پھر کچھ دیر بعد وہاں سے چل پڑے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ایسے رہ جیسے تو پردیسی ہے، یا راہ چلتا مسافر۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی پہلی اصلاح یقین اور زہد ہے اس کا پہلا فساد بخل اور لمبی امید ہے۔ (مشکوٰۃ)

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس خرچ کئے ہوئے مال میں سے نہ احسان جتلائیں اور نہ کسی کو تکلیف دیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ (البقرۃ۔ ۲۶۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر روز صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور مال عطا کر اور دوسرا کہتا ہے: الٰہی! بخیل کا مال تباہ کر دے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زیادہ مال والے ہی زیادہ پست ہوں گے مگر جو ادھر ادھر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو اور اسے حلال ذریعے سے کمایا ہو۔ (ابن ماجہ)

مزدوری

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کیا وہ لوگ تیرے رب کی رحمتوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ہم نے ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں ان کی معیشت تقسیم کردی ہے اور ہم نے ان میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کیے ہیں تاکہ بعض بعض کو محکوم بنائیں۔(الزخرف۔۳۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بہترین کمائی مزدوری کی کمائی ہے بشرطیکہ اپنے مالک کا کام خیرخواہی اور خلوص سے انجام دے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔(ابن ماجہ)

تواضع وانکساری

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو مومن آپ کے پیروکار ہو گئے ہیں‘ ان کے لئے اپنا بازو جھکا دیں۔(الشعراء۔۲۱۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں برتری اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے۔

(القصص۔۸۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو کیونکہ نہ تم زمین کو پھاڑ دو گے اور نہ پہاڑوں کی بلندی تک پہنچو گے۔(بنی اسرائیل۔۳۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: خیرات مال کو کم نہیں کرتی۔معاف کرنے پر اللہ بندے کو اور عزت عطا کرتا ہے اور جو (اللہ کے لئے) تواضع کرے‘ اللہ اسے اونچا کرتا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تواضع ایمان میں داخل ہے اور تواضع یہ ہے کہ انسان عاجزی اپنائے۔(ابن ماجہ)

سچائی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچائی اختیار کرو۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی بہشت میں لے جاتی ہے اور انسان برابر سچ بولتا اور سچائی تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو' جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے اور انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔(مسلم)

پسند

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہو۔(بخاری، مسلم)

صحبت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک شخص کی صحبت اور برے شخص کی صحبت کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے۔ مشک بیچنے والا یا تجھے تحفۃً مشک دے گا یا تو اس سے خریدے گا ورنہ تجھے کم از کم اچھی خوشبو تو پہنچے گی۔ لیکن بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا ڈالے گا یا تجھے اس سے بری بو پہنچے گی۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اعمال میں ان کی برابری نہیں کرتا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :(قیامت کے روز)انسان انہی کے ساتھ ہو گا جن سے محبت کرتا ہے۔(بخاری و مسلم)

زبان اور ھاتھ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کا اسلام سب سے بہتر ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو! یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرتے ہو۔(بخاری و مسلم)

حسن خلق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور یقینا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے اخلاق پر فائز ہیں۔ (القلم۔۴)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہے۔(احمد، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ آدمی حسن خلق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پاتا ہے۔(بخاری)

عدل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور انصاف کرو' بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔(الحجرات۔۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جب بات کہوتو انصاف کرو' چاہے وہ رشتہ دار ہی (کے خلاف) ہو۔(الانعام۔۱۵۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے۔وہ جو اپنے فیصلوں، اہل وعیال اور جو ان کی حکمرانی میں ہوں' میں انصاف کرتے ہیں۔(مسلم)

رحم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پھر وہ ان لوگوں سے ہوتا ہے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر اور رحم کرنے کی وصیت کرتے رہتے ہیں یہی لوگ دائیں جانب (سعادت) والے ہیں۔(البلد۱۷۔۱۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔(بخاری)

☆ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے۔تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔(مسلم)

برے اعمال

ظلم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں' ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔(الشوریٰ۔ ۴۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ظلم قیامت کے روز بہت سی تاریکیوں اور اندھیروں کا باعث ہوگا۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیا' اللہ نے اس کیلئے جہنم واجب اور بہشت حرام کر دی ہے۔ایک شخص نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہے وہ معمولی حق ہو؟ فرمایا چاہے پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی ہو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور جو ایک بالشت برابر ظلم کرے گا' اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالے گا۔(بخاری ومسلم)

حسد

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کیا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں۔اس فضل پر جو اللہ نے انہیں عطا کیا ہے۔(النساء۔ ۵۴)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسد سے بچو یہ نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے' جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، اعراض نہ کرو اور قطع تعلق نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ گفتگو ترک کرے۔ (بخاری و مسلم)

وعدہ خلافی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس جو عہد توڑ دے گا تو عہد توڑنے کا وبال اسی پر ہوگا۔ الفتح (۱۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کی باز پرس ہوگی۔ (بنی اسرائیل۔ ۳۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہی باغوں میں اکرام کیے جائیں گے۔

(المعارج، ۳۲۔ ۳۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق تین باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔
۳۔ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے بھائی سے مناظرہ نہ کر، اور نہ اس سے مذاق کر، اور نہ ہی وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کر۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کا جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔
(بخاری و مسلم)

ریا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تو ایسے نمازیوں کیلیئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں' جو ریا کرتے ہیں اور برتنے کی عام چیز کا (عاریتاً دینے سے) انکار کر دیتے ہیں۔ (الماعون ۴۔۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے اپنے کسی عمل میں (میرے ساتھ) میرے غیر کو شریک کیا' وہ سارا اسی کا ہے میں اس سے بری ہوں اور شرک سے میں سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کو دکھلاوے کے لئے عمل کرے' اللہ تعالیٰ اسے دکھلا دے گا' اور جو شہرت کیلیئے کام کرے اللہ تعالیٰ اسے مشہور کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

غرور و تکبر

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جنگ حنین کا دن یاد کرو جب تمہیں کثرت پر ناز تھا' سو اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ (التوبہ۔۲۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ نہیں کرے گا جس کا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکتا ہو۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں تباہ کن ہیں، کنجوس کی اطاعت، خواہش کی پیروی اور انسان کا اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنا۔ (طبرانی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیت کے نرم و نازک پودوں کی سی ہے کہ ہوا چلتی ہے تو وہ جھک جاتے ہیں، اسی طرح مومن جب ذرا سیدھا ہوتا ہے (یعنی اکڑتا ہے) تو بلا اور مصیبت اسے جھکا دیتی ہے اور کافر کی مثال

صنوبر کے درخت کی سی ہے جو سخت ہوتا ہے اور سیدھا رہتا ہے لیکن اللہ جب چاہتا ہے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔(بخاری و مسلم)

عجز وسستی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مفید کاموں کی حرص کر اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجزی کا مظاہرہ نہ کر۔ اگر تجھے کوئی (مصیبت) پہنچے تو یہ نہ کہہ' اگر میں اس طرح کر لیتا تو یوں ہو جاتا۔ البتہ یہ کہہ کہ اللہ نے اسی طرح مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا سو کیا۔ اس لئے کہ اگر کا لفظ شیطان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہم عاجزی اور سستی سے تیری حفاظت چاہتے ہیں اور بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں اور ہر ناپسند عادت اور غیر مفید عمل سے تیری حفاظت کی درخواست کرتے ہیں۔

(بخاری)

جادوٹونا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: البتہ شیطان کفر کیا کرتے تھے' وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے تھے (البقرہ۔ ۱۰۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات مہلک امور سے اجتناب کرو: 1۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ 2۔ جادو ٹونا کرنا۔ 3۔ بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔ 4۔ سود کھانا۔ 5۔ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔ 6۔ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔ 7۔ پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری، مسلم)

زنا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ یقیناً یہ بڑی بے

حیائی ہے اور بری راہ ہے۔(الاسراء۔۳۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چلنا ہے اور کان کا زنا سننا ہے، نفس تو خواہش و شہوت کا اظہار کرتا ہے شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (بخاری)

شراب

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مومنو! سوائے اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں، تو تم ان سے بچو۔ شاید تمہارا بھلا ہو۔(المائدہ۔۹۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور بعد ازاں اس سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں شراب طہور سے محروم رہے گا۔(بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چیز زیادہ استعمال کرنے سے نشہ لائے، اس کا تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔(ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور فروخت کرنے اور خریدنے والے پر اور نچوڑنے اور نچڑوانے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کیلئے اٹھا کر لے جائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔(ابوداود، حاکم)

کنجوسی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور کسی بندے کے دل میں کنجوسی اور ایمان

بھی کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ (بخاری)

جوا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! شراب، جوا، بت، پانسے نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو تا کہ فلاح پاؤ۔ (المائدہ ۹۰)

تہمت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر جو بے خبر ہیں، ایمان والیاں ہیں، ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ (النور۔ ۲۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ پاک دامن عورتوں کو تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو تم ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور پھر کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی بدکار ہیں۔ (النور۔ ۴)

خیانت و چوری

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر کرے گا۔ (آل عمران۔ ۱۶۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنیوالی عورت، دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے کرتوتوں کے عوض، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر، اور اللہ بڑا قوت والا اور دانا و بینا ہے۔ (المائدہ۔ ۳۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا ہر ایک خیانت کرنے والے ناشکرے کو۔ (الحج۔ ۳۸)

خودکشی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اپنی جانوں کو مت قتل کرو' بیشک اللہ تمہارے حق میں بڑا مہربان ہے' اور جو کوئی ایسا کرے گا سرکشی اور ظلم کی راہ سے تو ہم عنقریب اس کو آگ میں ڈال دیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے آسان ہے۔
(النساء ۲۹۔۳۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے لوہے کی کسی چیز سے خودکشی کر لی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے کے ذریعہ ہمیشہ اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا' اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش اپنے ہاتھ سے زہر کھاتا رہے گا' اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا۔ (مسلم)

رشوت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے' تو یہی لوگ تو کافر ہیں۔ اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔
(المائدہ، ۴۴۔۴۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ اس غرض سے کہ تمہیں لوگوں کے مال کا ایک حصہ ظالمانہ طریقہ سے کھانے کا موقع ملے حالانکہ تم جان رہے ہو۔ (البقرۃ۔۱۸۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: رشوت لینے والے اور دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ (ابن ماجہ)

مشابہت

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں اور عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔(بخاری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے، اور اس عورت پر جو مردوں کا لباس پہنتی ہے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔(ابوداود)

چغلی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں، اور جو اس کے طالب رہتے ہیں کہ اللہ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ میں ملوث کریں یا کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا کریں۔ (مسند احمد)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا: ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے (ایک روایت کے مطابق فرمایا بلکہ وہ بڑی چیز ہے) ان میں ایک قبر والا تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا

اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔(بخاری و مسلم)

دنیا کے لیے علم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو کہ ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کے طور پر نازل کر چکے ہیں' بعد اس کے کہ ہم ان لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر چکے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں' البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور اپنے طرز عمل کو درست اور ظاہر کر دیں' یہ وہ لوگ ہیں جس کو میں معاف کر دوں گا اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا' بڑا رحم والا ہوں۔(البقرہ۔۱۵۹-۱۶۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علم دین اس لیے حاصل کیا تاکہ بحث و مباحثہ کرے نادانوں سے یا فخر کرے عالموں پر یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔(ابن ماجہ)

منافقت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں چار طرح کی صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک صفت موجود ہو تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل سمجھا جائے گا حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے' جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' اور گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے' اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرنے لگے۔(بخاری)

کاھن اور نجومی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور

اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے میری لائی ہوئی شریعت کا انکار کر دیا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (مسلم)

تصویریں

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ ایسی تصویریں بناتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب سے دوچار ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جن چیزوں کو بنایا ہے ان بنائی چیزوں میں روح ڈال کر زندہ کرو۔ (بخاری، مسلم)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا الماری پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا اور اس پردے میں تصویریں تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارتے ہیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا ڈالے۔ (مسلم)

نوحہ گری اور سینہ کوبی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چہرے کو زدوکوب کرے اور گریبان پھاڑے اور جاہلانہ نعرہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

بحث ومباحثہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت ہونے کے بعد اس وقت گمراہ ہو جاتی ہے جب وہ بحث ومباحثہ میں پڑ جاتی ہے۔ (احمد اور ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علم دین اس لئے حاصل کیا تاکہ بحث ومباحثہ کرے نادانوں سے یا فخر کرے عالموں پر یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ (ابن ماجہ)

مبالغہ آرائی

☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن لیا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا ہے جس میں مبالغہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے تو (اس شخص کو) ہلاک کر دیا یا یوں فرمایا کہ تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔ (بخاری)

ناپ تول میں کمی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے، کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا ہی لیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔ (المصففین ۔ ۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جب تم ناپو تو پورا ناپو اور سیدھی ترازو سے تولو، یہ بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔ (بنی اسرائیل ۔ ۳۵)

بدعت و گمراہی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو دین میں موجود نہیں وہ بات مردود ہے۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر میں تم سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا اور وہاں تمہارا استقبال کروں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر ان کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا

اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔تو کہا جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دین میں نئی نئی راہیں (یعنی بدعتیں) پیدا کر لی تھیں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اس کا گناہ اتنا ہی ہوگا جتنا اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔(مسلم)

سود حرام

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔(البقرہ۔۱۸۸)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، اس کے گواہوں پر، اور سود کے لکھنے والے پر۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک سود کا مال اگرچہ بہت ہو جائے (لیکن) اس کا انجام کم ہو جانے ہی کی طرف ہے۔(ابن ماجہ)

غصہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طاقتور وہ شخص نہیں ہے جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے۔ بلکہ طاقتور تو در حقیقت وہ ہے جو غصہ کے موقع پر اپنے اوپر قابو رکھتا ہے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو غصہ آئے وہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے اور اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ

جائے،غصہ ختم ہوجائے گا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطانی اثر کا نتیجہ ہے' اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آگ صرف پانی سے بجھتی ہے تو جس کو غصہ آئے اسے چاہیے کہ وضو کرے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا' اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا' اور جو اپنے غصہ کو روکے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عذاب کو اس سے ہٹائے گا اور جو اللہ سے معافی مانگے گا اللہ اس کو معاف کر دے گا۔(مشکوٰۃ)

مسلمان کو کافر ٹھہرانا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر مخاطب کیا تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق ہو گیا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن پر لعنت بھیجنے کا گناہ مومن کو قتل کرنے کے برابر ہے، اور مومن پر کفر کی تہمت لگانے کا گناہ بھی مومن کو قتل کرنے کے برابر ہے۔(بخاری، مسلم)

کسی کی مصیبت پر خوش ہونا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر' ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا' اور مصیبت ہٹا دے گا' اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔(ترمذی)

جھوٹ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک اللہ کسی ایسے کو ہدایت نہیں کرتا جو حد

سے باہر نکلنے والا، جھوٹا ہے۔(المومن۔۲۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اوران کے لئے دردناک عذاب ہے، اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔(البقرہ۔۱۰)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں چار خصلتیں پائی گئیں وہ پکا منافق ہے۔جس شخص میں ایک خصلت ہوگی گویا کہ اس میں نفاق کی ایک صفت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے، بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب لڑائی ہو تو گالی دے۔(بخاری و مسلم)

فحش گوئی اور بدزبانی

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے وزنی چیز جو قیامت کے دن مومن کی میزان (ترازو) میں رکھی جائے گی' وہ اس کا حسن اخلاق ہوگا' اور اللہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جو زبان سے بے حیائی کی بات نکالتا اور بدزبانی کرتا ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا فاسق ہے۔اور مسلمانوں سے جنگ کرنا کفر ہے۔(بخاری و مسلم)

دورخاپن

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن بدترین آدمی اس شخص کو پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا' کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا تھا اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں دورخاپن اختیار کرے گا تو

قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔(بخاری)

غیبت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہو اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں اترا نہیں ہے مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب کی ٹوہ میں لگے گا اور جس کے عیب کی ٹوہ میں اللہ لگ جائے تو اللہ اس کو اس کے گھر میں (بیٹھے) رسوا کر دے گا۔(ابوداوٗد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ واقف ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے ایسے ڈھنگ سے کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتایئے اگر وہ بات جو میں کہہ رہا ہوں میرے بھائی کے اندر پائی جاتی ہو جب بھی یہ غیبت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ بات جو تو کہتا ہے اس کے اندر موجود ہو تو یہ غیبت ہوئی' اور اگر اس کے متعلق وہ بات کہی جو اس کے اندر نہیں ہے تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔(مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غیبت زنا سے زیادہ سخت تر گناہ ہے۔لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! غیبت زنا سے سخت گناہ کیوں کر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کرے گا جب تک وہ شخص اس کو معافی نہ دے دے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔(مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غیبت کا ایک کفارہ یہ ہے کہ تو دعائے مغفرت کر اس شخص کے لیے جس کی تو نے غیبت کی ہے، تو یوں کہے کہ اے اللہ! تو میری اور اس کی مغفرت فرما۔ (مشکوٰۃ)

قتل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے روز) لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں تلوار سے لڑتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جاتے ہیں۔ مقتول اس لئے جہنم میں جائے گا کہ وہ خود بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا خواہشمند تھا۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کلمہ گو کا قتل صرف تین صورتوں میں جائز ہے، ۱۔ جان کے بدلے جان کا قانون اس پر نافذ ہو (یعنی اس نے کسی کو قتل کیا ہو)، ۲۔ شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے، ۳۔ دین سے خارج ہو کر جماعت سے الگ ہو جائے۔ (بخاری، مسلم)

دنیا اور مال کی محبت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باخدا ! مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں ہے بلکہ میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم کو بھی اسی طرح فراخی اور خوشحالی میسر نہ آجائے جس طرح تم سے پہلی امتوں کو میسر آئی تھی اور تم بھی دنیا کی رغبت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں لگ جاؤ جیسے تم سے پہلی امتوں کے لوگ لگ گئے اور یہ دنیا تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر دے جیسے اس

نے ان کو ہلاک کیا۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو باتیں بڑھتی اور پلتی جاتی ہیں مال کی محبت، لمبی عمر کی خواہش۔ (بخاری، مسلم)

بدگمانی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، اور نہ چھپ کر دوسروں کی باتیں سنو، نہ ٹوہ لگاؤ، نہ دوسروں کے سودے پر محض دھوکے کیلئے بڑھا کر قیمت لگاؤ، نہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ باہم بغض رکھو، اور نہ آپس میں بول چال بند کرو اور سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ (بخاری، مسلم)

سرگوشی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تین شخص ہوں تو ان میں سے دو شخص تیسرے کو نظر انداز کر کے آپس میں سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ اور لوگ تم سے آملیں۔ یہ احتیاط اس لئے ضروری ہے کہ اس طرح اسے رنج ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

جھوٹی قسم اٹھانا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی تاکہ کسی مسلمان بھائی کا مال اینٹھ لے تو وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہ کبیرہ یہ چیزیں ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

خوشامد

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینکو۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش ہلنے لگتا ہے۔(مشکوٰۃ)

تعصّب

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بدترین حال میں وہ شخص ہوگا جس نے دوسروں کی دنیا بنانے کی خاطر اپنی آخرت برباد کرڈالی۔(مشکوٰۃ)

☆ ابوفضیلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اپنے لوگوں سے محبت کرنا کیا عصبیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ آدمی ظلم کے معاملہ میں اپنی قوم کا ساتھ دے۔(مشکوٰۃ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ناجائز معاملہ میں اپنی قوم کی مدد کرتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور یہ اس کی دم پکڑ کر لٹک گیا ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ جا گرا۔(ابوداؤد)

پردہ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں سے، اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جائے گی (کہ وہ مومن ہیں) پھر ستائی نہ جائیں گی۔(الاحزاب۔۵۹)

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما بھی تھیں۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور یہ پردے کے حکم کے بعد کی بات ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرو، فرماتی ہیں ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا وہ اندھے نہیں ہیں؟ وہ نہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں اندھی ہو؟ تم دونوں نہیں دیکھتی۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی محرم کے سوا کسی دوسری عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ بیٹھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایسی قوم جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے (ان کے) ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور برہنہ لباس پہننے والی عورتیں ہوں گی، لوگوں کو مائل کرنے والی، مٹک مٹک کر چلنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح ہوں گے۔ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو بڑی مسافت سے پائی جائے گی۔ (مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگا کر نکلی اور لوگوں کے پاس سے گزری تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں تو وہ بدکار ہے اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ بھی بدکار ہے۔ (نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔(بخاری، مسلم)

گانے بجانے کی ممانعت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لغو باتوں کو خریدتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں اور اسے مذاق بنائیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔(لقمان۔٦)

☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چرواہے کی بانسری کی آواز سنی تو جلدی سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور اپنی سواری کو راستے سے موڑ دیا اور بار بار مجھ سے پوچھتے تھے کہ اے نافع! کیا وہ آواز آتی ہے۔ میں کہہ دیتا تھا: ہاں! یہ سن کر چلتے جاتے یہاں تک کہ میں نے کہا: اب وہ آواز نہیں آتی تب اپنے ہاتھ کانوں سے جدا کئے اور سواری کو راستے کی طرف لوٹایا اور بولے کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چرواہے کی بانسری سنی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی عمل فرمایا تھا جیسا میں نے کیا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے دو آوازوں سے جن میں حماقت اور فجور پایا جاتا ہے منع فرمایا ہے۔ ایک گانے بجانے کی آواز سے اور دوسرے مصیبت کے وقت کی آواز سے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں خسف یعنی زمین میں دھنس جانا

اور قذف یعنی آسمان سے پتھر برسنا اور مسخ یعنی صورتوں کا بدل جانا واقع ہوگا۔صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:اے اللہ کے رسول ﷺ !یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب گانے بجانے کی چیزیں عام ہوں گی اور گانے والیاں عام ہوں گی اور شراب حلال تصور کی جائے گی۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری امت پندرہ خصلتیں اختیار کرے گی تو ان پر عذاب نازل ہوگا۔ان پندرہ میں سے ایک یہ ہے کہ گانے والی لونڈیاں اور گانے والی چیزیں اختیار کریں گے۔(ترمذی)

باب نمبر 3

حقوق العباد

مسلمانوں کے حقوق

تعلیمات مصطفیٰ ﷺ کے مطابق ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کے حقوق اور آداب ہیں:

☆ جب ملے تو سلام کہے۔
☆ چھینک کا جواب دے۔
☆ بیمار ہو تو بیمار پرسی کرے۔
☆ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔
☆ اگر کسی معاملہ میں قسم ڈال دے تو اس کی قسم پوری کرے۔
☆ خیر خواہی کا طلبگار ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔
☆ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔
☆ اپنے بھائی کی مدد کرے خواہ وہ ظالم ہو (اسے ظلم کرنے سے باز رکھ کر) یا

مظلوم۔

☆ مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، عزت اور مال حرام ہے۔
☆ مجلس سے اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھے۔
☆ تین دن سے زیادہ گفتگو منقطع نہ کرے۔
☆ مسلمان کی غیبت نہ کرے، اسے حقیر نہ جانے، عیب جوئی نہ کرے، مذاق نہ اڑائے، برے القاب سے نہ پکارے، چغل خوری نہ کرے۔
☆ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور لڑنا کفر ہے۔
☆ مسلمان کے ساتھ حسد نہ کرے، بغض نہ رکھے اور جاسوسی نہ کرے۔
☆ وعدہ خلافی نہ کرے، خیانت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، قرض کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے۔
☆ بڑوں کی عزت کرے اور چھوٹوں پر رحم کرے۔
☆ لغزش کو معاف کر دے اور درگزر کرے۔
☆ پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے۔
☆ احسان کرنے پر اس کو بدلہ دے اگر بدلہ نہ دے سکے تو کثرت سے اس کیلئے دعا کرے۔ (ماخوز از کتب احادیث)
☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے جب اس میں کوئی عیب دیکھے تو اس کی اصلاح کر دے۔ (بخاری)
☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا۔ یعنی اس سے قطع تعلق کیا تو گویا اس نے اس کا خون ہی کر دیا (یعنی اس کو قتل کر دیا)۔ (بخاری)
☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو

تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے دونوں اس حال میں ملاقات کرتے ہیں کہ یہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک (مضبوط) دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے حصّے کو مضبوط کرتا ہے، اور (اس کی وضاحت کے طور پر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے رخ نہ موڑو، ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو اور اللہ کے بندوں باہم بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے ذلیل کرے، اور نہ اسے حقیر سمجھے۔ تقویٰ اور پرہیز گاری یہاں ہے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا)۔ کسی مسلمان کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسلمان سرتا پا مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت۔(مسلم)

والدین کے حقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو اگر ان دونوں میں سے ایک یا دونوں تیرے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں ''اف'' تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان کے ساتھ نرمی سے (اچھی) بات کر اور محبت سے ان کیلئے جھک جا اور یہ کہہ اے رب! ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت

کی ہے(بنی اسرائیل، ۲۳۔۲۴)

☆ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت چاہی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کی خدمت کر، یہی جہاد ہے۔(بخاری ومسلم)

☆ ایک انصاری آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی، میرے والدین کی موت کے بعد بھی ان کی اطاعت شعاری میں سے کوئی چیز باقی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! چار باتیں باقی رہتی ہیں: ۱۔ان کے حق میں رحم وکرم اور مغفرت وبخشش کی دعا کرنا ۲۔ان کے وعدے پورے کرنا ۳۔ان کے دوستوں کی عزت کرنا ۴۔ان کی وجہ سے قائم رشتوں کو جوڑنا۔ والدین کی وفات کے بعد یہ باتیں ابھی تیرے ذمہ باقی ہیں۔(ابی داؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماں کی نافرمانی کرنا اور زندہ لڑکیوں کو دفن کرنا، اور دینے کی چیز کو روکنا اور لوگوں سے یہ کہنا کہ لاؤ، اور اللہ نے تمھارے لئے ناپسند فرمایا ہے قیل وقال کو اور زیادہ سوالات کرنے کو اور مال ضائع کرنے کو۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی ذلیل ہو، وہ خوار ہو، وہ رسوا ہو۔صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا پھر(ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ماں

باپ کو گالی دے، حاضرین نے عرض کیا کہ کس طرح کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اس کی صورت یہ ہے کہ) کوئی آدمی کسی کے ماں باپ کو گالی دے پھر وہ (جواب میں) اس کے ماں باپ کو گالی دے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں مقبول ہیں، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا۔ (۳) والدین کی دعا، اپنی اولاد کے لئے (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کو دیکھا ان میں سے ایک سے دریافت کیا کہ یہ دوسرا شخص تمھارا کون ہے؟ اس نے کہا: یہ میرے والد ہیں۔ فرمایا اس کو نام لے کر مت بلانا اس کے آگے آگے نہ چلنا (اور جب کبھی کسی مجلس میں جانا ہوتو) اس سے پہلے مت بیٹھنا۔ (بخاری)

اولاد کے حقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں (یہ حکم اس کیلئے ہے) جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے اور باپ پر ان (ماؤں) کو دستور کے مطابق روٹی اور کپڑا دینا ہے۔ (البقرۃ۔ ۲۳۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور فقر کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ (بنی اسرائیل۔ ۳۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو اور اگر دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کیلئے مارو اور انہیں الگ الگ سلاؤ۔ (ابی داؤد و ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی اور ان

کے پرورش کے سلسلے میں دکھ تکلیف پر صبر کیا اور انھیں اپنے مال میں سے کپڑے پہنائے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔

(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کسی کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔تو (ان کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے) جنت میں ضرور داخل ہوگا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کچھ تو اپنے نفس کو کھلائے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی اولاد کو کھلائے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنے خادم کو کھلائے وہ صدقہ ہے۔(بخاری)

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اپنے نواسے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں (کہ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت فرمایئے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو ابرار کا لقب عطا فرمایا ہے وہ اس لئے کہ انہوں نے اپنے باپوں کے ساتھ اور اپنے بیٹوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جس طرح باپ کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے۔(بخاری)

خاوند اور بیوی کے حقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے کہ جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے، البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔(البقرۃ۔۲۲۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور مومن عورتوں سے کہیے کہ اپنی آنکھیں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں، اِلاّ یہ کہ جواز خود ظاہر ہو جائے۔ (النور۔۳۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بیوی کے خاوند پر کیا حقوق ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے اسے کھلا، جب تو لباس پہنے اسے پہنا، اس کے منہ پر نہ مار، اور برا نہ کہہ اور گفتگو ترک کرے تو صرف گھر کی حد تک۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی مومن ایمان والی عورت سے نفرت نہ کرے، اگر اسے اس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری پسند آجائے گی۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرد اپنے اہل پر حاکم اور ذمہ دار ہیں اور ان کی ذمہ داری کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ابی داؤد، ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اسے دیکھے تو تجھے خوش کرے، جب تو اسے حکم کرے تو تیری اطاعت کرے اور جب تو اس سے غائب ہو تو اپنے نفس اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔ (طبرانی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی اولاد کی عزت کرو ان کے آداب بہتر بناؤ اس لئے کہ تمہاری اولاد تمہارے لئے اللہ کا ہدیہ ہے۔ (ابن ماجہ)

رشتہ داروں کے حقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں کا خیال رکھو (النساء۔۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ (الاحزاب۔٦)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پس رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو ان کے حقوق دو، یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (الروم۔٣٨)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بہت رحم کرنے والا ہوں۔ رحم (رشتہ) کو میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔ (ابی داؤد، ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مسکین کو خیرات دینا (صرف) صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (ابن ماجہ، ترمذی)

پڑوسیوں کے حقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین، قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ کے ساتھ۔ (النساء۔٣٦)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام ہمسایہ کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنا دے گا۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کسی کی دیوار میں اس کا پڑوسی (حصہ دار ہو یا کوئی اور) شریک ہو تو وہ اسے فروخت کرنے سے پہلے اس (پڑوسی، شریک)

پر پیش کرے (حاکم)

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا پڑوسی کون ہے، انہوں نے فرمایا: چالیس گھر آگے، چالیس گھر پیچھے۔ چالیس داہنی طرف اور چالیس بائیں طرف۔
(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے نہ روکے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کی خوش بختیوں میں سے یہ ہے کہ اسے دنیا میں وسیع مکان، نیک ہمسایہ اور پسندیدہ سواری مل جائے۔ (بخاری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی کہ اے اللہ بلاشبہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں برے پڑوسی سے جو مستقل جائے قیام میں ساتھ رہتا ہو کیونکہ جنگل کا ساتھی اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے اس کا پڑوسی مطمئن نہ ہو۔ (بخاری)

غلاموں کے حقوق

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے تو اس کے چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے غلام پر ظلم کرتے ہوئے اس کو

مارے گا۔تو قیامت کے دن اس سے قصاص دلایا جائے گا۔(بخاری)

یتیم کی پرورش

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں (کی خدمت) کے لئے کمانے والا۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کی طرح ہے اور اس شخص کی طرح ہے جو تمام دن روزے رکھے اور ساری رات نمازیں پڑھے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔(بخاریؒ)

کافروں کے حقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جنہوں نے تمہارے ساتھ لڑائی نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ انصاف اور بھلائی کا سلوک کرنے سے اللہ تمہیں نہیں روکتا، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(الممتحنہ۔۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے لوگوں کو تو نہیں پائے گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرتے ہوں۔ چاہے ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا کنبہ کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔(المجادلۃ۔۲۲)

جانوروں کے حقوق

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر زندہ جگر والی چیز (سے اچھا سلوک کرنے) میں ثواب ہے۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو (مخلوق پر) رحم نہیں کرتا، اس پر (بھی) رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے ہر چیز پر احسان لکھا ہے جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب تم جانور ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو اور چاہیئے کہ ایک تمہارا اپنے ذبیحہ کو راحت دے اور اپنی چھری کو تیز کر لے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، اس نے بلی کو باندھا اور اسے نہ کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اسے قید سے چھوڑا کہ زمین کے جانور شکار کر کے کھاتی، یہاں تک کہ وہ بھوک کہ وجہ سے مرگئی۔ (بخاری)

باب نمبر 4

آداب

نیت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خلوص (نیت) کے ساتھ اللہ کی عبادت کروں۔ (الزمر۔١١)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جس بات میں تم چوک جاؤ اس میں تم پر گناہ

نہیں لیکن گناہ اس میں ہے جس کا دل سے ارادہ کرو۔ (الاحزاب۔ ۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر مرد کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور پھر اسے پایہء تکمیل تک نہ پہنچا سکا تو اس کے لئے نیکی لکھ دی جائے گی۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے شمار ہوگی۔ (بخاری)

مہمان نوازی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھاتے تو آخر تک کھاتے رہتے۔ (بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور خاطر و مدارات کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے (یعنی تکلف اور احسان کا) اور مہمان کی ضیافت کی مدت تین دن اور تین رات ہے اور اس کے بعد کی مہمان نوازی صدقہ اور خیرات ہے اور مہمان کو چاہیے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں زیادہ عرصہ تک نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آجائے (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھلائی، روزی اور برکت اس گھر کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے جس میں کھانا کھلایا جاتا ہے جس طرح اونٹ کا گوشت کاٹنے میں چھری تیزی سے کوہان کی طرف جاتی ہے (ابن ماجہ)

خوشبو و سرمہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں صرف بو ہو اور ہلکا رنگ ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ شوخ ہو اور ہلکی خوشبو ہو۔
(ترمذی و نسائی)

داڑھی، لبیں اور بال

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو یعنی داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو کہ مشرکین داڑھی کٹواتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مونچھوں کو پست کرو یعنی باریک ترشواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے وقت معین کیا گیا لبوں کے بال کتر وانے ناخن کٹوانے بغل کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کا یہ کہ ہم اس کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے سر پر اور داڑھی کے بال ہوں اس کو چاہیے کہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (ابوداؤد)

سلام کرنا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے اور دو پیدل چلنے والوں میں سے جو بھی سلام کی ابتداء کرے وہی افضل ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں نے تم پر جتنا سلام اور آمین پر حسد کیا اتنا کسی اور چیز پر نہیں کیا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مجلس میں آئے تو اس کو چاہیے کہ سلام کرے اور جب واپس جانے لگے تو پھر بھی سلام کرے۔ کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام کی نسبت زیادہ مؤکد نہیں ہے۔ (بخاری)

☆ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کونسی عادت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلانا اور آشنا نا آشنا سب کو سلام کرنا۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار سلام کرے پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت کرو۔ (بیہقی)

اجازت حاصل کرنا

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قرض کے معاملہ میں جو میرے والد پر تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے الفاظ کو برا سمجھا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے گھر جاتے تو دروازہ کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازہ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور السلام علیکم، السلام علیکم کہتے یعنی اجازت حاصل کرنے کے لیے اور دروازہ کے سامنے نہ کھڑا ہونا اس وجہ سے تھا کہ اس زمانہ میں دروازوں کے سامنے پردے پڑے ہوئے نہ تھے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص تین مرتبہ اجازت حاصل کرے اور اس کو اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا آئے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں جھانکا اور تو نے اسے کنکری ماردی۔ جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری)

☆ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مانگتے تھے۔ (بخاری)

مصافحہ اور معانقہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لیے حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے انہوں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف تہبند باندھے برہنہ جسم چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے گئے قسم ہے خدا کی میں نے کبھی اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برہنہ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جوشِ محبت سے زید کو گلے لگالیا اور بوسہ دیا۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس سے اس کا حال پوچھو اور پورا اسلام کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد تم مصافحہ بھی کرو۔(مسند احمد)

مجلس

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر وہاں خود بیٹھے البتہ مجلس میں وسعت اور فراخی پیدا کرو۔
(بخاری، مسلم)

☆ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آتے تو جہاں مجلس پہنچی ہوتی، وہیں بیٹھ جاتے۔(صحیح بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اگر اپنی مجلس سے اٹھ کر چلا جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنا بری بات ہے کوئی شخص دوسرے کی ایسی بات پر کیوں ہنسے جو وہ خود بھی کرتا ہے۔(بخاری و مسلم)

کامیابی کے رہنما اصول

ایک بدو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔فرمایا ہاں کہو، دربار میں اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔انہوں نے یہ حدیث مبارکہ تحریر کر کے اپنے پاس رکھ لی۔

بدو نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں امیر بننا چاہتا ہوں۔فرمایا قناعت اختیار کرو امیر ہو جاؤ گے۔

عرض کیا: میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔فرمایا تقوٰی اختیار کرو، عالم بن جاؤ گے۔

عرض کیا: عزت والا بننا چاہتا ہوں۔فرمایا مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کردو باعزت ہوجاؤ گے۔

عرض کیا: اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں۔فرمایا لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

عرض کیا: عادل بننا چاہتا ہوں۔فرمایا جسے اپنے لئے اچھا سمجھتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کرو۔

عرض کیا: طاقتور بننا چاہتا ہوں۔فرمایا اللہ پر توکل کرو۔

عرض کیا: اللہ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں۔فرمایا کثرت سے ذکر کرو

عرض کیا: رزق کی کشادگی چاہتا ہوں۔فرمایا ہمیشہ باوضو رہو۔

عرض کیا: دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں۔فرمایا حرام نہ کھاؤ۔

عرض کیا: ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں۔فرمایا اخلاق اچھے کرلو۔

عرض کیا: قیامت کے روز اللہ سے گناہوں سے پاک ہوکر ملنا چاہتا ہوں۔فرمایا جنابت کے فوراً بعد غسل کیا کرو۔

عرض کیا: گناہوں میں کمی چاہتا ہوں۔فرمایا کثرت سے استغفار کرو۔

عرض کیا: قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں۔فرمایا ظلم کرنا چھوڑ دو۔

عرض کیا: چاہتا ہوں اللہ مجھ پر رحم کرے۔فرمایا اللہ کے بندوں پر رحم کرو۔

عرض کیا: چاہتا ہوں اللہ میری پردہ پوشی کرے۔فرمایا لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

عرض کیا: رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں۔فرمایا زنا سے بچو۔

عرض کیا: چاہتا ہوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محبوب بن جاؤں۔فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محبوب ہوا اسے اپنا محبوب بنالو۔

عرض کیا: اللہ کا فرمانبردار بننا چاہتا ہوں۔فرمایا فرائض کا اہتمام کرو۔
عرض کیا: احسان کرنے والا بننا چاہتا ہوں۔فرمایا اللہ کی یوں بندگی کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو یا جیسے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔
عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا چیز گناہوں سے معافی دلائے گی۔فرمایا آنسو، عاجزی اور بیماری۔
عرض کیا: کیا چیز دوزخ کی آگ ٹھنڈی کرے گی۔فرمایا دنیا کی مصیبتوں پر صبر۔
عرض کیا: اللہ کے غصے کو کیا چیز سرد کرتی ہے۔فرمایا چپکے چپکے صدقہ اور صلہ رحمی عرض کیا سب سے بڑی برائی کیا ہے۔فرمایا بداخلاقی اور بخل۔
عرض کیا: سب سے بڑی اچھائی کیا ہے۔فرمایا اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔
عرض کیا: اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں۔فرمایا لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔

(مسند احمد)

باب نمبر 5

عبادات

ذکر الٰھی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پڑھ جو کتاب میں سے تیری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور بلاشبہ اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے (العنکبوت۔۴۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میرا انکار نہ کرو۔(البقرۃ۔۱۵۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اپنے دل میں اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے سے اور بغیر آواز بلند کیے صبح اور شام یاد کر اور غافلوں میں نہ ہو۔ (الاعراف۔ ۵۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کہہ دے بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف راہ دکھاتا ہے اور جو ایمان لائے اور اللہ کی یاد سے ان کے دل تسلی پاتے ہیں۔ سن لو کہ اللہ کی یاد سے دل تسلی پاتے ہیں۔ (الرعد۔ ۲۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ابن آدم نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو ذکر الٰہی سے بڑھ کر اسے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ہو۔ (ابن ابی شیبہ، طبرانی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں نہیں بیٹھتی جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتے ہوں مگر انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرا یہ الفاظ کہنا میرے لئے دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور وہ الفاظ یہ ہیں **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ**۔ ترجمہ ''اللہ تعالیٰ پاک اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے''۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ہیں زبان سے کہنے میں ہلکے لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری اور بخشنے والے خدا کے نزدیک بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں)، **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ**۔ ترجمہ ''پاک

ہے وہ ذات اور ساری تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور پاک ہے وہ ذات جو عظمت والی ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ان کلمات کو دن میں سو مرتبہ کہے اس کو سو غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا ڈالے جائیں گے اور اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو زیادہ پڑھا (اور وہ کلمات یہ ہیں) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ ترجمہ "خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اور بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کیلئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کیا میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلا دوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ خزانہ یہ ہے، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ترجمہ "برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اللہ کی توفیق ہی سے"۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین ذکر، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سب تعریف اللہ کیلئے) ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ذکر الٰہی کرتا ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ زندہ اور مردہ کے مانند ہیں"۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے

جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ خدا کا ذکر ہے۔ (ترمذی، موطا امام مالک)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ ہوں وہ دریا کی جھاگ کے برابر۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ان الفاظ میں تھی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ (احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی ٹہنیوں پر لاٹھی ماری، پتے جھڑ کر زمین پر گرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور اَللهُ اَكْبَرُ کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے ہیں۔ (ترمذی)

☆ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، مجھے ایسی بات سکھلا دیں جسے میں کہتا رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یہ کہا کر۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ

كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اس کی کبریائی ہے، اللہ کیلئے سب سے زیادہ تعریفیں ہیں، اللہ کیلئے پاکیزگی ہے جو جہانوں کا رب ہے، گناہ سے پھرنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جو غالب حکمتوں والا ہے۔ اس نے کہا، یہ سب باتیں تو میرے رب کیلئے ہیں، میرے لئے کیا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہا کر۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت سے نواز اور مجھے اپنی عطا سے سرفراز فرما۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوموسیٰ کیا میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلادوں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ اور تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس مرتبہ اَللهُ اَكْبَرُ کہتا ہے اور پھر سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے پڑھتا ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔ (مسلم)

☆ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ فرماتے۔ اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ: اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ملتی ہے اے عزت وجلالت کے مالک، تو بڑی برکتوں والا ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ ا اور فرمایا، اے معاذ رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں، کہ تو ہر نماز کے بعد ان کلمات کا کہنا ترک نہ کرنا۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ترجمہ: اے اللہ تو اپنے ذکر، اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بازار جائے اور یہ الفاظ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کیلئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے (اور وہ الفاظ یہ ہیں) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ـ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر: ترجمہ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے۔ وہ ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں آئے گی اسی کے قبضہ میں ہے ساری بھلائی اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے''۔ (ترمذی وابن ماجہ)

درود شریف

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوتم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔
(الاحزاب۔۵٦)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو دنیا میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور میرے امتیوں کا صلوٰۃ وسلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ (نسائی)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ پر درود زیادہ بھیجا کروں آپ ﷺ مجھے بتا دیجئے کہ اپنی دعا میں سے کتنا حصہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ کیلئے مخصوص کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا کہ میں اس وقت کا چوتھائی حصہ آپ ﷺ پر درود کیلئے مخصوص کر دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اور زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہو گا۔ میں نی عرض عرض کیا کہ پھر میں آدھا وقت مخصوص کرتا ہوں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو اور اگر اور زیادہ کر دو گے تو تمہارے لئے بہتر ہو گا۔میں نے عرض کیا کہ دو تہائی حصہ اس کیلئے مخصوص کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اور زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہو گا۔میں نے عرض کیا کہ میں اپنی دعا کا سارا وقت مخصوص کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ کی طرف سے کفایت

کی جائے گی اور تمہارے گناہ وقصور معاف کردیئے جائیں گے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل اور کنجوس ہے وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔(ترمذی)

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تو درود نہ بھیجے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، پس تم اس میں کثرت سے درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمارا درود کس طرح پیش کیا جائے گا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے مبارک جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میری قبر کو عیدگاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو، اس لئے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو، تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اسے جواب دیتا ہوں۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ جب کہ اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے جلد بازی کی ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور اس سے یا کسی اور شخص سے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے (پھر اس کے بعد دعا مانگے) تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے رب کی حمد وثناء کرے، پھر نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

☆ حضرت ابو محمد کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنے کا طریقہ جان لیا ہے۔ پس ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ الفاظ کہے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا یعنی وہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے (وہ الفاظ یہ ہیں) جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ: ترجمہ "اے اللہ جزا دے ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس کے وہ اہل ہیں"۔ (طبرانی)

کلمہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دل کے اخلاص سے کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اس کیلئے لازماً آسمانوں کے دروازے کھل جائیں گے یہاں تک وہ کلمہ عرش الٰہی تک پہنچے گا بشرطیکہ وہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نبی موسیٰ علیہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے میرے رب مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرما جس کے ذریعے میں تیرا ذکر کیا کروں تو اللہ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا کرو انہوں نے عرض کیا کہ اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کرتے ہیں میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ اسلام اگر ساتوں آسمانوں اور میرے سوا سب کائنات میں سے آسمانوں کی جو آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا وزن ان سب سے زیادہ ہوگا۔(شرح السنہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مرے اور یہ گواہی دیتا ہو، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ۔ دل سے یقین کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے۔(ابن ماجہ)

استغفار

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تو کہہ اے میرے رب بخش دے اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔(المومنون۔۱۱۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اپنے گناہ کی معافی مانگ اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کیلئے بھی۔(سورہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔۱۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیے تو وہ بے شک اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ (الفرقان۔۷۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور خطائیں معاف کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (الشوریٰ۔۲۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو شخص کسی برائی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے، پھر اللہ سے بخشش طلب کرے، تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا، نہایت مہربان پائے گا۔ (سورۃ الانفال۔۳۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کر لے۔ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ایسا ہوتا رہے گا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار کرتا اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص استغفار کی پابندی کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے اسے نجات عطا کرتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو یہ کہے، اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ترجمہ: میں اس اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور نگران ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔ تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اگرچہ اس نے

جہاد سے بھاگنے کا ارتکاب کیا ہو۔(ابوداؤد، ترمذی)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی وفات سے قبل یہ کلمات کثرت سے پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تیری خوبیوں کے ساتھ، میں تجھ سے معافی کا طلب گار ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔(بخاری ومسلم)

دعا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو یقیناً جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (المومن۔ ٦٠)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا، عبادت ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو دعا میں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ پورے اعتماد کے ساتھ سوال کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمہارا رب بہت حیا کرنے والا کرم والا ہے وہ اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ جب وہ اپنے ہاتھ اس کی طرف اٹھائے تو وہ انہیں خالی لوٹا دے۔(نسائی)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کہتے ہیں کہ دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تو درود نہ بھیجے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے لئے بددعا نہ کرو اور نہ اپنے مالوں کیلئے بددعا کرو۔ (کہیں ایسا نہ ہو) تم اللہ کی طرف اس گھڑی کو پالو، جس میں اس سے جو بھی مانگا جائے وہ تمہارے لئے قبول کرلے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کے پچھلے پہر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (ترمذی)

مسنون دعائیں

☆ **سونے کی دعا:** { اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی } ترجمہ: اے اللہ تیرے نام کے ساتھ ہی میں مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (جاگتا) ہوں۔ (بخاری)

☆ **سوکر اٹھنے کی دعا:** { اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَا نَا بَعْدَ مَا اَمَا تَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ } ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں کہ جس نے ہمیں مارنے (سونے) کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری)

★ **بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:** { بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ } ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔ (ترمذی)

☆ **بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:** { غُفْرَانَكَ } ترجمہ: اے اللہ میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ابن ماجہ، نسائی)

☆ **وضو شروع کرتے وقت کی دعا:** { بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ } ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ (نسائی)

☆ **وضو کے بعد کی دعا:** {اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ} ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (مسلم)

☆ **گھر سے نکلنے کی دعا:** {بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ} ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (نکلتا ہوں) اور اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر اعتماد کرتا ہوں، گناہوں سے باز رہنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے (ترمذی)

☆ **گھر میں داخل ہونے کی دعا:** {بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا} ترجمہ: ہم اللہ تعالیٰ کے نام سے باہر آئے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا۔ (ابوداؤد)

☆ **مسجد میں داخل ہونے کی دعا:** {اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ}
ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (مسلم)

☆ **مسجد سے باہر آنے کی دعا:** {اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ}
ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

☆ **صبح وشام ہر قسم کے نقصان سے بچنے کی دعا:** {بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ} (۳بار صبح شام)

ترجمہ: اس اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں جس کے نام کی وجہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے (اور) جاننے والا ہے۔ (ابوداؤد)

☆ **سفر کی دعا:** {سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِیۡنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ} ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہم بے شک اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (مسلم)

☆ **سفر سے واپسی کی دعا:** {آئِبُوۡنَ تَآئِبُوۡنَ عَابِدُوۡنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوۡنَ} ترجمہ: ہم واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

★ **کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:** {بِسۡمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَكَةِ اللّٰهِ} ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاتا ہوں اور اس کی برکت کا امیدوار ہوں۔ (ترمذی)

★ **کھانے کی دعا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ دعا پڑھیں:** {بِسۡمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ} ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ شروع میں اور آخر میں اللہ ہی کا نام ہے۔ (ابوداؤد)

★ **کھانے کے بعد کی دعا:** {اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَطۡعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ} ترجمہ: تمام تر تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہم کو کھانا کھلایا اور

سیراب کیا اور ہم کو مسلمان بنایا۔(ترمذی)

★ کسی کے ہاں دعوت کے بعد کی دعا: { اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَّنْ اَطْعَمَنِیْ وَاَسْقِ مَنْ اَسْقَانِیْ } ترجمہ: اے اللہ ! آپ اس کو کھلائیے جس نے مجھ کو کھلایا اور اس کو سیراب کیجئے جس نے مجھ کو سیراب کیا۔(مسلم)

☆ دودھ پینے کی دعا: { اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ }

ترجمہ: اے اللہ اس میں برکت ڈالیے اور مزید عطا فرمائیے۔(ابوداؤد)

☆ روزہ افطار کی دعا: { اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ }

ترجمہ: اے اللہ! میں نے آپ کی رضا کیلئے روزہ رکھا اور آپ کے دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولتا ہوں۔(ابوداؤد)

☆ آئینہ دیکھنے کی دعا: { اَللّٰھُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ }

ترجمہ: اے اللہ! جس طرح آپ نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دیجئے: (ابن السنی)

☆ لباس پہننے کی دعا: { اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةَ } ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں وہ ذات پاک ہے پہنا دیا اس نے (یہ لباس) اور اس نے مجھے میری طاقت اور قوت سے زیادہ رزق دیا۔

(ابن ماجہ)

☆ **مجلس کی اختتامی دعا:** { سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ } ترجمہ: آپ پاک ہیں اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (ترمذی)

☆ **اہل قبرستان کیلئے دعا:** {اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ يَآ اَهۡلَ الۡقُبُوۡرِ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمۡ اَنۡتُمۡ سَلَفُنَا وَنَحۡنُ بِالۡاَثَرِ } ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبر والو بخش دے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمہیں اور تم گزر گئے اور ہم آپ کے نقشِ قدم آنے والے ہیں۔ (ترمذی)

☆ **والدین کیلئے دعا :** { رَبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيۡ صَغِيۡرًا} ترجمہ: اے میرے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

☆ **مرغ کی اذان سن کر پڑھنے والی دعا :** { اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ } ترجمہ: اے اللہ کریم! میں آپ کا فضل چاہتا ہوں۔ (بخاری)

☆ **گدھے اور کتے کی آواز سن کر پڑھنے والی دعا :** { اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ } ترجمہ: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔ (بخاری)

☆ **آگ سے جلے ہوئے کیلئے دعا :** { اَذۡهِبِ الۡبَاۡسَ رَبَّ النَّاسِ اِشۡفِ اَنۡتَ الشَّافِيۡ لَاشَافِيۡ اِلَّآ اَنۡتَ } ترجمہ: سب لوگوں کے پروردگار آپ تکلیف کو دور کر دیں۔ آپ شفا دیجئے آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ (نسائی)

☆ ہدیہ دینے والے کیلئے دعا: {بَارَكَ اللهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَا لِكَ}

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔(بخاری)

☆ چھینکنے کے بعد کی دعا: چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے۔ سننے والا جواب میں یَرْحَمُكَ اللهُ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔ ترجمہ ''اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے''۔ (بخاری)

☆ نیا کپڑا پہننے کی دعا: {اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَآ اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ} ترجمہ: تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھے نیا کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔(ترمذی)

☆ بیمار کیلئے دعا: {اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا} ترجمہ: بیماری کو دور فرما دیجئے (اے) انسانوں کے پروردگار! شفا دیں آپ ہی شفا دینے والے ہیں آپ کے سوا کسی کی شفا نہیں ہے ایسی شفا دیں جو بیماری کو ختم کردے۔(بخاری)

☆ غم دور کرنے کی دعا: {يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ}

ترجمہ: اے زندہ، اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔(ترمذی)

☆ دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا: { رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ} ترجمہ: اے اللہ عطا فرما ہم کو دنیا میں نیکی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔ (بخاری و مسلم)

☆ علم، عمل اور رزق کی دعا: { اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلاً وَّ رِزْقًا طَیِّباً} ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عمل مقبول اور پاک و حلال رزق۔ (احمد، ابن ماجہ)

☆ پریشانیوں کے وقت کی دعا: { اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ} ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں، پس تو مجھے نہ سپرد کرنا میرے نفس کے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اور سنوار دے میرے لیے تمام کام نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی۔

(سنن ابی داود)

☆ مشکلات میں آسانی کے لیے دعا: { اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَھْلًا وَّ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزَنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلاً } ترجمہ: اے اللہ! کوئی (مشکل کام یا غم) آسان نہیں ہو سکتا، لیکن جسے تو آسان کر دے اور تو غم (مشکل) کو آسان کر دیتا ہے جب تو چاہے۔ (ابن السنی)

☆ تفکرات اور قرض سے بچنے کی دعا: { اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحَزَنِ وَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ

الرِّجَالِ} ترجمہ: اے اللہ! یقینا میں تیری پناہ میں آتا ہوں، پریشانی اور غم سے اور عاجز ہوجانے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور بخل سے قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط (غلبے) سے۔(مسلم)

☆نیند میں گھبراہٹ یا وحشت ہونے پر یہ دعا پڑھیں: {اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّا مَّاتِ مِنْ غَضَبِه وَ عِقَابِه وَ شَرِّ عِبَادِه وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَا طِيْنِ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ } ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے اس کی ناراضگی سے اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسے ڈالنے سے اور اس بات سے کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔(ابی داؤد)

☆دنیا و آخرت کے تمام غموں سے نجات:{حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ }(7بار صبح،شام) ترجمہ: میرے لئے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔(ابوداؤد)

☆حصول سفارش کے لئے اذان کے بعد کی دعا: {اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ} ترجمہ: اے اللہ! اے اس کامل پکار کے رب اور نماز قائم رہنے والی کے

رب! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما مقام وسیلہ اور فضیلت اور سرفراز فرما ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے وعدہ کیا ان سے یقینا تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (بیہقی)

☆ **نماز کے بعد کی دعا:** {رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ} ترجمہ: اے میرے رب! میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر اور شکر کرنے پر اور اچھی عبادت کرنے پر۔ (نسائی)

☆ **قریب الموت کو تلقین:** {حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت کے قریب شخص کو تلقین کرو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: ترجمہ "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔" (مسلم)}

☆ **بوقت مصیبت نعم البدل مانگنے کی دعا:** {اِنَّا لِلّٰهِ وَاِ نَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰجِرْ نِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا} ترجمہ: یقینا ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور یقینا ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! اجر دے مجھے میری اس مصیبت میں اور بدلے میں عطا فرما مجھے اس سے زیادہ بہتر۔ (مسلم)

☆ **میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا:** {بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ} ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق (تمھیں دفن کرتے ہیں)۔ (ابی داؤد)

لیلۃ القدر کی دعا: {اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ}

ترجمہ: اے اللہ یقیناً تو معاف کرنے والا کرم کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے بخش دے۔ (ترمذی)

☆ **اللہ کی پناہ حاصل کرنے کے لئے عظیم کلمات:** {اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوْذُبِكَ مِنۡ جَھۡدِ الۡبَلَاءِ وَ دَرۡكِ الشَّقَاءِ وَ سُوۡءِ الۡقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الۡاَعۡدَآءِ} ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ (بخاری)

تمام معاملات میں خیر طلب کرنے کی دعا: {اَللّٰھُمَّ اَحۡسِنۡ عَاقِبَتَنَا فِی الۡاُمُوۡرِ كُلِّهَا وَ اَجِرۡنَا مِنۡ خِزۡیِ الدُّنۡیَا وَ عَذَابِ الۡاٰخِرَةِ} ترجمہ: اے اللہ ہمارے تمام معاملات کا انجام بہتر فرما دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

☆ **بیمار پرسی کرتے ہوئے مریض کو دعا دیں:** لَا بَاۡسَ طَهُوۡرٌ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ: کوئی حرج نہیں یہ بیماری پاک کرنے والی ہے، اگر اللہ نے چاہا۔ (بخاری)

جہنم سے پناہ مانگنے کے لیے صبح وشام کی دعا: {اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنِیۡ مِنَ النَّارِ} (سات بار صبح وشام) اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔ (ابوداود)

☆ **مریض کی شفایابی کے لئے عظیم دعا:** {اَسۡئَلُ اللّٰهَ الۡعَظِیۡمَ رَبَّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ اَنۡ یَّشۡفِیَكَ} (7 بار) ترجمہ: میں سوال کرتا ہوں بڑی

عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔(ترمذی)

☆ **کسی کا شکریہ ادا کرنے کا عمدہ طریقہ:** {جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا} ترجمہ: بدلہ دے تمہیں اللہ (اس سے) زیادہ بہتر۔(ترمذی)

☆ **ادائیگی قرض کی دعا:** {اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ} ترجمہ: (اے اللہ! تو مجھے کافی ہو جا حلال (رزق) کے ساتھ اپنے (حرام) کردہ رزق سے اور مجھے بے پرواہ کردے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا (ہر ایک) سے۔"(ترمذی)

☆ **ہر حاجت کے لئے آیت کریمہ کا ورد:** {لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ} ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی، تو پاک ہے یقینا میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔(ترمذی)

☆ **آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:** {حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ} ترجمہ: ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔(بخاری)

☆ **کسی آدمی یا دشمن کے شر سے بچنے کی دعا:** {اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ} ترجمہ: اے اللہ! یقینا ہم کرتے ہیں تجھ ہی کو ان کے مقابلے میں اور تیری پناہ میں آتے ہیں ان کی شرارتوں سے۔(ابوداؤد)

☆ **آندھی کے وقت کی دعا:** {اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا} ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور میں تیری پناہ

میں آتا ہوں اس کے شر سے۔(ابوداؤد)

☆لڑائی کے وقت کے دعا:{اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ اٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا}

ترجمہ:اے اللہ!ہمارے عیب ڈھانپ لے اور ہمارے جھگڑوں سے امن دے۔ (مسند احمد)

☆بارش طلب کرنے کی دعا:{اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا} ترجمہ: اے اللہ!ہمیں بارش عطا فرما،اے اللہ!ہمیں بارش عطا فرما،اے اللہ!ہمیں بارش عطا فرما۔(بخاری)

☆بارش برسنے کے دوران پڑھیں:{رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برستی بارش کو دیکھتے تو پڑھتے:{اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا} ترجمہ: اے اللہ! (اس) بارش کو فائدہ مند بنا دے۔(بخاری)

☆مسلمان تعریف سنے تو کہے:{اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَاغْفِرْلِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ وَ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ}: ترجمہ: اے اللہ! تو میری گرفت نہ فرمانا اس کی وجہ سے جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں اور معاف فرمادے مجھے جو یہ نہیں جانتے اور بنادے مجھے زیادہ بہتر اس سے جو یہ (میرے بارے) گمان کر رہے ہیں۔(بخاری)

☆جنت کے خزانوں میں سے عظیم خزانہ:{لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ}

ترجمہ: نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے۔ (مسلم)

☆حصول ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور لوگوں سے بے نیازی کی دعا: {اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡھُدٰی وَ التُّقٰی وَالۡعَفَافَ وَالۡغِنٰی} ترجمہ: اے اللہ! یقینا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری (تقویٰ) کا اور پاکدامنی اور (لوگوں سے) بے نیازی کا۔(مسلم)

فضائل قرآن

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص میرے ہدایت نامہ کی پیروی کرے گا وہ نہ تو (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) بدبختی سے دوچار ہوگا۔(طٰہٰ۔۱۲۳)

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور ہم قرآن کے ذریعے وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمانداروں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔(بنی اسرائیل۔۸۲)

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن دکھاتا ہے وہ راستہ جو سب سے سیدھا ہے۔(بنی اسرائیل۔۹)

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور بے شک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟(القمر۔۱۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر ہے یا فرمایا افضل ہے وہ شخص جو قرآن کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس سینے میں کچھ قرآن محفوظ نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آخرت میں) قرآن پڑھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھ اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر

جس طرح کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا پڑھ۔ اور تیرا آخری درجہ قرآن کی آخری آیت پر ہوگا (ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو تاج پہنایا جائے گا اور تاج کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی۔ جبکہ یہ فرض کر لیا جائے گا کہ آفتاب تمہارے گھروں کے اندر روشن ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (ترمذی)

سورۃ ملک

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں ایک سورۃ تیس آیتوں کی ہے۔ اس سورۃ نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا۔ اور وہ سورۃ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ (ترمذی، نسائی)

سورۃ اعلیٰ

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ اعلیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ (احمد)

سورۃ حشر کی آخری تین آیات

{هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○}

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے صبح کے وقت تین بار یہ کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور پھر تین آیتیں سورۃ حشر کے آخر کی پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے۔ جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے اور اس کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اسی دن مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ اور جو کوئی ان آیات کو شام کے وقت پڑھتا ہے اس کو بھی یہی مرتبہ و مقام ملتا ہے۔ (ترمذی)

سورۃ فاتحہ

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ o

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فاتحۃ الکتاب شفاء ہے ہر بیماری کیلئے۔ (بیہقی)

آیۃ الکرسی

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْ

ءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج
وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o }

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آیۃ الکرسی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے اس کے جنت میں پہنچنے کیلئے صرف موت حائل ہے۔ (نسائی)

سورۃ القدر

{ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ o وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ o لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ o تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ o سَلٰمٌ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ o}

☆ حدیث پاک میں سورۃ قدر کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے۔

سورۃ زلزال

{ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا o وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا o وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا o يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا o بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا o يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ o فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ o وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ o}

☆ حدیث شریف میں سورۃ زلزال کو آدھے قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے۔
(ترمذی)

سورۃ العادیات

{وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ٥ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ٥ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ٥ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ٥ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ٥ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ٥ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ٥ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ٥ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ٥ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ٥}

☆ ازروئے حدیث سورۃ العادیات آدھے قرآن کریم کے برابر ہے۔

(ابوعبید تفسیر مواہب الرحمن)

سورۃ التکاثر

{اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ٥ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ٥ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ٥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ٥ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ٥}

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھے، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، روزانہ ہزار آیتیں پڑھنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ سورۃ التکاثر پڑھے۔ (بیہقی)

سورۃ الکافرون

{قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ٥ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ٥ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

مَآ اَعۡبُدُ o وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ o وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ o لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ o

☆ فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ میں بستر پر جاتے وقت پڑھ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ پڑھ اس لئے کہ یہ سورۃ شرک سے بیزاری ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

سورۃ النصر

{ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ o وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا o فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا o}

☆ حدیث شریف میں سورۃ النصر کو چوتھائی قرآن کریم کے برابر فرمایا گیا ہے۔

سورۃ اخلاص

{ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ o وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ o}

☆ سورۃ اخلاص کو احادیث طیبہ میں تہائی قرآن کریم کے برابر فرمایا ہے۔ اور بعض احادیث میں تین بار پڑھنے کو پورا ایک قرآن کریم کے برابر قرار دیا ہے۔

(بخاری)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے سنا تو فرمایا واجب ہوئی۔ میں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت۔ (ترمذی، نسائی)

سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات

{اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؀ قَـيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَـنًا ؀ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ؀ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ؀ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَاۗىِٕهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ؀ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ؀ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَي الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؀ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؀ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ؀ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ؀}

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھے اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا۔ اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (ابن کثیر)

سورۃ یٰسین

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یٰسین قلب القرآن ہے، یعنی اس کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ یٰسین کو خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کیلئے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اس کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔ (نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے اس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں (دارمی)

سورۃ واقعہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورۃ واقعہ کو سورہ غنا فرمایا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے دولتمندی کی سورۃ کہا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت خود بھی کرو اور اپنی اولاد کو بھی یاد کراؤ، اور اپنی عورتوں کو بھی پڑھاؤ۔ اور فرمایا جو شخص مغرب کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد اس سورۂ مبارکہ کی ہر روز تلاوت کرے گا کبھی تنگ دستی میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (ابن کثیر)

سورۃ رحمن

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ہر شے کیلئے زینت ہے، قرآن کی زینت سورۃ الرحمن ہے۔ (بیہقی)

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ج كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ٥ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْلَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o}

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات کو پڑھ لے گا تو یہ دونوں آیتیں اس کیلئے کافی ہوں گی۔ یعنی وہ ہر شر و فساد سے محفوظ رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں جس گھر میں پڑھی جائیں، تین دن تک شیطان اس گھر کے پاس نہیں آتا۔ (حصن حصین)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے۔ یہ دونوں آیتیں مجھ کو اس خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ پس ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ آیتیں رحمت ہیں، اللہ سے قربت کا ذریعہ ہیں اور دعا ہیں۔ (دارمی)

سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات

{ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ o اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ

تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ٥ رَبَّنَآ
اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ج
رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ٥
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قلے
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ٥ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صلے بَعْضُكُمْ مِّنْ م بَعْضٍ صلے
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ قلے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ
الثَّوَابِ ٥ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ٥ مَتَاعٌ
قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ج وَبِئْسَ الْمِهَادُ ٥ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ قلے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ٥ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ
خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا قلے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قلے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۝

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں کسی رات کو پڑھ لے تو اسے رات بھر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ)

سورۃ سجدہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سورۃ سجدہ قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ اس کے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پردہ کرے گی اور فرشتوں سے کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں اس کو مت پکڑو اس کو چھوڑ دو۔ (ترمذی)

سورۃ فلق

{ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ۝ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ۝ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الۡعُقَدِ۝ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۝ }

سورۃ الناس

{قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ مَلِكِ النَّاسِ۝ اِلٰهِ النَّاسِ۝ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ۝ الَّذِيۡ يُوَسۡوِسُ فِيۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ۝ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ۝}

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ ہم کو تیز و تند ہوا اور تاریکی نے گھیر لیا۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھ پڑھ کر دعا مانگنی شروع کی اور مجھ سے کہا عقبہ رضی اللہ عنہ پناہ مانگ ان دونوں سورتوں کے ذریعے سے کہ پناہ مانگنے کے معاملے میں یہ دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں۔(ابوداؤد)

باب نمبر 6

طھارت وپاکیزگی

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک وصاف رہنے والے اپنے بندوں کو محبوب رکھتا ہے(البقرۃ۔ ۲۲۲)

☆ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: {بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ} شروع اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اے اللہ کریم! بیشک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔(ترمذی)

☆ بیت الخلا سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں: {غُفْرَانَکَ} اے اللہ میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ابن ماجہ)

قضائے حاجت اور استنجاء کا مسنون طریقہ

☆ قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کریں باتیں اور ذکر الٰہی نہ کریں پیشاب کی چھینٹوں سے بچیں پیشاب یا استنجا کرتے وقت عضو مخصوص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں۔(بخاری،ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لعنت کے تین اسباب سے اجتناب کرو۔ گھاٹوں پر، شاہراہ عام پر اور سایہ کے نیچے رفع حاجت کرنے سے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی قضاء حاجت کریں تو ان کو ایک دوسرے سے پردہ میں ہونا چاہیئے اور اس حالت میں ایک دوسرے سے باہم گفتگو بھی نہ کریں۔ اس لئے کہ ایسے فعل پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ (احمد)

☆ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم قضاء حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہوں یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا تین ڈھیلوں سے کم سے استنجا کریں یا گوبر، لید اور ہڈی سے استنجا کریں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیشاب (کی چھینٹوں) سے بچو۔ اکثر عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (دارقطنی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء گئے۔ ایک برتن میں پانی لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استنجا کیا پھر ایک اور برتن میں پانی لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضائے حاجت کی تعلیم دیتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ ہم بائیں پاؤں پر وزن دے کر بیٹھیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں۔ (بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی پیشاب کرے تو عضو مخصوص کو تین مرتبہ جھاڑ لے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بحالت پیشاب کسی نے سلام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور فرمایا، میں نے مناسب نہ سمجھا کہ طہارت کے بغیر سلام کا جواب دوں۔ (ابوداؤد)

نجاست کے مسائل

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کپڑے پر لگی ہوئی) منی کو دھویا کرتے تھے۔ پھر اسی کپڑے کو زیب تن فرما کر نماز پڑھ لیتے تھے اور میں دھونے کے نشان اور اثر کو صاف طور پر دیکھتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا فرما لیتے تھے۔ (مسلم)

☆ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیض کا خون جو کپڑے کو لگ جائے کے متعلق فرمایا۔ پہلے اسے کھرچ ڈالو پھر پانی سے مل کر دھولو پھر اس پر کھلا پانی بہاؤ پھر اس میں نماز پڑھ لو۔ (بخاری و مسلم)

☆ حسین بن علی رضی اللہ عنہ (جب شیر خوار تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے دیے۔ اور فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا کہ، اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً پانی کو کوئی چیز ناپاک و پلید نہیں کرتی۔ الا یہ کہ

پانی پر اس ناپاک و پلید چیز کی بو، ذائقہ اور رنگت غالب ہو جائے۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص حالت جنابت میں ہو وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتا منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے، سب سے پہلے مٹی سے مل کر۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کے متعلق ارشاد فرمایا وہ نجس نہیں کیونکہ یہ ہر وقت آمد ورفت رکھنے والا گھریلو جانور ہے۔(نسائی، ابن ماجہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ رات بھر ہاتھ کہاں کہاں گردش کرتا رہا۔(بخاری ومسلم)

غسل کا مسنون طریقہ

☆ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کرنے کیلئے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو پھر دوبارہ دھویا۔ اس طرح دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر شرم گاہ کو دھویا۔ پھر بایاں ہاتھ زمین پر رگڑا پھر اس کو دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ چہرہ کو دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر پر اور اس کے بعد تمام جسم پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑا دیا (بدن صاف کرنے کیلئے) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلے۔

(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غسل جنابت میں پانی ناک کے اندر اور سر و داڑھی کے بالوں کی جڑوں تک پہنچانا ضروری ہے (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کی تہہ میں جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لئے بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور جسم کو اچھی طرح صاف کیا کرو۔ (ابوداؤد)

جنابت اور غسل کے مسائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دونوں (کی) شرم گاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوگیا۔ (بخاری)

☆ اسلام قبول کرنے پر غسل کرنا واجب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے کے وقت نہانے کا حکم دیا۔ (مسلم)

☆ مقداد رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اخراج مذی پر غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ لینی چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات پر ان کو غسل دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی کا استعمال خروج پانی سے ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو خواب میں وہی کچھ دیکھے جو ایک نوجوان مرد دیکھتا ہے (احتلام) کہ وہ غسل کرے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار چیزوں کی وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ جنابت، جمعہ کے روز، سینگی لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کی وجہ سے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے پھر دوبارہ لطف اندوز ہونے کا ارادہ ہو تو درمیان میں وضو کر لے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی آدمی قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی آدمی مسجد میں داخل نہ ہو۔ (ابوداود)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی آدمی سے ملنا اور کھانا پینا جائز ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چالیس دن بیٹھا کرتی تھیں (نماز وغیرہ نہیں پڑھتی تھیں)۔ (ابوداؤد)

تیمم کا حکم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اگر تم بیمار ہو یا تم سفر پر ہو، یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو، یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو، اور تم کو پانی نہ ملے، تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو (یعنی اس زمین پر دو ہاتھ مار کر) اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو، اللہ تعالیٰ بہت معاف فرمانے والا اور بڑا بخشنے والا ہے۔ (النساء ۴۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیمم دو ضربوں سے (مکمل) ہوتا ہے۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کیلئے کہنیوں تک۔ (دار قطنی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مٹی مومن مسلمان کا وضو ہے۔ خواہ دس برس تک اسے پانی نہ ملے۔ مگر جب پانی دستیاب ہو جائے تو پھر اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ اور اسے اپنے جسم پر پانی پہنچانا چاہئے۔ (ترمذی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری کلائی ٹوٹ گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وضو کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پٹیوں پر مسح کر لیا کرو۔ (ابن ماجہ)

مسواک کی اہمیت اور فضیلت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت خوش کرنے والی چیز ہے۔ (نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ نماز جس کیلئے مسواک کی جائے اس کے مقابلہ میں جو بلا مسواک پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (بیہقی)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیاء، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

وضو اور اس کے فضائل وبرکات

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مسلمانوں جب تم نماز کی (ادائیگی کی) طرف کھڑے ہو تو اپنے منہ اور اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھولیا کرو اور اپنے سروں پر مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں گھٹنوں تک دھولیا کرو۔(المائدہ ٦)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے امتی قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی روشنی بڑھا سکے اور مکمل کرسکے تو ایسا ضرور کرے۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمدللہ کہہ لیا کرو، جب تک تمھارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمھارے محافظ فرشتے تمھارے لئے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔(طبرانی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر، تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم)

وضو کا مسنون طریقہ

ا۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو پورا نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرنے لگو تو دائیں جانب سے ابتدا کرو۔(ترمذی)

۳۔ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئیں۔(بخاری)

۴۔ پھر تین مرتبہ کلی کریں اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور ناک کو جھاڑیں۔ (ترمذی)

۵۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوئیں۔(بخاری)

۶۔ پھر ایک پانی کا چلو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں۔ (ابوداؤد)

۷۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ بھی کہنی تک تین مرتبہ دھوئیں۔ (ابوداؤد)

۸۔ پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔(ابوداؤد و ترمذی)

۹۔ اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اس کو ہلالیں۔(مشکوٰۃ)

۱۰۔ پھر سر کا مسح کریں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے پیچھے کو لے جائیں۔اور پھر پیچھے سے آگے کی جانب واپس لے آئیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۔ پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلیاں دونوں ہاتھوں کی دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔(مشکوٰۃ)

۱۲۔ اور کانوں کے مسح کیلئے پانی نیا لیں۔(بیہقی)

۱۳۔ پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔(بخاری)

۱۴۔ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔(مشکوٰۃ)

موزوں پر مسح

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کرنا شروع کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موزے اتارنے کیلئے لپکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو میں نے جب یہ موزے پہنے تھے تو میں وضو سے تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر مسح فرمایا۔
(بخاری و مسلم)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کیلئے موزوں پر مسح کیلئے تین شب و روز اور مقیم کیلئے ایک دن رات مدت مقرر فرمائی ہے۔ (مسلم)

وضو کے بعد کی دُعا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص جو وضو کرے اور اس کو کمال تک پہنچائے (یا آپ نے یہ فرمایا) کہ اس کو پورے طریقہ سے کرے پھر وضو کے بعد یہ کلمات کہے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" مگر یہ کہ اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔ (مسلم)

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
ترجمہ "اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں (میں) سے کر اور مجھے طہارت کرنے والوں (میں) سے کر۔ (ترمذی)

وضو کے مسائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دونوں آنکھیں سرین کے سربند ہیں۔ پھر جو شخص سو گیا اسے چاہئے کہ (از سرنو) وضو کرے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے، یا کچھ کھانا پیٹ سے منہ میں آئے، یا مذی نکلے تو وہ شخص پھر جائے وضو کرنے کیلئے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم نیند سے جاگو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالو جب تک کہ اس کو (تین بار) نہ دھولو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ہوا کی حرکت محسوس کرے اور فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔ تو ایسی صورت میں (وضو کرنے کیلئے) وہ مسجد سے باہر نہ جائے۔ تاوقتیکہ ہوا کے خارج ہونے کی آواز یا بدبو محسوس کرے۔ (مسلم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی اہلیہ کا بوسہ لیا اور نماز کیلئے نکل گئے اور وضو نہیں فرمایا۔ (احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہے۔

(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میت کو غسل دیا وہ خود بھی غسل کرے۔ اور جس نے میت کو اٹھایا وہ وضو کرے۔ (احمد و نسائی)

☆ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں کثرت سے مذی خارج ہونے کا مریض تھا۔ میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت

کریں۔مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ایسی حالت میں وضو ہی ہے۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص شرم گاہ کو (براہ راست) ہاتھ لگائے پس وہ وضو کرے۔(ابوداؤد)

باب نمبر7

مسجد

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکا کہ ان میں اس کا نام لیا جائے اور ان کے اجاڑنے کی کوشش کی۔(البقرۃ ۱۱۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اس (مسجد) کے متولی تو بس متقی ہیں۔
(الانفال ۳۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ایسے گھروں میں جن کے بارہ میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے ان میں صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے ہیں (النور ۳۶)

☆ مسجد میں داخل ہونے کی دعا: {اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ}
ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔
(مسلم)

☆ مسجد سے باہر آنے کی دعا: {اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ}
ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔(مسلم)

مسجد کے فضائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کی طرف گیا، اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں (سامان) مہمانی تیار کرواتا ہے، جب کبھی بھی صبح یا شام کو جائے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے روز کامل اور پورے پورے نور کی بشارت اور خوشخبری سنا دو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھروں میں جائے نماز متعین کرنے اور ان کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ (احمد، ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مسجد تعمیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اسی طرح کا گھر بنا دے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جب بہترین طریقے سے وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہوتا ہے تو مسجد میں داخل ہونے تک جو قدم وہ اٹھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے پھر جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جتنی دیر اسے جماعت کے انتظار میں رکنا پڑتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا ہے اور جب تک یہ شخص اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحمت نازل فرما۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن (حشر

میں) اپنے سائے میں رکھے گا۔جس دن سوائے اس کے سائے کے کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (پہلا) عادل حکمران، (دوسرا) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے، (تیسرا) وہ شخص کہ اس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے، (جس وقت نماز پڑھ کر نکلتا ہے تو اس کی طرف دوبارہ آنے کیلئے بے تاب رہتا ہے) (چوتھا) وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کیلئے آپس میں محبت رکھتے ہوں، ملتے ہیں تو اسی کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کی محبت میں۔ (پانچواں) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں، (چھٹا) وہ شخص کہ جسے کسی خاندانی، خوبصورت عورت نے (برائی کیلئے) بلایا۔ پھر اس شخص نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (ساتواں) وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ دیا پھر اس کو چھپایا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کا اجر سب سے زیادہ اس شخص کو ملتا ہے جو مسجد سے زیادہ دور رہتا ہے۔اور جسے سب سے زیادہ چل کر مسجد تک آنا پڑتا ہے اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کا اجر اس شخص سے بہت زیادہ ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مسجد میں نماز پڑھو تو نماز کا کچھ حصہ (نوافل، سنتیں) اپنے گھروں میں پڑھو۔اللہ اس نماز کے سبب گھر میں بھلائی دے گا۔ (مسلم)

مسجد کے آداب

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت و برباد کرے انہوں

نے انبیاءؑ کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار وتجارت میں نفع نہ دے۔

(ترمذی ونسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مساجد میں نہ تو حدود قائم کئے جائیں اور نہ ہی ان میں قصاص (خون کا بدلہ) لیا جائے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اس کا کفارہ تھوک کو دفن کرنا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر) میں فخر نہ کرنے لگیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے مساجد کی آرائش وزیبائش کا حکم نہیں دیا گیا۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سات مقامات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑا کرکٹ کی جگہ، ذبح خانہ، قبرستان، شارع عام، حمام، اونٹ باندھنے کی جگہ اور بیت اللہ کی چھت پر۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مسجد میں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالو۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیاز اور لہسن سے منع کیا اور فرمایا: جو کوئی ان دونوں کو کھائے تو مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر تم نے انہیں کھانا ہی ہے تو ان کو پکا کر ان کی بو مار لو۔ کیونکہ اس سے فرشتوں کو بھی ایذا پہنچتی ہے۔

(ابوداؤد، مسلم)

اذان اور اس کے فضائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے، کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے، اور اول صف میں کھڑا ہونے کا کیا اجر ہے؟ پھر اگر وہ اس پر قادر نہ ہوں، مگر قرعہ اندازی کریں اور ان کو اگر معلوم ہو جائے کہ نماز کو جلدی آنے میں کیا فضیلت ہے، تو وہ اس کی طرف سبقت کریں، اور اگر ان کو عشاء و صبح کی نماز کی فضیلت معلوم ہو جائے، تو وہ ان نمازوں کیلئے آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو، تو وہی الفاظ دہرا دو، جو کہ موذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے میں دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، اس لئے وہ جنت میں ایک مقام ہے، نہیں لائق ہے وہ جگہ، مگر خدا کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کیلئے اور میں امید کرتا ہوں، کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے، اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ جس طرح موذن کہہ رہا ہے۔ بجز حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے کہ ان کلمات کی جگہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ (مسلم)

☆ اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو بھیڑ بکریوں میں ہے، یا دیہات میں، تو اونچی آواز سے نماز کیلئے اذان کہہ، اس لئے کہ جنوں، انسانوں اور دیگر مخلوق

میں سے جو بھی موذن کی آواز سنے گا، قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دے گا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ترمذی)

اذان کے کلمات

☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نماز کیلئے سنکھ کے ذریعے جمع کرنے کا حکم دیا تو ایک رات میں سو رہا تھا کہ ایک آدمی میرے گرد آ کر گھومنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سنکھ تھا۔ میں نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے! کیا تم یہ سنکھ بیچو گے؟ اس نے پوچھا تم اس سے کیا کرو گے؟ میں نے کہا، ہم اس سے لوگوں کو نمازوں کی طرف بلائیں گے، کہنے لگا کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا ضرور بتاؤ۔ کہنے لگا تم یہ کہو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ: ترجمہ ’’اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف آؤ

نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے
اللہ سب سے بڑا ہے،
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ شخص ذرا پیچھے ہٹا اور پھر کہنے لگا (جب نماز کھڑی ہو تو یوں کہو یعنی اقامت کیلئے) اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ: ترجمہ ”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جب صبح ہوئی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا یہ خواب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ” انشاء اللہ یہ سچا خواب ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو الفاظ تم نے خواب میں سنے ہیں انہیں کہتے رہو تا کہ وہ اذان دیں، اس لئے کہ ان کی آواز تم سے بلند ہے“ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کہتا رہا اور وہ اذان دیتے رہے“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آواز سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے۔ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے ” اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے“ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (امام احمد وابوداؤد)

☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان میں مجھ کو انیس کلمے سکھلائے اور اقامت میں سترہ کلمے۔ (ابن ماجہ) (ترجیعی اذان کے ساتھ اقامت کے کلمے بھی دو دو ہیں۔ فقہ السنہ)

☆ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ (ترمذی)

اذان کے مسائل

☆ ہر نماز کے وقت اذان دینی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نماز کا وقت آئے تو تمہارے لئے تم میں سے کوئی اذان کہے۔ (بخاری)

☆ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی کہنی چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ۔ اور جب اقامت کہے تو جلدی کہہ۔ (ترمذی)

☆ اذان باوضو کہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذان وضو والا کہے۔ (ترمذی)

☆ اذان شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر کہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان کہتے وقت اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں دے۔ (ابن ماجہ)

☆ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں طرف مڑیں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف مڑیں لیکن گھومیں نہیں۔ یعنی دائیں اور بائیں جانب گردن موڑیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یوں کہے اَلصَّلٰوۃُ

خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمُ (نماز نیند سے بہتر ہے)۔ (احمد، ابوداؤد)

اذان کے بعد کی دُعا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی الفاظ دہرادو جو موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، اس لئے کہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے، نہیں ہے لائق وہ جگہ مگر خدا کے بندوں میں صرف ایک بندہ کے لئے، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ (مسلم)

☆ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَا ماً مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ: ترجمہ ''اے ہمارے پروردگار اس پوری اذان اور اس کے نتیجے میں ادا ہونے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور بزرگی اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا ان سے وعدہ کیا ہے۔ (بخاری)

نماز کے فضائل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصا درمیانی نماز (عصر) کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ (البقرہ۔ ۲۳۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: (صالحین) مرد وہ ہیں کہ ان کو ان کی تجارت اور

خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔وہ قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔(النور۔۳۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے : مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں بھلائی کا حکم کرتے اور برائی سے منع کرتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان بردار ہیں۔یہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔(التوبہ۔۷۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع وسجود بھی جیسے کرنے چاہیئیں ویسے ہی کیے اور خشوع کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔(مسند احمد، ابوداود)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور اور دلیل ہوگی، اور اس کیلئے نجات کا ذریعہ بنے گی۔ اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا تو وہ اس کے لیے نہ نور بنے گی، نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات، اور وہ بدبخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد، مسند دارمی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اس میٹھی اور گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے (کے پاس سے گزر رہی ہو) وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کے جسم پر کوئی میل

باقی رہے گی ؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ''نہیں''۔فرمایا، پانچ نمازیں بھی گناہوں کوختم کردیتی ہیں،جیسا کہ پانی میل کوختم کردیتا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی اور کفر کے درمیان (حد فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ہے،نماز ہے۔پس جس نے نماز چھوڑ دی،وہ یقیناً کافر ہوگیا۔ (ترمذی)

نماز کے اوقات

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دومرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کونماز پڑھائی دودن) پس نماز پڑھائی مجھ کوظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہوگیا۔اور نماز پڑھائی مجھ کوعصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ(اصلی سایہ کوچھوڑ کر)اس کے برابر ہوگیا۔اورنماز پڑھائی مجھ کومغرب کی جس وقت کے افطار کرتا ہے روزہ دار۔اورنماز پڑھائی مجھ کوعشاء کی جبکہ غائب ہوگئی شفق۔اورنماز پڑھائی مجھ کوفجر کی جب کہ حرام ہوجاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کوظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اورنماز پڑھائی عصر کی جبکہ سایہ دوگنا ہوگیا۔اورنماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار۔اورنماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک۔اورنماز پڑھائی فجر کی، پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرائیل میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! یہ وقت توآپ سے پہلے انبیاء کا ہے۔اورآپ کی نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے(ابوداؤد۔ترمذی)

اوقات ممنوعہ

☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں منع فرماتے تھے۔ایک جب سورج صاف طور پر نکلنے لگے یہاں تک کہ بلند ہو جائے (اور اس میں چمک آ جائے) دوسرے جب نصف النہار کے وقت کسی کھڑی چیز کا سایہ مشرق و مغرب کی جانب نہ ہو یہاں تک کہ سورج کا ڈھلاؤ شروع ہو جائے (اور سایہ مشرق کی طرف ہو جائے) اور تیسرے سورج چھپنے لگے یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔(مسلم) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نماز اس کے آخری وقت میں نہ پڑھی یہاں تک اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دے دی۔ (بیہقی، مستدرک حاکم)

نماز کی شرائط و فرائض

وقت

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: نماز کو اہل ایمان پر پابندی وقت کے ساتھ فرض کیا گیا ہے۔(سورۃ نساء۔ ۱۰۳)

وضو اور بدن کا پاک ہونا

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہرے دھولیا کرو (یعنی وضو کرلیا کرو)۔ (المائدہ۔٦)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کوئی نماز بغیر پاکی (وضو) اور کوئی صدقہ مال غنیمت کی چوری سے قبول نہیں کرتا۔ (بخاری)

کپڑے، زمین کا پاک ہونا

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول بہانے کا حکم فرمایا۔ (بخاری و ترمذی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے کپڑے اور بدن کی پاکی اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو۔ (مدثر)

ستر

☆ ستر کا چھپانا فرض ہے اور ہر نماز کی شرط ہے یہ حکم مرد اور عورت دونوں کیلئے ہے۔ حضرت جرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک چادر اوڑھے بیٹھا تھا اور میری رانیں ننگی تھیں اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس سے گزرے اور فرمایا اپنی رانیں ڈھانپ لو کہ شرمگاہ کا حصہ ہیں۔ (ترمذی)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے قبول نہیں فرماتا۔ (ترمذی وابن ماجہ)

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت تہبند کے بغیر محض کرتے اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کرتا اتنا لمبا ہو کہ قدموں کی پشت تک پہنچ جائے تو نماز جائز ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصہ مونڈھوں پر نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عورتیں نماز فجر ادا کرتیں تو وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوا کرتی تھیں۔ (بخاری ومسلم)

قبلہ رخ ہونا

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیرلو اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی طرف منہ (کر کے نماز پڑھا) کرو۔ (البقرۃ۔ ۱۴۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی جانب منہ کر کے نماز ادا نہ کرو اور نہ قبروں پر بیٹھو۔ (مسلم)

نیت

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری ومسلم)

تکبیر تحریمہ

☆ تکبیر تحریمہ یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی پاکیزگی ہے اور اس کی تحریم (یعنی حلال کام حرام کرنے والی) اللہ اکبر کہنا ہے اس کی تحلیل (یعنی جو جائز کام نماز کی وجہ سے حرام ہوتا ہے) سلام پھیرنا ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی پہلی تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک

اٹھائے۔(بخاری)

☆ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کھلی رکھیں انگلیوں کے درمیان زیادہ فاصلہ کریں نہ انگلیاں ملائیں۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی) ہاتھوں کو کانوں تک بلند فرماتے۔(مسلم)

قیام

☆ قیام یعنی نماز قدرت رکھنے والے شخص کیلئے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کیلئے خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے رہو۔(البقرۃ۔۲۴۸)

سورۃ فاتحہ

☆ سورۃ فاتحہ پڑھنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ ام القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے (ناقص ہے، ناقص ہے) اس کو تین مرتبہ کہا۔(مسلم)

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔آپ ﷺ نے قرات کی تو قرات کرنا آپ ﷺ پر دشوار ہوا۔نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرات کرتے ہو۔لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا قرات نہ کرو سوائے سورۃ

فاتحہ کیونکہ جوسورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔(ابوداؤد وترمذی)

رکوع وسجود

☆ رکوع اور سجدہ نماز کے فرض ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو۔(سورۃ الحج۔۷۷)

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز سے بھی چوری کرے۔ عرض کیا گیا نماز سے کس طرح چوری کرے گا۔فرمایا رکوع وسجود پورا نہ کرے گا۔ (طبرانی)

قومہ

☆ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ ساعدی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ یہاں تک کہ پیٹھ کی ہڈی واپس اپنی جگہ آجاتی۔(بخاری)

☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ ایک شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا اس نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا، کون تھا بولنے والا ابھی۔ ایک شخص نے کہا میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں (قومہ کی دعا) کا ثواب لکھنے میں کہ کون اس کو پہلے لکھے۔(بخاری)

جلسہ

☆ ایک شخص نماز غلط پڑھ رہا تھا اس کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سجدہ کرو پھر اطمینان سے اٹھ کر بیٹھو۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دو سجدوں کے درمیان (جلسہ میں یہ) کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ (ابوداؤد)

دوسری اور آخری رکعت میں بیٹھنا اور تشہد پڑھنا

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ہر دوسری رکعت میں بیٹھو تو کہو اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ آخر تک پھر جو دعا تمہیں سب سے زیادہ پسند ہو وہ دعا پڑھو۔ (نسائی)

سلام

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی دا ہنی طرف سلام پھیرتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فرمایا اور بائیں جانب بھی یہی الفاظ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

ترتیب

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز

پڑھتے دیکھا ہے (بخاری)

نماز کے طریقے کے متعلق احادیث

☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کے سامنے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یعنی اس کی تفصیلات آپ سب لوگوں سے زیادہ ہیں (اس کے بعد فرمایا کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ نماز شروع کرتے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر مونڈھوں تک لے جاتے، اور جب رکوع کو جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے، پھر اپنی کمر کو پوری طرح موڑ دیتے (اور بالکل سیدھی برابر کر دیتے) پھر جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو بالکل سیدھے اس طرح کھڑے ہو جاتے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ہر منکا (یعنی ہر جوڑ) ٹھیک اپنی جگہ پر آ جاتا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھ دیتے کہ نہ تو ان کو زمین پر بچھا دیتے اور نہ ان کو سکیڑ لیتے، اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سجدہ میں قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (التحیات کیلئے) بیٹھتے تو داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے۔ پھر جب آخری رکعت پڑھ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قعدہ اخیرہ کرتے تو اس طرح بیٹھتے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں کو (اسکے نیچے سے) آگے کی جانب نکال دیتے اور اپنی سرینوں پر بیٹھ جاتے (جس کو تورک کہتے ہیں)۔(بخاری)

نوٹ: شافعیہ، حنابلہ اور عام محدثین کی نماز کا عمل مذکورہ حدیث کے مطابق ہے۔

(فقہ السنہ)

☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا تم سب مرد، بچے اور عورتیں ایک جگہ جمع ہو جاؤ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز کا طریقہ بتاؤں گا جب سب جمع ہو چکے تو آپ نے وضو کر کے دکھایا۔ جب زوال ہو گیا اور سایا ڈھل گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان کہی۔ صفوں کی ترتیب میں سب سے آگے مرد تھے پھر بچے اور پھر عورتیں۔ پھر اقامت کہی اور آگے بڑھے اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا اس کے بعد آہستہ آواز سے سورۃ فاتحہ پڑھی اور اس کے ساتھ سورۃ ملائی پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے گئے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے رکوع سے اٹھے اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ پھر اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے پھر اللہ اکبر کہا اور سجدے سے سر اٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدے سے سر اٹھایا پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اس طرح آپ نے پہلی رکعت میں چھ مرتبہ اللہ اکبر کہا جب تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو اللہ اکبر کہا جب نماز پوری پڑھ چکے یعنی چار رکعت تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا سیکھ لو اور یاد کر لو۔ میں نے کیسے اللہ اکبر کہا اور کس طرح رکوع و سجود کئے۔ اس لئے کہ اس وقت (یعنی نماز ظہر کے وقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں اس طرح نماز پڑھایا کرتے تھے۔ (مسند امام احمد)

نوٹ: حنفیہ کی نماز کا عمل مذکورہ حدیث کے مطابق ہے۔ (فقہ السنہ)

نماز ادا کرنے کا طریقہ

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں تک

اٹھائیں۔اور بائیں ہاتھ کے اوپر دایاں ہاتھ سینے پر یا پھر ناف کے نیچے باندھیں (یہ سب طریقے احادیث میں ہیں)

اس کے بعد ثناء پڑھیں: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ○ ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیرا رُتبہ بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔(ترمذی)

اس کے بعد تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

اس کے بعد تسمیہ پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔(نسائی)

اس کے بعد سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِيْن۔ پڑھیں۔

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مالک ہے قیامت کے دن کا۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دِکھا ہم کو سیدھا راستہ۔راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا۔ان لوگوں کا نہیں جن پر تیرا عذاب نازل ہوا،اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔الٰہی قبول فرما۔(بخاری)

اس کے بعد سورۃ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔اللہ بے

نیاز ہے نہ اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہے اور کوئی بھی اسکے برابر کا نہیں۔ یا کوئی اور سورۃ یا چند آیات تلاوت کریں۔ (بخاری)

اس کے بعد تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں۔ رکوع کریں اور یہ دعا: **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ**۔ ترجمہ: پاک ہے میرا رب عظمت والا۔ کم از کم تین دفعہ پڑھیں۔ (ابوداود)

اس کے بعد یہ دعا: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ ترجمہ: اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی۔ پڑھیں اور کھڑے ہو جائیں۔ (بخاری)

اس کے بعد تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ پڑھیں اور سجدہ کریں۔

سجدہ کی دعا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ ترجمہ: پاک ہے میرا رب عالی شان والا۔ کم از کم تین دفعہ پڑھیں۔ (مسلم)

اس کے بعد تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ کہیں اور بیٹھ جائیں۔ پھر سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھیں۔ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ**

ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما (ابوداوٗد)

پھر دوبارہ تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ کہیں اور دوسرا سجدہ کریں۔ (ابوداود)

اور سجدہ کی دعا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ کم از کم تین دفعہ پڑھیں۔

پھر دوبارہ تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ کہیں اور کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی اسی طریقہ سے پڑھیں۔

دوسری رکعت میں جب دوسرا سجدہ کریں تو اس کے بعد بیٹھ جائیں۔ (ابوداود)

اور تشہد کی دعا پڑھیں: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ٥ ترجمہ:زبان، مال اور جان کی سب عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔(بخاری)

پھر یہ درود شریف پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ اسلام اور آل ابراہیم علیہ اسلام پر رحمت نازل کی، بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم علیہ اسلام اور آل ابراہیم علیہ اسلام پر برکت نازل فرمائی۔بے شک تو تعریف کے قابل اور بزرگی والا ہے۔(بخاری)

اس کے بعد دعا: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَا ٥ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ٥ ترجمہ: یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے، اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرما لیجیے، اے ہمارے پروردگار! جس دن حساب قائم ہوگا، اس دن میری بھی مغفرت فرمائے، میرے والدین کی بھی، اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

۔۔(ابراہیم۔۴۱۔۴۰) یا جو دعا زیادہ پسند ہو وہ پڑھیں۔(نسائی)

پھر سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللهِ۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف پڑھیں۔ (ابوداؤد)

نماز کی سنتیں اور مسائل

☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند اونچی لکڑی رکھ لے تو اس کی طرف نماز پڑھ لے اور سامنے سے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے۔ (مسلم)

تکبیرات

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے پھر جب رکوع کیلئے جاتے تو اس وقت اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے۔ پھر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور پھر جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہو جاتے تو رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ کہتے۔ پھر سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہہ کر سجدہ کیلئے جھکتے پھر سجدہ سے اٹھتے ہوئے اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے۔ پھر سجدے میں جاتے تو اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے جاتے تھے۔ پھر جب دوسری رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تو بھی اَللّٰهُ اَكۡبَر کہتے۔ (بخاری و مسلم)

رفع الیدین

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر تکبیر کہتے۔

جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین کرتے تھے اور انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(بخاری و ابوداؤد)

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا مگر صرف پہلی مرتبہ میں (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت)۔ (ترمذی)

نوٹ: حنفیہ کے نزدیک رفع الیدین صرف تکبیر اولیٰ ہی کے وقت مسنون ہے۔ شافعہ اور حنابلہ کے نزدیک رفع الیدین ہر تکبیر پر ہے۔ اور امام مالک سے دونوں قسم کی روایتیں ہیں۔ (فقہ السنہ)

ھاتھ باندھنا

☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کو (یعنی صحابہ کرامؓ) کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ انسان نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے۔

(بخاری و احمد)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر زیر ناف رکھا جائے۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔(ابن خزیمہ)

☆ حضرت حلب طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ (کلائی) کے اوپر سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔(مسند احمد، ترمذی)

قیام کی دُعا

☆ قیام کی دعا بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بارہ دعائیں ثابت ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (مسلم وترمذی)

☆ دعائے استفتاح کے بعد اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ (النحل ۹۸)

نماز میں بسم اللہ پڑھنا

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔(مسلم)

نماز میں قرآن پڑھنا

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سورۃ فاتحہ پڑھیں اور اس کے ساتھ قرآن کا جو حصہ ہمارے لئے آسان ہو۔

(ابوداؤد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور عمر رضی اللہ عنہ قرات اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع کرتے۔ (بخاری و مسلم)

چار رکعتوں والی نماز

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور کبھی ہمیں کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ پہلی رکعت لمبی کرتے تھے اور آخری دونوں رکعتوں میں صرف فاتحۃ الکتاب پڑھتے تھے۔

(مسلم)

آمین کہنا

☆ ہر نمازی کیلئے، خواہ وہ تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت سے، امام ہو یا مقتدی مسنون ہے کہ سورۃ فاتحہ ختم ہونے پر آمین (اے اللہ قبول فرما) کہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھا غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ترمذی وابوداؤد)

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اوران کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جس قدر یہودی، سلام اور آمین سے چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے پس تم کثرت سے آمین کہا کرو۔ (ابن ماجہ)

رکوع اور سجود کی تسبیحات

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے رکوع میں تین بار سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ کہا اس کا رکوع پورا ہو گیا مگر یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆ رکوع میں کم از کم تین بار یا طاق اعداد میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ، اور سجدہ میں کم از کم تین بار یا طاق اعداد میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی، کہنا۔ اس لئے کہ جب آیت مبارکہ: اپنے رب عظیم کی تسبیح بیان کرو،، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: رکوع میں اس کی تعمیل کرو۔ اور آیت مبارکہ: اپنے اعلیٰ رب کی تسبیح بیان کرو، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اس کے مطابق ذکر کرو۔ (ابوداؤد احمد)

رکوع کا طریقہ

☆ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھیں۔ نہ اونچا ہو اور نہ نیچا ہو۔ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو تان کر رکھیں ذرا خم نہ ہوں، انگلیوں کے درمیان

فاصلہ ہو، اور گھٹنوں کو مضبوطی سے تھامیں۔(ابوداؤد)

☆ رکوع کی حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتھیلیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں پر یوں رکھی ہوتی تھیں جیسا کہ آپ نے گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہو۔(ترمذی)

☆ رکوع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ (ترمذی)

سجدہ کا طریقہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا پیشانی و ناک پر اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع میں ہوتے تو اپنی (ہاتھوں کی) انگلیاں کھلی رکھتے اور جب سجدہ میں ہوتے تو اپنی انگلیاں باہم ملالیا کرتے تھے۔ (حاکم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ادا فرماتے اور سجدہ کرتے تو اس حالت میں اپنے دونوں بازو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ٹکا دے اور اپنی کہنی کو اوپر اٹھالے۔(مسلم)

☆ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے خوب زمین پر ٹکائیں۔(ابوداؤد)

☆ سجدے میں سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں، پیٹ کو رانوں سے، اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں اور دونوں رانیں بھی ایک دوسرے سے الگ الگ رکھیں۔(ابوداؤد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر نہ رکھے۔ (ترمذی ونسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں کپڑا یا بالوں کو نہ سمیٹوں۔ (مسلم)

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ میں جاتے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ابن خزیمہ وبیہقی)

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا

☆ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یہ ایک جھپٹ ہے، جو شیطان بندے کی نماز پر مارتا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو لوگ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں، وہ اس کام سے رک جائیں، یا پھر ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (بخاری)

پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

رکوع وسجود میں قرات قرآن

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے رکوع یا سجدہ میں ''قرات قرآن'' سے منع کیا گیا ہے۔ (مسلم)

کھانے کی موجودگی اور پاخانہ وپیشاب کی حاجت میں نماز جائز نہیں

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھانے کی موجودگی اور پاخانہ وپیشاب کی حاجت میں نماز جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

ایڑیوں پر بیٹھنا

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نماز میں) شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے تھے (یعنی ایڑیوں پر بیٹھنا) اور اس سے بھی روکا کرتے تھے کہ انسان (سجدہ میں) اپنے بازو درندہ کی طرح زمین پر بچھادے۔ (مسلم)

جمائی لینا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز میں جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ جہاں تک ہو سکے اپنے منہ کو بند رکھے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اسے حتی المقدور روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔ (مسلم)

نماز میں انسانی کلام

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز میں کوئی انسانی کلام جائز نہیں۔ (مسلم)

مسکراھٹ/قھقھہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسکراہٹ نماز کو نہیں توڑتی، البتہ قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(طبرانی)

سانپ اور بچھو کا قتل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز میں دو سیاہ چیزوں، سانپ اور بچھو کو قتل کر دو۔ (ترمذی)

تشھد

☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھ کر دعا (تشہد) پڑھتے تو اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی بیچ کی بند انگلی پر رکھ لیتے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے (اور) دعا فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے۔(مسلم)

☆ حضرت نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دایاں بازو اپنی داہنی ران پر رکھے ہوئے ہیں اور اپنی انگشت شہادت کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس کو کچھ قوس نما کئے ہوئے ہیں۔(ابوداؤد)

☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو (اس کے سجدہ سے فارغ ہو کر) نہ اٹھتے تھے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے تھے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی جب نماز میں (بیٹھ کر یا سجدہ کر کے) اٹھے تو اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) ٹیکے۔ (ابوداؤد)

نوٹ: امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور بعض محدثین کے نزدیک جلسۂ استراحت سنت ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک یہ سنت نہیں۔ (فقہ السنہ)

باجماعت نماز

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے آپ کو (یعنی مسلمانوں کو) اس حال میں دیکھا ہے کہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والا یا تو بس کوئی منافق ہوتا تھا جس کی منافقت ڈھکی چھپی نہیں ہوتی تھی، بلکہ عام طور سے لوگوں کو اس کی منافقت کا علم ہوتا تھا، یا کوئی بیچارہ مریض ہوتا تھا اور بعضے مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتے اور جماعت میں شریک ہوتے تھے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز، اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ (ثواب رکھتی) ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے، انہوں نے اپنے اندھے ہونے کا عذر پیش کر کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا اجازت چاہی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اذان سنتے ہو؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تو پھر نماز میں حاضر ہو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے سوا کوئی نماز نہیں ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافقین پر سب سے ثقیل اور بوجھل نمازیں، نماز

عشاء اور نماز فجر ہیں اگر ان کو علم ہو جائے کہ ان دونوں میں حاضر ہونے کا کتنا اجر و ثواب ہے تو یہ لازماً ان میں شامل ہوتے خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آبادی میں تین شخص رہتے ہوں اور ان میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا جماعت قائم کرو، کیونکہ بھیڑیا ریوڑ میں سے الگ رہنے والی (بھیڑ یا بکری) کو کھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر، پہلی صف ہے اور گھٹیا آخری ہے۔ اور عورتوں کی صفوں میں آخری بہتر اور پہلی صف گھٹیا ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، عورت کا کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا کوٹھری میں نماز پڑھنا کھلے مکان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (نماز میں) ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اور سیدھے کھڑے ہوا کرو۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے، اس کی نماز نہیں ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتیں اور صف کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔ (ابن ابی شیبہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں (یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا)، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم

میں سے ہر شخص (صفوں میں) اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملا دیتا تھا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ''سترہ'' کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے، اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روک دے، اگر انکار کرے تو وہ اس سے لڑائی کرے، اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا ایک شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) رکھ لے تو نماز جاری رکھے اور جو کوئی اس کے سامنے سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایسا کرنے کا کتنا گناہ ہے تو اس کو نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (برس) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔ (بخاری ومسلم)

☆ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونٹ کے پالان کے پچھلے حصے کی اونچائی کے برابر ہونا چاہیے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو، اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ آدمی امامت کرے جو سنت وشریعت کا زیادہ علم رکھتا ہو، اور اگر اس میں سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو سن کے لحاظ سے مقدم ہو، اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقہ سیادت وحکومت میں اس کا امام نہ بنے اور اس

کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی خاص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔
(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہیئے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی، اور جب تم میں سے کسی کو بس اپنی نماز اکیلے پڑھنی ہو تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم سجدے میں شریک ہو جاؤ اور اس کو کچھ شمار نہ کرو، اور جس نے امام کے ساتھ رکوع پا لیا اس نے نماز (یعنی نماز کی وہ رکعت) پالی۔ (ابوداؤد)

☆ نابینا آدمی امام مقرر ہو سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دو بار مدینہ میں اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، جبکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ ڈرتا نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا سر یا شکل وصورت گدھے کی طرح بنا دیں۔
(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں صاحب علم میرے قریب (امامت کے دوران) کھڑے ہوا کریں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے آئے تو وہ امام کی پیروی کرے، خواہ امام جس حالت میں بھی ہو۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز میں کوئی بات درپیش ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہیں اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرات اس کی قرات ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کیلئے آؤ تو اطمینان کے ساتھ چلو، جتنی رکعات مل جائیں ادا کرو اور جو فوت ہو جائیں انہیں بعد میں پورا کر لو۔ (مسلم)

نماز کے بعد مسنون اذکار

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور اس کے بعد تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے۔ پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی ہے، اے جلالت وعزت کے مالک! تو برکت والا ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا تمام ہونا تکبیر سے پہچان لیتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! مجھے تجھ سے محبت ہے، میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ چھوڑنا، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ: اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت کیلئے میری مدد کر۔ (احمد و ابوداؤد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ" ۳۳ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"

۳۴بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اور ایک بار "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، کہے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔(مسلم)

☆ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ: ترجمہ "اے اللہ! مجھے (جہنم کی) آگ سے محفوظ فرما"۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر کے بعد فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَیِّبًا: ترجمہ "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عمل مقبول اور پاک وحلال رزق۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی۔ اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔(نسائی)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم کیا کہ میں ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔ (ابوداؤد)

نماز وتر

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون سی نماز ہے فرمایا، وتر نماز، جو نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔(ترمذی وابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر برحق ہے۔ جس نے وتر نہ پڑھے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔(حاکم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا یہ خیال ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ اول حصہ میں وتر پڑھ لے۔ اور جو گمان کرے کہ وہ آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا، وہ آخری حصہ میں ہی وتر پڑھے، اس لئے کہ رات کی آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو سویا رہا، یا بھول گیا اور وتر نہ پڑھ سکا تو جب یاد آئے وتر پڑھ لے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ جسے پانچ وتر پڑھنا پسند ہوں تو ایسا کرے، اور جسے تین وتر پسند ہوں تو ایسا کرے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ اس طرح کرے۔ (ابوداؤد، نسائی)

☆ وتر سے پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد ''سورۃ اعلیٰ'' اور ''سورۃ الکافرون'' پڑھے اور وتر کی رکعت میں ''سورۃ اخلاص'' اور ''معوذتین'' کی تلاوت کرے۔ (ابوداؤد، نسائی)

☆ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھتے تھے۔ پھر رکوع سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ (کانوں تک) اٹھاتے اور دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ (بخاری)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ قنوت وتر رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر (کی نماز) ثابت ہیں تو جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر ثابت ہیں تو جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر ثابت ہیں تو جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وتر کے بعد سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے " سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ"، حمد و پاکیزگی والا بادشاہ پاک ہے۔(ابوداؤد، نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر سے ظہر کے درمیان ادا کر لیا تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل گیا۔(مسلم)

دُعائے قنوت

پہلی دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَ كَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرِ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِا لْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔(ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری حمد وثناء کرتے ہیں اور تیرا شکر بجا لاتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور اس شخص سے الگ ہوتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لپکتے ہیں اور تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو لینے والا ہے۔(ابن ابی شیبہ)

دوسری دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یُذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے ہدایت دے ساتھ ان لوگوں کے جنھیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت عطا فرما ساتھ ان لوگوں کے جنھیں تو نے عافیت دی اور تو میرا کارساز بن جا ساتھ ان لوگوں کے جن کی تو نے کارسازی کی۔ تو نے مجھے جو نعمتیں دی ہیں ان میں برکت عطا کر اور اپنے فیصلے کے شر سے مجھے محفوظ رکھ اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے مقابلے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ بے شک جس کا تو کارساز بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کا تو دشمن ہو گیا اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بزرگ و برتر ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

جمعہ کی نماز

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو جمعہ کے دن جب نماز کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کیلئے دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ پھر جب نماز ختم کر دی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (الجمعۃ ۱۰۔۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہترین دن، جس پر سورج طلوع ہو کر چمکے، جمعہ کا

دن ہے۔اسی دن آدمؑ پیدا ہوئے،اسی دن جنت میں داخل کئے گئے،اسی دن جنت سے اتارے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے،اور تیل لگائے اور جو خوشبو گھر میں موجود ہو اسے استعمال کرے،پھر گھر سے نماز کیلئے نکلے،اور دو آدمیوں کے درمیان مسجد میں گھس کر نہ بیٹھے،اور پھر جس قدر خدا تعالیٰ نے اس کیلئے سنن ونوافل مقدر کیے ہیں وہ پڑھے،اور جب امام خطبہ دے تو خاموش بیٹھا رہے،مگر یہ کہ اس کے تمام گناہ اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک معاف کر دیے جاتے ہیں۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن خوب اچھی طرح نہائے،اور پا پیادہ (مسجد میں) جائے،امام کے نزدیک ہو کر دل جمعی سے خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کرے تو اس کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں کا اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب ہوگا۔(ترمذی)

مسائل نماز جمعہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر گنجائش ہو تو جمعہ کے دن روزانہ استعمال ہونے والے کپڑوں کے علاوہ کپڑے بناؤ۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے۔تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔(ابوداؤد،ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اور رات کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو۔جو اس کی تعمیل کرے گا میں اس کیلئے قیامت کے دن گواہ اور سفارشی

ہوں گا۔(بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو۔تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت فرض ہے مگر چار شخصوں پر فرض نہیں ہے۔غلام،عورت، بچہ اور بیمار۔(ابوداؤد)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سردی سخت ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز سویرے پڑھا کرتے تھے۔اور جب گرمی سخت ہوتی تو جمعہ کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرتے تھے۔(بخاری)

☆ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے۔جو شخص یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے غلط بیانی کی۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز کا لمبا اور خطبہ کا مختصر ہونا اس کے دین کو سمجھنے کی علامت ہے لہٰذا تم نماز لمبی پڑھو اور خطبہ مختصر دو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے فضول بات کی۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں عصا یا کمان تھی۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا ہے کہ جب خطبہ ہو رہا ہو تو لوگ اپنے پاؤں کھڑے کر کے اپنی ٹانگوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھیں۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنوں سے گزرتا ہوا آگے گیا، اسے جہنم کا پل بنا دیا جائے گا۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز پہلی رکعت میں ''سورۃ جمعہ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ الغاشیہ'' پڑھا کرتے تھے۔(مسلم، ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس میں دعا مانگتا ہے اور اللہ سے خیر طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہ خیر دے دیتا ہے۔اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہے۔(امام احمد)

سنتیں اور نوافل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندے کو کسی ایسی چیز کی اجازت نہیں دی جو ان دو نوافل سے بہتر ہو، جنہیں وہ ادا کرتا ہے اور بندہ جب تک اپنی نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر نیکی ڈالی جاتی ہے۔(ترمذی)

☆ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ روائت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مانگ لے میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کا طلبگار رہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ اس کے علاوہ مزید بھی، میں نے عرض کیا بس وہ ہی مطلوب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لئے کثرت سجود (یعنی شدت نوافل) کے ساتھ میری معاونت کرو۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے اس کیلئے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد

اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے۔اور وہ خوب جانتا ہے۔ میرے بندے کی نماز دیکھو، اس نے اسے مکمل کیا ہے یا ناقص چھوڑا ہے؟ اگر پوری ہے تو لکھ دیا جائے گا کہ اس کی نماز مکمل ہے۔اور کچھ کمی ہے تو حکم فرمائے گا کہ میرے بندے کی نفل نماز دیکھو اگر نوافل اس کی نماز میں ہوں گے تو فرض کو نفل نماز سے مکمل کر دیا جائے گا۔اور پھر باقی اعمال بھی اسی طرح دیکھے جائیں گے۔(ابوداؤد)

نماز تراویح

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(بخاری)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ شامل ہو گئے، دوسری رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے، پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف نہ لائے، جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے رات دیکھ لیا تھا کہ تم لوگ جمع ہوئے ہو لیکن مجھے صرف ایک چیز نے باہر آنے سے روک دیا اور وہ یہ کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے، یہ قصہ رمضان میں پیش آیا تھا۔(بخاری ومسلم)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رات لوگوں کو آٹھ رکعت نماز پڑھائی اور پھر وتر پڑھائے، پھر اگلی رات لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتظار کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔(طبرانی)

☆ حضرت عبد الرحمان بن عبد القاری سے روایت ہے کہ رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد آیا تو دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے ہیں، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کسی کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی شامل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے اگر میں ان سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ بہتر ہوگا پھر انہوں نے سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا۔(بخاری، ابن خزیمہ)

سفر پر روانگی کی نماز

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کسی نے اپنے گھر والوں میں دو رکعتوں سے بہتر (نائب و محافظ) نہیں چھوڑا۔ جن کو وہ سفر کے ارادہ کے وقت اپنے گھر والوں پر پڑھتا ہے۔ (طبرانی)

نماز قصر اور اس کے مسائل

☆ اور جب تم ملک میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دو (یعنی چار رکعت فرض کی بجائے دو رکعت) اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ کافر تمہیں مصیبت میں ڈال دیں گے۔ (النساء۔ ۱۰۱)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفروں میں

رہا ہوں اور کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھی ہو۔
(بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان نہ کروں؟ لوگوں نے کہا ضرور، فرمایا، اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھر پر سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے۔ اور اگر گھر پر سورج نہ ڈھلتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہو جاتے اور جب عصر کا وقت ہو جاتا تو اتر کر ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے۔ اسی طرح اگر گھر پر سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ اور اگر گھر پر سورج غروب نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہو جاتے اور جب عشاء کا وقت ہو جاتا تو اتر کر مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ (مسند امام شافعی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر کسی خوف یا بارش کے مدینہ منورہ میں جمع کر کے پڑھا۔ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا، اس لئے کہ اپنی امت کو مشکل میں نہ ڈالیں۔ (مسلم)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انیس دن ٹھہرے اور دو دو رکعتیں نماز پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اپنے اور مکہ درمیان کسی منزل میں انیس دن دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس جب اس سے زیادہ ٹھہرتے ہیں تو چار رکعات پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسافر جب تنہا

نماز پڑھتا ہے تو دو رکعتیں پڑھتا ہے اور جب مقیم کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو پوری چار رکعتیں پڑھتا ہے، فرمایا یہ سنت ہے۔ (مسند احمد)

☆ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس مسافت کے بقدر جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے سفر میں قصر کرتے تھے۔ اور اسی طرح اس مسافت کے بقدر سفر میں جو مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالک کہتے ہیں کہ یہ مسافت ۳۶ (چھتیس) کوس کے برابر ہے۔ (موطا امام مالک)

نوٹ: مالکیہ، شافعہ اور حنبلیہ کے نزدیک ۴۸ میل۔ اور حنفیہ کے نزدیک ۵۴ میل مسافت پر نماز قصر ہے اور حنبلیہ، شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک چار یوم اور حنفیہ کے نزدیک پندرہ یوم ٹھہرنے کا ارادہ کرلیں تو پوری نماز پڑھیں۔ (فقہ السنہ)

سفر سے واپسی کی نماز

☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے (رات میں تشریف نہ لاتے) اور پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔ (مسلم)

مریض کی نماز

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مریض کھڑے ہوکر نماز پڑھے گا۔ اگر وہ اس کی طاقت رکھتا ہو۔ اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے گا۔ اگر وہ سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے سر سے اشارہ کرے گا۔ اور اپنے سجدے کو رکوع کی نسبت زیادہ نیچا کرے گا۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھ نہ سکتا ہو تو

قبلہ رخ ہوکر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے گا۔ اگر دائیں پہلو پر لیٹ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو سیدھا لیٹ کر اور پاؤں کو قبلہ کی طرف کر کے نماز پڑھے گا۔(دار قطنی)

نماز تہجد

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور رات میں اس کو سجدہ کر اور بہت دیر تک اس کی پاکی بیان کر۔ (الدھر ۲۶)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کے وقت نہیں اٹھ سکے گا، تو اس کو چاہیے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لیا کرے اور جس کو تہجد کے وقت اٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر تہجد کے وقت ہی پڑھا کرے کیونکہ تہجد کا وقت بڑا متبرک ہے اس میں فرشتے آموجود ہوتے ہیں، اور بڑی اعلیٰ درجے کی بات ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! خوب سلام کیا کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو، اور جب لوگ سوئے پڑے ہوں تو تم راتوں کو نمازیں پڑھا کرو، تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدمی رات کو اٹھ کر اپنی بیوی کو بھی جگاتا ہے۔ پھر دونوں مل کر نماز پڑھتے ہیں تو انہیں "اَلذّٰکِرِیْنَ وَ الذّٰکِرَاتِ" میں لکھ دیا جاتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا ہے، اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل (تہجد) کی نماز ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا بزرگ و برتر پروردگار پہلے آسمان پر اترتا اور فرماتا ہے، ہے کوئی میرے حضور

دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی سوال کرنے والا میں اس کا سوال پورا کروں، ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

(بخاری ومسلم)

☆ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی کتنی رکعات پڑھتے تھے) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کبھی سات رکعتیں، کبھی نو رکعتیں اور کبھی گیارہ، فجر کی سنتوں کے علاوہ۔ (بخاری)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت سب طرح کی ہوتی تھی۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہوتی اور کبھی پست۔ (ابوداؤد وترمذی)

☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپ کے پاس سے گزرا دیکھا کہ آپ پست آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جس ذات سے سرگوشی کر رہا تھا، اسے میں نے سنا دیا، فرمایا اپنی آواز کو قدرے بلند کیجئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپ کے پاس سے گزرا، دیکھا کہ آپ بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں اونگھتے کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ فرمایا اپنی آواز کو قدرے پست کیجئے۔ (ترمذی)

نماز اشراق

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے پھر بیٹھ کر اللہ کا

ذکر کرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر دو رکعت نفل (اشراق) پڑھے تو اس کو (پورے) ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

نماز چاشت

☆ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کی کتنی نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار رکعت پڑھتے تھے اور مزید جتنی چاہتے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صحیح و سالم جوڑ یا ہڈی کے عوض ہر روز صبح کو تم پر صدقہ واجب ہوتا ہے، لہٰذا تمہارا ہر "سُبْحَانَ اللہِ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنا صدقہ ہے۔ ہر نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کیلئے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔ (مسلم و ابو داؤد)

نماز اوابین

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھی اور اس دوران اس نے کوئی بری بات زبان سے نہ نکالی تو اس کو بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ)

تحیۃ الوضو

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے، پھر اللہ کے حضور میں کھڑا ہو کر پوری قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے، تو جنت اس کیلئے ضرور واجب ہو جائے گی۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھا وضو کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلی نماز تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (مسلم)

تحیۃ المسجد

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھے نہیں یہاں تک کہ دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔
(بخاری و مسلم)

نماز حاجت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر اچھے طریقے سے دو رکعتیں پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اس کا سوال پورا کر دیں گے۔
(مسند احمد)

☆ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو، اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق، اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثناء کرے اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے پھر اللہ کے حضور میں کچھ اس طرح عرض کرے ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَتًا هِيَ لَكَ رَضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥ } ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی مالک و معبود نہیں، وہ بڑا حلم والا اور بڑا کریم ہے، پاک اور مقدس ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان اعمال کا جو تیری رحمت کا موجب ہیں اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا۔ خداوند میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کر دے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے۔ اے سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

نماز استخارہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نفل پڑھ کے یہ دعا (دعائے استخارہ) پڑھے: { اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ

لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ، وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ ٥}

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کے علم سے خیر طلب کرتا ہوں۔ اور آپ کی قدرت سے قدرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے فضل عظیم میں سے کچھ کا سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ ہی قدرت والے ہیں جبکہ میں قدرت والا نہیں۔ اور آپ علم والے ہیں جبکہ میں علم والا نہیں۔ اور آپ تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین اور میری دنیوی زندگی اور میری اخروی زندگی کیلئے خیر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے۔ اور وہ مجھے میسر کر دیجئے پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دیجئے۔ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین اور میری دنیوی زندگی اور میری اخروی زندگی کیلئے شر ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دیجئے۔ اور مجھے اس سے دور کر دیجئے۔ اور خیر جہاں بھی ہو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دیجیے۔ (بخاری)

نماز تسبیح

☆ یہ چار رکعت ہیں، ہر رکعت میں قرأت کے بعد پندرہ بار یہ ذکر کرے۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ" اور رکوع میں دس بار اور رکوع سے سر اٹھا کر دس بار، پھر سجدہ میں دس بار اور سجدہ سے اٹھ کر دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار اور دو رکعتوں کے درمیان جلسۂ استراحت میں دس بار۔ اس طرح ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات ہوں گی۔

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو مخاطب ہو کر مندرجہ بالا طریقہ سے صلوٰۃ تسبیح پڑھنے کا کہا اور فرمایا: اگر تو روزانہ پڑھ سکے تو پڑھ، اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو ہفتہ میں ایک بار اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک بار، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھ۔ (ابوداؤد)

سجدۂ تلاوت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابن آدم جب سجدہ کی آیت پڑھتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے افسوس! اس کو سجدہ کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر لیا، اس کیلئے بہشت ہے۔ اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی، میرے لئے جہنم ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے جب آیت سجدہ پر سے گزرتے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو ہم آیات سجدہ کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ جس نے سجدہ کیا اس نے درست کیا اور جس نے نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری)

سجدۂ سہو

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو شک سے قطع نظر کر کے یقین پر چلے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مقتدی پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ ہاں اگر امام بھول جائے تو پھر امام اور مقتدی دونوں پر سجدہ سہو ہے۔ (بیہقی)

نماز استسقاء

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استسقاء کی نماز پڑھنی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور اذان و اقامت کے بغیر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی (جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرأت آواز سے کی) پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ سے دعا کی اور (دعا کے وقت) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنا رخ قبلہ کی طرف کرلیا۔ پھر (دعا ہی کے دوران) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر کو پلٹا اور اس کے دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں طرف کرلیا۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور اپنے ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کیا۔ (مسلم)

سورج گرہن کی نماز

☆ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے کہ سورج کو گرہن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے اٹھ کر چلے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں (بڑی طویل) دو رکعتیں پڑھائیں۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے نہیں گہناتے اور جب تم سورج کو گہناتا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ تمہیں پیش آنے والی (سورج گرہن کی) کیفیت دور ہوجائے۔
(بخاری)

توبہ کی نماز

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کوئی گناہ کرتا ہے، پھر وضو کرتا ہے اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ سے بخشش کا طالب ہوتا ہے، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو معاف کردیتے ہیں۔(ترمذی)

بیمار کی عیادت اور موت کے مسائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔(۱) سلام کا جواب دے۔(۲) جب بیمار ہوتو اس کی عیادت کرے۔(۳) جب مرجائے تو اس کا جنازہ پڑھے۔(۴) جب دعوت دے تو اسے قبول کرے۔ (۵) اگر وہ چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے، تو جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے۔
(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کیلئے جاتا ہے تو وہ واپس لوٹنے تک جنت کے میوے چنتا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کیلئے جاتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔ الا یہ کہ اس کی موت کا وقت ہی آچکا ہو۔ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ۔ میں بزرگ و برتر اللہ، عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا سے نوازے۔
(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عرابی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس سے یہ کلمات کہے۔ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ ڈر نہیں (غم نہ کر) اگر اللہ

نے چاہا تو (یہی بیماری تجھے گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قریب المرگ آدمی کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن کی موت کے وقت اس کی پیشانی پر پسینہ رونما ہوجاتا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت کی آرزو نہ کرو۔ اگر تم نیک ہو تو شاید زیادہ نیکی کرسکو گے۔ اور اگر بدکار ہو تو، توبہ کر کے اللہ کو راضی کرسکو گے۔ (بخاری)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح چھڑا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کو چھڑا دیتی ہے۔ (بخاری)

☆ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو اجنبی یا راہ چلتا مسافر ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر، جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کر، تندرستی کو بیماری اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جان۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرنے والوں کے سامنے سورہ یسین پڑھا کرو۔ (ابن ماجہ، ابوداؤد)

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی موت کے وقت تشریف لائے تو اس وقت ان کی آنکھ کھلی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بند کر دیا اور پھر فرمایا کہ جب روح بدن سے نکل جاتی

ہے تو آنکھ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ اتنے میں گھر کے لوگ آہ و بکا کرنے لگے، چیخنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے لئے اچھی اور بہتر دعا کرنا کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ ترجمہ: الٰہی! ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرما دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما دے اور اس کی قبر کشادہ اور روشن فرما دے اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں نائب و قائم مقام ہو جا۔ (مسلم)

غسل وکفن

☆ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے تین یا پانچ مرتبہ، یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اگر تم ضرورت محسوس کرو، غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو۔ آخر میں کافور یا فرمایا کچھ کافور ڈالو۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع بھجوا دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا تہبند اتار کر ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا اسے جسم کے ساتھ لگا دو۔ (مسلم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سفید لباس زیب تن کیا کرو یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اس میں کفن دیا کرو۔ (نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلّہ ہے (یعنی تہبند، چادر اور قمیص) اور بہترین قربانی، سینگوں والا دنبہ ہے۔ (ترمذی وابوداؤد)

☆ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود ان کو غسل دیں۔ (دار قطنی)

نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب اور مسائل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے گزر چکے۔ (حشر)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازے کے اندر حاضر رہا، یہاں تک کہ اس پر نماز بھی پڑھی گئی، تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص جنازہ میں حاضر رہا حتیٰ کہ اس کو دفن بھی کر دیا گیا تو اس کیلئے (ثواب میں) دو قیراط ہیں۔ دریافت کیا گیا دو قیراط کتنے ہیں (یا کیا ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کہ مانند۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں جو مرتا ہے، پھر اس کے جنازہ پر ایسے چالیس آدمی جمع ہو جائیں (نماز پڑھ لیں) جو اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس جنازہ کے حق میں قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کہ جب تم کسی میت پر نماز (جنازہ) پڑھو تو اس کیلئے

خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلد لے کر جاؤ، سو اگر وہ نیک اور صالح ہے تو وہ بھلائی ہے، پہنچاؤ اس کو اس کی طرف اور اگر وہ جنازہ اس کے علاوہ ہے، تو وہ برائی ہے، اس کو تم اپنی گردنوں سے اتار دو۔ (بخاری و مسلم)

☆ طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے (تکبیر کے بعد) سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر کہا سورۂ فاتحہ میں نے اس لئے پڑھی ہے تا کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی جنازے کو آتا دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ نیز جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ جنازے کے زمین پر رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اپنے مرنے والوں کو قبروں میں اتارو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ کہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ کیا جائے اور اس پر بیٹھا جائے۔ اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔ (مسلم)

خودکشی

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے۔ وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا۔ اور جو شخص نیزہ چبھو کر اپنی جان دیتا ہے، وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے اپنی جان مجھ سے پہلے خود لے لی اس لئے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔ (بخاری)

دُعائے مغفرت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان مرجائے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے، مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں ایک صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس کے ذریعے سے نفع حاصل کیا جاسکے، یا اس کا نیک لڑکا جو اس کیلئے دعا کرتا رہے (مسلم)

بالغ مرد و عورت کی میت کیلئے دعا

☆ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ o

ترجمہ اے اللہ! بخش ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے حاضر اور غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دے۔ (مشکوٰۃ)

نابالغ بچی کی میت کیلئے دعا

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً o

ترجمہ اے اللہ! بنا اس کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔ (شامی)

نابالغ بچے کی میت کیلئے دعا

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ

اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ۝

ترجمہ اے اللہ! بنا اس کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔ (شامی)

سوگ اور اس کے مسائل

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور ثابت قدم رہنے کہ دعا کرو کیونکہ اب اس سے باز پرس کی جائے گی۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنے اور سننے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ تین دن بعد انہوں نے خوشبو منگوائی اور اس کو ملا۔ پھر کہا مجھ کو خوشبو کی ضرورت نہیں تھی۔ مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے سوائے شوہر کے جس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے (اس) مومن بندے کیلئے بہشت ہے جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کرتا ہوں۔ اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرتا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نواسہ فوت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے

بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحمت کرنے والوں پر ہی رحمت کرتا ہے۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں میری امت کے لوگ بھی کریں گے۔(۱) حسب میں فخر کرنا۔(۲)(کسی کے) نسب میں طعن کرنا۔(۳) ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا۔(۴) نوحہ کرنا، اگر نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر گندھک اور خارش کا کرتا ہوگا۔ (مسلم)

تعزیت کے مسنون الفاظ

☆ یقیناً اللہ کا (مال) ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے رکھا ہے۔اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔(لہٰذا) صبر کرکے اس کا اجر وثواب حاصل کرنا چاہیے۔(بخاری)

☆ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر موصول ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کیلئے کھانا تیار کروان کو ایسی تکلیف دہ اطلاع ملی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔(ابوداؤد، ترمذی)

قبر

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ میرے لئے بغلی لحد والی قبر بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں چننا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور ان

کی قبر پر تشریف لائے اور کھڑے کھڑے تین لپ مٹی ڈال دی۔ (دارقطنی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر مدینہ کے قبرستان پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَ ثَرِ۔ ترجمہ: اے اہل قبور تم پر سلام ہو۔ اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے چلے آرہے ہیں (ترمذی)

غائبانہ نماز جنازہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیاہ فام عورت جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی کی قبر پر جا کر نماز جنازہ پڑھی۔ (بخاری ومسلم وابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نجاشی کا انتقال ہوا تو ان کی (غائبانہ) نماز جنازہ پڑھی جیسا کہ میت پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ (ترمذی و نسائی)

نماز جنازہ کا طریقہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ کی تکبیریں کہیں اور (صرف) پہلی تکبیر پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابوسعید مقری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور بتاؤں گا میں جنازہ

کے ساتھ اس کے گھر سے چلتا ہوں اور جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں (پہلی) تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوں۔ اور (دوسری تکبیر کہہ کر) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھتا ہوں۔ پھر (تیسری تکبیر کہہ کر) یہ دعا مانگتا ہوں { اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ عَبۡدُكَ وَابۡنُ عَبۡدِكَ وَابۡنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اَنۡتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ وَاَنۡتَ اَعۡلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِيۡ اِحۡسَانِهٖ وَاِنۡ كَانَ مُسِيۡئًا فَتَجَاوَزۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحۡرِمۡنَا اَجۡرَهٗ وَلَا تَفۡتِنَّا بَعۡدَهٗ } ترجمہ: اے اللہ یہ آپ کا بندہ تھا اور آپ کے بندے کا بیٹا تھا اور آپ کی بندی کا بیٹا تھا۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ مستحق عبادت تو صرف آپ ہی ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور آپ تو اس بندے سے خوب واقف ہیں۔ اے اللہ یہ اگر نیک تھا تو اس کی نیکی کے اجر کو بڑھا دیجئے اور یہ اگر برا تھا تو آپ اس کی برائیوں سے درگزر فرمایئے۔ اے اللہ آپ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرمایئے۔ اور اس کے بعد ہمیں آزمائش میں نہ ڈالیے۔ (موطا امام مالک)

☆ حضرت عبد اللہ بن ابی عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ چوتھی تکبیر کے بعد انہوں نے دو تکبیروں کے درمیان وقفہ کے بقدر قیام کیا۔ جس میں وہ اپنی بیٹی کیلئے دعا اور استغفار کرتے رہے۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر فرمایا کہ (کبھی کبھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا: (۱) طلوع آفتاب کے وقت حتیٰ کے بلند ہو جائے۔ (۲) جب

سورج دوپہر کے وقت عین سر پر ہوحتیٰ کے ڈھل جائے۔(۳) غروب آفتاب کے وقت حتیٰ کے غروب ہوجائے۔(مسلم)

☆ حنفیہ کے نزدیک پہلے قبلہ رو ہوکر ''اللہ اکبر'' کہا جائے گا اور کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے باندھے جائیں گے۔ پھر ثناء پڑھی جائے گی، پھر دوسری تکبیر کہی جائے گی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے گا۔ پھر تیسری تکبیر کہی جائے گی اور میت کیلئے دعا کی جائے گی۔ پھر چوتھی تکبیر کہی جائے گی اور اس کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے گا۔(شافعیہ، حنبلیہ اور اہل حدیث کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھی جائے گی)۔ (فقہ السنہ)

نماز عیدین اور ان کے مسائل

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ، عرفہ، قربانی اور عید الفطر کے دن غسل کرنا چاہیئے۔(بیہقی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کی نماز کیلئے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ چند چھوہارے نہ کھا لیتے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کے دن (یعنی عید الاضحیٰ کے دن) کچھ نہ کھاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید کی نماز سے فارغ ہوکر) واپس لوٹتے پھر اپنی قربانی کے گوشت کے تناول سے ابتدا کرتے۔(دارقطنی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (شہر سے باہر) عید گاہ کی طرف نکلتے تھے۔(بخاری و مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے

دن وہ عیدگاہ کی طرف جاتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے جاتے پھر وہاں پہنچ کر بھی امام کے آنے تک تکبیر کہتے رہتے۔(دارقطنی)

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن (۹ ذوالحجہ) کی فجر سے لے کر تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک تکبیرات کہتے۔(بیہقی)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب عید کا دن ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عیدگاہ سے واپسی میں) دوسرا رستہ اختیار فرماتے۔(بخاری)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز ایک دو نہیں کئی مرتبہ پڑھی اور ہمیشہ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے۔(مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا تو یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔(بخاری و مسلم)

☆ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز میں کیا تلاوت فرماتے تھے۔انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں نمازوں میں (پہلی رکعت میں) سورۃ ق اور (دوسری رکعت میں) سورۃ قمر پڑھتے تھے۔(مسلم)

☆ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیرات کس طرح کہتے تھے۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ

عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہر رکعت میں) تین زائد تکبیروں سمیت چار تکبیریں کہتے جیسا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جاتی ہیں۔اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے (مزید) بتایا کہ جب میں اہل بصرہ پر حاکم تھا تو میں بصرہ میں اسی طرح تکبیریں کہتا تھا۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات کہی جائیں۔ (سنن ابی داؤد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن بارگاہ الٰہی میں ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا نہیں اور نہ ہی کسی دن کا عمل اللہ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے تو تم ان دس دنوں میں کثرت سے لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، اور الحمد للہ کہو۔(بخاری)

تکبیرات عید

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (ابن ابی شیبہ)

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ (نیل الاوطار)

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً (بیہقی)

باب نمبر 8

روزہ

روزوں کی فرضیت واھمیت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مسلمانوں تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے اگلوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ پھر جو تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں کی گنتی پوری کرے۔ تو جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے۔ (البقرۃ۔ ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵)

☆ مہینہ رمضان کا اس میں نازل ہوا قرآن جو ہدایت ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق کو باطل سے جدا کرنے والی۔ (البقرۃ ۱۵۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری، مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب رمضان (کا مہینہ) شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیر ڈال دی جاتی ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کو ریان کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ جہنم سے ڈھال ہے جس طرح تمھارے ایک کی لڑائی سے بچانے والی ڈھال ہوتی ہے (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ اس کا چہرہ اس دن کے عوض جہنم سے ستر سال دور کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، اگر بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے تو (یہ تینوں) درمیانی عرصہ کے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھتا ہے، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے نیک عمل کا ثواب اس طرح زیادہ کیا جاتا ہے کہ ایک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے حتّٰی کہ یہ ثواب سات سو گنا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے اس لیے کہ روزہ تو صرف میرے لیے ہے یعنی اس کو بندہ صرف میری رضا جوئی کے لیے رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی خواہشات اور کھانے کو صرف میری خوشی کے لیے چھوڑتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ کے افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے کہ اس کے سبب بندہ دنیا میں شیطان کی قید اور شر سے محفوظ رہتا ہے

اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں میرا کسی کو برا کہنا یا لڑنا قطعاً نادرست ہے۔(بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ برکتوں کے ساتھ آیا ہے جس میں روزے خدا نے تم پر فرض کیے ہیں اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنایا جاتا ہے اس مہینہ میں خدا کی ایک خاص رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے وہ محروم رہا ہر بھلائی سے۔(مسند احمد و نسائی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن میں روکے رکھا پس اس کے لیے میری سفارش کو قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا یعنی سونے نہیں دیا پس اس کے حق میں تو میری سفارش کو قبول فرما۔ پس ان کی سفارشیں قبول کی جائیں گی۔(بیہقی)

روزہ کی شرائط

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: سو جو تم میں بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے (البقرۃ۔ ۱۸۴)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین آدمی مرفوع القلم ہیں: مجنوں افاقہ ہونے

تک،سونے والا بیدار ہونے تک اور نابالغ بالغ ہونے تک (ابوداؤد)

☆ مسلمان عورت کیلئے بھی شرط ہے کہ وہ حیض ونفاس سے پاک ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا ایسے نہیں کہ جب وہ حیض سے ہوتی ہے، نہ نماز پڑھتی ہے، نہ روزہ رکھتی ہے۔ (بخاری)

سحری وافطاری کے احکام

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو۔ اس لئے کہ اس میں بڑی برکت ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے سحری تناول کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک وہ افطار جلدی اور سحری مؤخر کرے گی۔ (مسند احمد)

روزوں کے دیگر مسائل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ (بقرۃ۔۱۸۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا کوئی روزہ نہیں۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں روزہ تو ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو جسم میں داخل ہوں۔ ان چیزوں سے نہیں جو جسم سے خارج ہوں۔ (بخاری)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھول جائے اور کھالے یا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ یہ تو اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے (بخاری)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ کھجوروں کے ساتھ نماز سے پہلے افطار کرتے تھے اگر تازہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں کے ساتھ، اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے۔ (طبرانی)

☆ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں بے شمار مرتبہ مسواک کرتے دیکھا۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے روزہ رکھنے کے بعد (جان بوجھ کر) کچھ کھالیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ یا تو ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (دارقطنی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس پر قے غالب ہو جائے تو اس پر قضا نہیں اور جو خود عمداً قے لائے تو وہ روزے کی قضا کرے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ سوائے اس کے کہ کسی آدمی کو کوئی روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ روزہ رکھ لے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب (عید کیلئے) چاند دیکھ لو تو افطار کر دو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کیلئے اندازہ لگا لو۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ رکھنے کو اور آدھی

نماز کو معاف فرما دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے بھی روزے کی ادائیگی کو معاف فرما دیا۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا ایک شخص دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا ایک شخص دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ وہ فرماتے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور کوئی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے۔ (موطا امام مالک)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اس کی (مشقت کے ساتھ) طاقت نہ رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کا کھانا دیں (سورۃ البقرۃ۔ ۱۸۴)

مکروہ روزے

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا اور حماقت و بیوقوفی کو ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھڑانے کی ضرورت نہیں۔ (بخاری و ابوداؤد)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ منیٰ (میں قیام) کے دنوں میں یہ آواز لگاؤں کہ منیٰ کے ایام کھانے اور پینے کے دن ہیں اور ان ایام تشریق میں روزہ (رکھنا جائز) نہیں ہے۔ (احمد)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو وصال (یعنی بلا افطار روزے رکھنے) سے بچاؤ۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے۔ مگر یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن فرض روزہ کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھو، اگر اس دن کھانے کو کچھ نہ ملے تو انگور کا چھلکا یا پودے کی لکڑی ہی چبا لو (ترمذی)

نفلی روزے

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھے روزے شوال کے رکھے یہ عمل سارے سال (روزے رکھنے) کی مانند ہو گا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کیلئے جہنم کی آگ سے دور کر دیتے ہیں (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نو ذوالحجہ کا روزہ، گزشتہ اور آنے والے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور دس محرم کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوائے یوم عاشورہ کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رمضان المبارک کے علاوہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور شعبان

کے ایام سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے بھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔(بخاری و مسلم)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو روزوں سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں سے منع کیا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عاشورہ کے دن کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھو(احمد)

☆ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ چار عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔عاشورہ کا روزہ، ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (نو دن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت نماز کی ادائیگی۔(نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اس حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں (خود) روزہ سے ہوں۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کر لے، یہ نگاہ کو بہت نیچا کرتا ہے اور شرم گاہ کو بہت بچاتا ہے۔اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، یہ اس کیلئے (شہوت کی تیزی) ختم کرنے والا ہے(بخاری)

رات کا قیام

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان کا قیام کرتا ہے، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کی راتوں کو جاگتے تھے۔ اور آخری دس راتوں میں اپنے اہل اور ہر چھوٹے بڑے کو جو نماز پڑھ سکتا تھا، بیدار کرتے تھے۔ (مسلم)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو چاہئے کہ رات کو قیام کرو اس لیے کہ یہ تم سے پہلے نیک بندوں کی عادت ہے تمہارا اپنے رب سے قربت حاصل کرنا ہے یہ تمہاری برائیوں کو مٹانے والا اور تمہیں گناہوں سے بچانے والا ہے۔ (ترمذی)

☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں ورم آلود ہو گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے پھر آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں۔ فرمایا کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پروردگار بزرگ و برتر روزانہ رات کے وقت دنیا کے آسمان پر اترتا ہے جب کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے تا کہ میں اس کے سوال کو پورا کروں کون ہے جو مغفرت چاہے مجھ سے اور میں اسے بخش دوں۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کریم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: (اس) کتاب کا نازل کرنا اللہ غالب، جاننے والے کی طرف سے ہے۔ (الاحقاف۔ ۱،۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک ہم ہی نے اس نصیحت کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ (الحجر۔۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم قرآن کے ذریعے وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمانداروں کیلئے شفا اور رحمت ہے (بنی اسرائیل۔ ۸۲)

تلاوت قرآن کریم

☆ (اس) کتاب کا نازل کرنا اللہ غالب، جاننے والے کی طرف سے ہے۔ (الاحقاف ۱۔ ۲)

☆ رحمٰن (ہی) نے قرآن تعلیم کیا ہے۔ (الرحمٰن۔ ۱، ۲)

☆ بے شک ہم ہی نے اس نصیحت کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ (الحجر۔۹)

☆ اور کچھ شک نہیں کہ ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جس کو ہم نے علم کے ساتھ ایماندار لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت بنا کر مفصل بیان کیا ہے۔

(الاعراف ۵۲)

☆ اور ہم قرآن کے ذریعے وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمانداروں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل ۸۲)

☆ وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندے پر کھلی آیتیں اتارتا ہے تا کہ انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے اور بے شک اللہ تم پر شفیق، مہربان ہے۔ (الحدید ۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندے پر کھلی آیتیں اتارتا ہے تا کہ انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے اور بے شک اللہ تم پر شفیق، مہربان ہے۔ (الحدید)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والے کیلئے یہ شفیع بن کر آئے گا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہترین حضرات وہ ہیں جنہوں نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس کی تلاوت میں ماہر ہے (وہ قیامت کے روز) فرمانبردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس میں اٹکتا ہے، اور اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے، اس کے لئے دوگناہ ثواب ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کے حافظ کی مثال معزز فرشتوں کی سی ہے اور وہ (قیامت کے روز) ان ہی کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کو حفظ کرتا ہے جبکہ حفظ کرنا اس کیلئے دشوار ہے اس کیلئے دہرا اجر ہے (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام بھی رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کو دور کرتے تھے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن بندے کیلئے قیامت کے دن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے رب! میں نے اسے دن میں کھانے اور پینے سے روکا تھا۔ اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکا تھا۔ تو اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرما۔ (نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں کثرت سے تلاوت کرتے تھے اور جبرائیل علیہ السلام بھی رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کا دور

کرتے تھے(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لئے قیامت کے دن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا اے رب میں نے اسے دن میں کھانے اور پینے سے روکا تھا اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکا تھا، تو اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرما۔(نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے اور الم ایک حرف نہیں بلکہ یہ تینوں الگ الگ حروف ہیں۔(جامع ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھا کرو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کیلئے شفیع بن کر آئے گا۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہترین حضرات وہ ہیں جنہوں نے قرآن کو سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔(بخاری)

فضیلت والی راتیں

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تو کیا جانے لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔(القدر۔ ۲، ۳)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتلائیں کہ اگر میں جان لوں، کہ شب قدر کون سی ہے تو اس میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہہ، **اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ** ٥ ترجمہ: اے اللہ! بے شک تو ہی درگزر کرنے والا ہے، تو درگزر کرنا پسند کرتا ہے، مجھ سے درگزر فرما۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اور جو اس شب کی بھلائیوں سے سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد و نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اس کا دل قیامت کے دن مردہ نہیں ہوگا۔ جبکہ سب لوگوں کے دل مردہ ہوں گے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات نہیں مرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو فتنہء قبر سے بچاتا ہے۔ (جامع ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (بیہقی)

اعتکاف اور اس کے مسائل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جب تک تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے رہو تو عورتوں سے نہ ملو، یہ حدیں ہیں اللہ کی، سو ان کے پاس نہ جانا۔ (بقرۃ۔۱۸۷)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔(بخاری)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ سنت ہے کہ اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ سنت ہے کہ اعتکاف صرف اس مسجد میں ہوتا ہے جس میں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہے۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اعتکاف کرنے والے کیلئے سنت سے حکم یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کیلئے نہ نکلے اور نہ نماز جنازہ پڑھنے کیلئے نکلے اور نہ کسی عورت کو چھوئے اور نہ اس سے چمٹے اور سوائے ناگزیر حاجت کے کسی حاجت کیلئے نہ نکلے۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ چلے جاتے۔

(ابوداؤد ابن ماجہ)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کمر کس لیتے، رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔(بخاری ومسلم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو مسجد میں ہوتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کنگھی کر دیتی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے انسانی طبعی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے۔(بخاری ومسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے (مسجد میں) ستون توبہ کے پیچھے بستر بچھا دیا جاتا یا چارپائی لگادی جاتی۔(ابن ماجہ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات والے سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔(بخاری)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت کے دور میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک (دن) رات کا اعتکاف کروں گا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاہاں تم اپنی نذر پوری کرو۔(بخاری ومسلم)

صدقہ فطر وخیرات

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پسندیدہ بات کہنا اور معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے ایذا رسائی ہو۔(البقرۃ ۲۶۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور یہ بات کہ تم خیرات کرو تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔(البقرۃ ۲۸۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچو گے جب تک اس چیز میں سے خرچ نہ کرو جس سے محبت رکھتے ہو۔(آل عمران ۹۲)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رمضان کی خیرات افضل خیرات ہے۔(ترمذی)

☆ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رمضان کے آخر میں بصرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اس میں یہ بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ صدقہ فطر چھوہاروں کا یا جو کا ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین کلو) یا گندم کا نصف صاع (پونے دو کلو) فرض کیا۔(نسائی)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کے بارے میں حکم دیا کہ وہ لوگوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔(بخاری)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر واجب قرار دیا روزہ دار کی لغو اور فحش باتوں سے تطہیر کیلئے اور مسکینوں کے کھلانے کیلئے۔ تو جس نے اس کو عید کی نماز سے پہلے ادا کیا تو اس کا صدقہ (کامل طور پر) مقبول ہے۔ اور جس نے اس کو عید کی نماز کے بعد ادا کیا اس کو عام صدقہ کا ثواب ملے گا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں کھڑا ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔(مستدرک حاکم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کم مال والے کا صدقہ اور صدقہ کی ابتداء ان سے کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے سب پر صدقہ فطر فرض کیا ہے۔(بخاری)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصّے کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

باب نمبر 9

زکوۃ

زکوۃ کی فرضیت واھمیت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔ اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے (الانبیاء۔ ۷۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور یہی نہایت صحیح و درست دین ہے (البینۃ۔ ۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی ذات حاصل کرنے کیلئے دیتے ہو۔ تو ایسے ہی لوگ اپنے اعمال کو دوگنا کرنے والے ہیں۔ (الروم۔ ۳۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جس دن (کھیتی) کاٹو ان میں سے ان کا حق (یعنی عشر) ادا کرو اور بے جا نہ اڑاؤ۔ اللہ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (انعام۔ ۱۴۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا (بخاری و مسلم)

☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال و دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے بچاؤ اور اپنی بیماریوں کا صدقہ کے ذریعے علاج کرو اور دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے مصیبت کی لہروں کا سامنا کرو۔ (ابوداود)

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے یا چاندی کا مالک ہو یعنی نصاب شرعی کا مالک اور وہ اس کے حق زکوٰۃ کو ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تپایا جائے گا اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا اور تپایا جائے گا اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز ایسا کیا جائے گا اتنا بڑا ہوگا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ (مسلم)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرے تو آئیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فربہ شکل میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں یکے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حساب و کتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ کے مصارف

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: صدقات، فقراء، مساکین، اس پر کام کرنے والے، جن کے دلوں کی تالیف مطلوب ہو، قیدی آزاد کرانے میں، مقروض

لوگوں کیلئے، اللہ کے راستہ میں اور مسافروں کیلئے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور وہ جاننے والا حکمت والا ہے۔(سورۃ التوبہ ۶۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ مسلمان اغنیاء سے لی جائے اور مسلمان فقراء کو دی جائے۔(بخاری و مسلم)

☆ زکوٰۃ ان فقیروں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں روکے گئے ہیں۔ ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ سوال سے بچنے کی وجہ سے انجان انہیں مال دار خیال کرتے ہیں۔ تو انہیں ان کی علامت سے پہچان لیتا ہے۔ اور چمٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔(البقرۃ۔ ۲۷۳)

☆ خیرات تو بس فقیروں کا حق ہے اور مسکینوں کا ان کا جو اسکے وصول کرنے والے ہیں اور ان کا جن کی تالیف قلب مطلوب ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں خرچ کی جائے اور جن پر قرض ہو اور اللہ کی راہ میں (جہاد) میں اور مسافروں کا حق ہے یہ اللہ کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔(التوبہ ۶۰)

جن کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں

☆ حضرت علیؓ نے فرمایا اولاد کیلئے اور والدین کیلئے فرض زکوٰۃ میں حصہ نہیں ہے۔(بیہقی) ☆ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقات یعنی زکوٰۃ وغیرہ آدمیوں کا میل ہے اور ان کا کھانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہیں ہے۔(مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مال دار کے لیے زکوٰۃ حلال نہیں ہے اور نہ اس شخص کے لیے جو تندرست اور طاقتور ہو اور

کسب معاش کی اہلیت رکھتا ہو۔(ابوداؤد نسائی)

زکوٰۃ کی وصولی

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے بڑھیا قسم کے مال لینے سے اجتناب کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ کی وصولی میں زیادتی کرنے والا سرکاری کارندہ ایسا ہی گنہگار ہے جیسا کہ زکوٰۃ نہ دینے والا۔(ترمذی وابوداؤد)

☆ حضرت جریرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو تم کو چاہئے کہ وہ تمہارے پاس سے اس حال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔(مسلم)

نصاب زکوٰۃ

سونے اور چاندی میں زکوٰۃ

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا۔تو آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت دی۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس (چاندی کے) دوسو درہم (611 گرام) ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم (15.30 گرام) زکوٰۃ واجب ہوگی اور سونے میں تم پر کچھ زکوٰۃ واجب نہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس (سونے کے) بیس دینار (87.30 گرام) ہو

جائیں تو جب تمہارے پاس بیس دینار ہوجائیں اوران پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار(2.20 گرام) زکوٰۃ واجب ہے۔(فہم حدیث،ابوداؤد)

☆ حضرت عمرؓ اورحضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیس دینار اور اس سے زائد سونے پرنصف دینار اور چالیس دینار سونے پر ایک دینار زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔(ابن ماجہ)

جانوروں میں زکوٰۃ

☆ حضرت عمرو بن حزمؓ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک تحریر بھیجی جس میں یہ لکھا ہوا تھا:اور جب اونٹ ایک سوبیس سے بڑھ جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ (یعنی تین سالہ اونٹنی) شمار کرو اور جو زائد ہوں ان میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا ابتدائی حساب جاری ہوگا اور جو وہ پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری (واجب) ہوگی۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔اسی طرح اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم ہوتوان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔اور پانچ وسق سے کم کھجوروں پر بھی کوئی زکوٰۃ نہیں۔(مسلم)

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے (گورنر بنا کر) یمن بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گایوں میں ایک سالہ نر یا مادہ بچہ لوں اور چالیس گایوں پر ایک دوسالہ گائے لوں۔(ترمذی)

☆ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے جب ان کو بحرین (عامل بنا کر) بھیجا تو یہ تحریر لکھ کردی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ زکوٰۃ کا وہ نصاب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کیا اور جس کا اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا۔جنگل

میں چرنے والی بھیڑ بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ چالیس سے ایک سوبیس بکریوں میں ایک بکری (واجب) ہوتی ہے اور جب وہ ایک سوبیس سے بڑھ جائیں تو دوسوتک دو بکریاں ہوتی ہیں اور جب وہ دوسو سے بڑھ جائیں تو تین سوتک تین بکریاں ہوتی ہیں۔ اور جب وہ تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہوگی اور جب کسی شخص کی جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ بکریوں کا مالک نفل میں کچھ دینا چاہے۔ (بخاری)

☆ حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑوں کی قیمت لگاتے تھے پھر ان کی زکوٰۃ (میں قیمت کا چالیسواں حصہ) حضرت عمرؓ کے پاس لے جاتے تھے۔ (دارقطنی)

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کام میں لگے جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

پھل اور غلہ جات میں زکوٰۃ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جس دن (پھل و کھیتی) کاٹو ان میں سے ان کا حق (یعنی عشر) ادا کرو اور بے جانہ اڑاؤ۔ اللہ بے جا اڑانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (انعام۔۱۴۱)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس پیداوار کو بارش نے اور چشموں نے سیراب کیا ہو یا ایسا درخت ہو جو اپنی جڑوں سے گڑھوں میں موجود بارش کے پانی سے سیرابی حاصل کرتا ہے تو اس کاشت (اور پیداوار) میں عشر یعنی دسواں حصہ (بطور زکوٰۃ) واجب ہے۔ اور جس کو رہٹ سے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ بطور زکوٰۃ) واجب

ہے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ انگور (کی پیداوار) کا اندازہ کیا جائے جیسا کہ کھجور (کی پیداوار) کا اندازہ کیا جاتا ہے اور انگور کی زکوٰۃ کشمش کی صورت میں لی جائے جیسا کہ کھجور کی زکوٰۃ چھوہاروں کی شکل میں لی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

معدنیات میں زکوٰۃ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معدنیات میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبل علاقہ کی کانیں بطور جاگیر دے دیں اور قبل فرع کی جانب ہے۔ان کانوں سے آج تک زکوٰۃ کے سواء کچھ اور وصول نہیں کیا جاتا۔(ابوداؤد)

سامان تجارت میں زکوٰۃ

☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں سامان تجارت سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا کرتے تھے۔(ابوداؤد)

باب نمبر 10

حج وعمرہ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اللہ کیلئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج (فرض) ہے۔جو اس تک راہ طے کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔(آل عمران ۹۷)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس بندہ کو میں نے جسمانی صحت اور روزی میں وسعت دی ہے اور وہ پانچ سال گزرنے کے بعد بھی میرے پاس نہیں آتا تو وہ محروم ہے۔ (بیہقی)

☆ حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اس گھر (کعبہ) کا حج کرے جس میں نہ مباشرت ہو اور نہ گناہ کا کوئی کام تو اس طرح واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو (یعنی تمام گناہوں سے پاک ہوکر)۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال میں افضل عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا ہے، پھر اسکے راستہ میں جہاد کرنا، پھر گناہوں کی آلودگی سے پاک اور اچھائیوں سے بھرپور حج کا درجہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرہ دوسرے عمرے تک دونوں کے مابین گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: جو شخص وسعت اور پرامن راستے (استطاعت) کے باوجود حج نہیں کرتا اور مرجاتا ہے تو (اس کے لئے برابر ہے) چاہے وہ یہودی ہوکر مرے یا عیسائی ہوکر اور اگر استطاعت کے ہوتے ہوئے میں نے حج نہ کیا تو مجھے حج کرنا چھ یا سات غزوات (میں شرکت

کرنے) سے زیادہ پسند ہے۔(سنن بیہقی)

حج کا طریقہ

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس طرح حج کرو جس طرح تم نے مجھے حج کرتے ہوئے دیکھا ہے۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے اپنے حج کے احکام سیکھ لو۔(مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی حج نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آنکھوں دیکھا حال بحوالہ امام مسلم

آغاز سفر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو سال تک مدینہ میں رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے بہت سے لوگ آ گئے اور وہ سارے کے سارے اس بات کے متلاشی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے جائیں تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال حج کی طرح اعمال کریں۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نکلے۔

میقات پر آمد اور احرام باندھنا

جب ہم ذوالحلیفہ آئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اب کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر اپنا احرام باندھ لو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ

جب آپ ﷺ کی اونٹنی بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے انتہائے نظر تک دیکھا تو مجھے سواری پر اور پیدل چلتے ہوئے لوگ نظر آئے میرے دائیں، بائیں اور پیچھے لوگوں کا ایک ہجوم تھا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا جس کی مراد آپ ﷺ ہی زیادہ جانتے تھے اور آپ ﷺ جو عمل کرتے تھے تو ہم بھی وہی عمل کرتے تھے۔

تلبیہ پکارنا

آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔ {لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَاْ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاْ شَرِیْکَ لَکَ } (ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک اور ساجھی نہیں) اور لوگوں نے بھی اسی طرح پڑھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان تلبیہ کے کلمات پر اضافہ نہیں فرمایا اور رسول اللہ ﷺ یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو نہیں پہچانتے تھے۔

بیت اللہ کا طواف

یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ آئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام فرمایا اور (طواف کے پہلے) تین چکروں میں رمل کیا اور باقی چار چکروں میں عام چال چلے پھر آپ ﷺ مقام ابراہیم کی طرف آئے اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: {وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّى} (اور تم بناؤ مقام ابراھیم کو نماز پڑھنے کی جگہ) پھر آپ ﷺ نے مقام ابراھیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان

کیا آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دو رکعتوں میں آپ ﷺ نے {قل هو الله احد} اور {قل یا ایها الکافرون} پڑھی۔ آپ ﷺ حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استلام کیا۔

صفا و مروہ کی سعی

پھر آپ ﷺ صفا کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے یہ آیت {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} ترجمہ: صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہاں سے شروع کروں گا (سعی کو) جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے صفا سے آغاز فرمایا اور صفا پر چڑھے۔ آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کی اور فرمایا: {لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ} (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت بھی اسی کی اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے سارے لشکروں کو شکست دی)۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی اور تین مرتبہ اسی طرح فرمایا پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم مبارک بطن کی وادی میں پہنچے تو آپ ﷺ دوڑے یہاں تک کہ ہم بھی چڑھ گئے اور پھر آہستہ چلے یہاں تک کہ مروہ پر آ گئے اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر ہوا۔

نوعیت حج

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو میں اس طرف پہلے متوجہ ہو جاتا جس طرف کہ بعد میں متوجہ ہوا ہوں تو میں ہدی (قربانی کا جانور) نہ بھیجتا اور میں اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا تو تم میں سے جس آدمی کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اسے عمرہ کے احرام میں بدل لے۔تو سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے، دو مرتبہ نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹ لے کر آئے تو انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی انہی میں پایا کہ جو حلال ہو گئے (احرام کھول دیا ہے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر اعتراض فرمایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے میرے ابا نے اس کا حکم دیا ہے۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق میں یہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے احرام کھولنے کی شکایت لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گیا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ مجھے بتایا اس کی خبر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اور اپنے اعتراض کرنے کا بھی ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا، سچ کہا۔جس وقت تم نے حج کا ارادہ کیا تھا تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا: کہ اے اللہ! میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں کہ جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس تو ہدی ہے تو تم حلال نہ ہونا۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے جو اونٹ لے کر آئے تھے اور جو اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے سارے جمع کر کے سو اونٹ ہو گئے تھے۔راوی

کہتے ہیں کہ پھر سب لوگ حلال ہو گئے اور انہوں نے بال کٹوا لئے سوائے نبی ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی۔

منیٰ کی جانب روانگی

جب ترویہ(آٹھ ذی الحجہ) کا دن ہوا تو انہوں نے منیٰ کی طرف جا کر حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور آپ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر آپ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو نمرہ کے مقام پر لگانے کا حکم فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش کو اس بات کا یقین تھا کہ آپ ﷺ مشعر حرام کے پاس ٹھہریں گے جس طرح کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تیار ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرفات کے میدان میں آ گئے وہاں آپ ﷺ نے نمرہ کے مقام پر اپنا لگا ہوا خیمہ پایا۔ آپ ﷺ اس خیمے میں ٹھہرے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم فرمایا اور وادیءِ بطن میں آ کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبۂ حج

فرمایا کہ تم تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہیں۔ آگاہ رہو کہ جاہلیت کے زمانہ کے کاموں میں سے ہر چیز میرے قدموں کے نیچے پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں اور وہ خون ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جب کہ وہ بنوسعد کا دودھ پیتا بچہ تھا جسے ہذیل نے بنوسعد سے جنگ کے دوران قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ کے سود بھی پامال کر دیا گیا ہے اور میں اپنے سود میں سب سے پہلے اپنے چچا عباسؓ

بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں تم لوگ عورتوں کے حقوق ادا کرنے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ کی امانت کے ساتھ انہیں حاصل کیا ہے اور تمھیں اللہ کے حکم پر یہ حق ہے کہ وہ تمھارے بستروں پر ایسے کسی آدمی کو نہ آنے دیں کہ جن کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ اس طرح کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو مگر ایسی مار کہ ان کو چوٹ نہ لگے اور ان عورتوں کا تم پر بھی حق ہے کہ تم انہیں حسب استطاعت کھانا پینا اور لباس دو اور میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور تم لوگ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اللہ کے احکام کی تبلیغ کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت والی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور لوگوں کی طرف منہ موڑتے ہوئے فرمایا: اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان (اور کوئی نماز نفل وسنن وغیرہ) نہیں پڑھی۔

وقوف عرفات

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو کر موقف (میدان عرفات) میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصویٰ کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا جو کہ جبل رحمت کے دامن میں بچھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبل المشاۃ کو سامنے لے کر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا اور کچھ زردی جاتی رہی یہاں تک کہ ٹکیہ غروب ہو گئی۔

مزدلفہ کی رات

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل پڑے اور اونٹنی قصویٰ کی مہار اتنی کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: اے لوگو! آہستہ آہستہ چلو اور جب کوئی پہاڑ کا ٹیلہ آجاتا تو مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے تھے تاکہ اونٹنی آسانی سے اوپر چڑھ سکے۔

یہاں تک کہ مزدلفہ آ گئے تو یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آرام کرنے کے لئے) لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی اور جس وقت کہ صبح ظاہر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام آئے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا، تکبیر، اور تہلیل و توحید میں مصروف رہے۔ دیر تک وہاں کھڑے رہے۔

منیٰ کی جانب واپسی

جب خوب اجالا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ یہاں تک کہ وادیٔ محسّر میں پہنچ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا کہ اس درمیانی راستہ سے چلنا شروع کیا کہ جو جمرہ کبریٰ کی طرف جا نکلتا ہے یہاں تک کہ درخت کے پاس جو جمرہ ہے، اس کے پاس پہنچ گئے اور اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کنکری وادی کے اندر سے شہادت والی انگلی کے اشارہ سے ماری جیسے چٹکے سے پکڑ

کر کوئی چیز پھینکی جاتی ہے۔

قربانی

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربان گاہ کی طرف آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے تریسٹھ اونٹ قربان کئے (نحر کیے) پھر علیؓ کو برچھا عطا فرمایا اور انہوں نے باقی قربانیاں ذبح کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانیوں میں علیؓ کو شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے ہر جانور میں سے ایک ایک بوٹی کٹوا کر ہانڈی میں پکوائی جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علیؓ نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور شوربہ بھی پیا۔

طواف افاضہ (طواف زیارت)

پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف افاضہ فرمایا اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر بنو عبدالمطلب کے پاس آئے جو کہ زم زم پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالمطلب کے خاندان والو! پانی زم زم سے کھینچتے رہو اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے اس پانی پلانے کی خدمت پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ڈول پانی کا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے کچھ پیا۔ (مسلم)

کعبہ کی فضیلت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ نے کعبے کو جو حرمت کا گھر ہے لوگوں کے انتظام کیلئے بنایا ہے اور ماہ حرام اور قربانی کے جانوروں کو اور ان جانوروں کو جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوتے ہیں۔ (المائدہ۔ ۹۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقام امن بنایا ہے۔ اورلوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں (العنکبوت۔٦٧)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بے شک صفا اور مروہ (پہاڑیاں) اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ (البقرۃ۔١٥٨)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے موقع پر ارشاد فرمایا شہر مکہ کے بارے میں کہ کیا اچھا شہر ہے اور کس قدر پیارا ہے تو مجھ کو اگر میری قوم مجھ کو یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔ (ترمذی)

☆ حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام خرورہ پر کھڑے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قسم ہے خدا کی اے کعبہ کی زمین تو خدا کی زمین میں بہترین زمین ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تو سب سے زیادہ محبوب پسندیدہ ہے اگر مجھ کو تجھ میں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔ (ابن ماجہ)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا اور کعبہ کو خراب کرنے کی اس کی نیت ہوگی پس جب وہ ایک میدانی زمین پر پہنچے گا تو وہ از اول تا آخر زمین میں دھنسا دیا جائے گا میں نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اول سے آخر تک یعنی سب کو کیوں دھنسا دیا جائے گا ان میں تو بازاری (یعنی سودا بیچنے والے) بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہیں (یعنی ان

کے ہم خیال و ہم عقیدہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ان کو ان کی نیتوں کے موافق اٹھایا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

مدینہ منورہ کی فضیلت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا، اور میں اس شہر کے دو پتھریلی اطراف کے مابین (علاقے) کو حرم قرار دے رہا ہوں۔ (مسلم)

☆ حضرت عدی بن زیدؓ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے چاروں سمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک برید تک کا علاقہ محفوظ قرار دیا ہے، نہ اس میں درخت کے پتے جھاڑیں جائیں اور نہ ہی اسے کاٹا جائے، البتہ اونٹ کو چلانے کیلئے چھڑی کاٹی جاسکتی ہے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان مدینہ میں اس طرح پناہ لے گا، جس طرح سانپ اپنے بل میں پناہ لیتا ہے، جو کوئی اس کی شدتوں اور مصائب پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کیلئے سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح اپنے (باسیوں کی) میل کھوٹ کو دور کرتا ہے، اور اس کے اچھے (لوگ اور زیادہ) خالص ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی وادیوں پر نظر پڑتی تو اپنے اونٹ کو دوڑاتے اور اگر گھوڑے یا خچر

وغیرہ پر سوار ہوتے تو اس کو تیز کر دیتے اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ سے محبت تھی۔ (بخاری)

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا، میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (بیہقی)

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (طبرانی)

اہل مدینہ کی فضیلت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ کے ساتھ جو کوئی مکر و فریب کرے گا، وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں قلعی کی طرح پگھلا دے گا۔ یا جس طرح پانی میں نمک مل جاتا ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ان (مدینہ والوں کے) کے تول کے پیمانوں میں برکت فرما اور ان کے صاع اور مد کو بابرکت بنا۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے، یہی میری آرام گاہ ہے اور اسی سے میں اٹھوں گا۔ جب تک میرے پڑوسی کبائر کا ارتکاب نہ کریں میری امت پر ان کی حفاظت ضروری ہے۔ اور جو ان کی حفاظت

کرے گا میں اس کیلئے سفارش کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔(طبرانی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی بھوک پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔(مسلم)

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا کسی بھی مسجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔(مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی اور کی طرف کجاوے نہ باندھے جائیں (وہ یہ ہیں) مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔(مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں چالیس نمازیں پڑھتا ہے، ایک نماز بھی اس سے فوت نہیں ہوتی تو اس کیلئے جہنم، عذاب اور نفاق سے برات لکھ دی جاتی ہے(ترمذی، طبرانی)

باب نمبر 11

جہاد

جہاد کا حکم

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تم پر (اللہ کے راستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔(بقرۃ۔۲۱۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ان سے اس وقت تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ ہی کا دین رہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں۔ (بقرۃ۔ ۱۹۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ (حج۔ ۷۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک نہ کیا اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔ (حجرات۔ ۱۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم کو کیا ہوا ہے کہ جب تم کو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلنے کو کہا جاتا ہے تو زمین پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو۔ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہیں۔ (توبہ۔ ۳۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں جب کہ دل سے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں۔ (توبہ۔ ۹۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مرا اور لڑائی (جہاد) نہیں کی اور نہ اپنے دل میں لڑائی کرنے کی کبھی ٹھانی، وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔ (مسلم)

جہاد کی فضیلت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! کیا تمہیں ایک تجارت کی نشاندہی کروں؟ جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی (وہ یہ کہ) تم

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو، اگر تم جانتے ہوتو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہیشگی کے باغوں میں اچھی رہائش گاہیں دے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (الصّف، ۱۰۔۱۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہنے والے مسلمان اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑنے والے مسلمان برابر نہیں۔ اللہ نے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھ رہنے والوں پر بڑھا دیا ہے اور اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے لیکن جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم میں فضیلت بخشی۔ (النساء۔ ۹۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا کہ انسانوں میں سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن (افضل) ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے، پھر وہ مومن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ (دن کو) روزہ رکھنے والا اور (رات کو) قیام کرنے والا اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے. مُجاہد فی سبیل اللہ، اللہ کی کفالت میں ہے کہ اگر اسے فوت (شہید) کرے گا تو بہشت میں داخل کرے گا، یا سلامتی ثواب اور غنیمت کے ساتھ (واپس گھر) لوٹا دے گا۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بندہ کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود

ہوں اس کو جہنم کی آگ نہیں لگے گی۔ (صحیح بخاری)

شہید اور شہادت کی فضیلت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اگر تم اللہ کے راستے میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو جو (مال) لوگ جمع کرتے ہیں اس سے اللہ کی بخشش اور رحمت کہیں بہتر ہے۔ (آل عمران۔۱۵۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تم ان کو مردہ نہ سمجھو بلکہ اللہ کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور انہیں رزق مل رہا ہے۔ (آل عمران۔۱۶۹)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ نے جنت کے بدلے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پس قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اللہ کا یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے سو تم اس اپنی بیع (تجارت) پر جو تم نے کی ہے، خوش ہو جاؤ، یہ بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ۔۱۱۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر ایسا نہ ہو کہ مومنین مجھ سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتے اور میں بھی انہیں (جہاد کیلئے) سواری دینے کی طاقت نہیں پاتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی بھی فوجی دستہ سے پیچھے نہ رہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔ (صحیح بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہید کے لئے اللہ کے ہاں چھ انعام ہیں۔ پہلی دفعہ ہی اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ وہ جنت میں اپنی جگہ دکھایا جاتا ہے عذاب قبر سے اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ بڑی گھبراہٹ سے وہ امن میں رہتا ہے اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ اس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ بہتر حور عین سے اس کا نکاح کیا جائے گا اپنے قرابت داروں میں سے ستر آدمیوں کے لئے اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہید قتل ہونے کی تکلیف نہیں پاتا مگر جس طرح تمہارا ایک چیونٹی کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا وہ مر گیا یا قتل کر دیا گیا یا اس کو اس کا گھوڑا یا اونٹ کچل دے یا کوئی زہریلا جانور کاٹ کھائے یا بستر پر کسی طرح سے موت آجائے وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔ (ابوداؤد)

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں ایک دن کی نگہبانی کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر فوت شدہ کا عمل ختم ہو جاتا ہے، البتہ (جنگ میں دشمن کی) نگرانی کرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر میں منکر نکیر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔ (سنن ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے، جن کی راتوں کا قیام اور دنوں کے روزے رکھے جائیں۔ (طبرانی)

جہاد کی تیاری

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جہاں تک ہو سکے ان کے (مقابلے کے) لئے طاقت تیار کرو اور گھوڑے بھی تیار رکھو اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمن کو ڈرا سکو گے۔ (الانفال۔۶۰)

☆ عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: اور ان کے لئے جو قوت مہیا کر سکتے ہو تیار رکھو، سنو! بیشک قوت تیر اندازی ہے، بیشک قوت تیر اندازی ہے، یقیناً قوت تو تیر اندازی ہے۔ (مسلم)

جہاد کی نیت کا بیان

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صرف اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو، وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے، ایک آدمی شہرت کے لئے لڑتا ہے، ایک آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کا مرتبہ دیکھا جائے پس اللہ کی راہ میں کس کا جہاد ہے؟ فرمایا: جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور وہ دنیا کا اسباب حاصل کرنا چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ (ابوداؤد)

امیر کی اطاعت کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور ان کا جو تم میں سے حاکم ہوں۔ پھر اگر کسی بات میں تم میں اختلاف پیدا ہو تو، اگر اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ یہ بات اچھی ہے اور اس کا انجام بہت بہتر ہے۔ (النساء۔ ۵۹)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ سوائے اس کے نہیں کہ امام ڈھال ہے اس کے پیچھے سے قتال کیا جاتا ہے اور اس سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ کے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے اس کو اس بات کا اجر ہے اگر اس کے علاوہ کے ساتھ حکم کرے اس کو اس بات کا گناہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پر ایک کان کٹا اور ناک کٹا امیر مقرر کر دیا جائے جو تم میں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم کرے اس کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کے لئے واجب ہے کہ امیر کا حکم سنے اور اطاعت کرے اس کو خوش لگے یا ناخوش جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دے۔ جب اس کو نافرمانی کا حکم دیا جائے نہ سننا ہے نہ اطاعت کرنا۔ (بخاری ومسلم)

کفار سے لڑائی کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! جب (دشمن کی کسی) جماعت سے تمہاری لڑائی ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (الانفال۔ ۴۵۔ ۴۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکے گا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیئے۔ (آل عمران۔ ۱۶۰)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: سو جب تم کافروں سے مقابلہ کرو تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو (جو زندہ پکڑے جائیں ان کو) مضبوطی سے قید کرو پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ (یعنی معاوضہ) لے کر۔ یہاں تک کہ لڑائی کے ہتھیار رکھ دیئے جائیں۔ (محمد۔ ۴)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مگر جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے، تو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے ہیں، تم ان کے ساتھ سیدھے رہو، بے شک اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔ (التوبہ۔ ۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نام اور اس کی مدد سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر قائم رہتے ہوئے چلو اور ضعیف بوڑھے، چھوٹے بچے اور عورت کو قتل نہ کرو۔ نیز غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور اموال غنیمت اکٹھا کر لینا۔ اصلاح کی کوشش کرنا اور احسان کرنا۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں

کے ساتھ ہے۔(سنن ابی داؤد)

مال غنیمت، جزیہ کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جان لو کہ جو چیز تم نے غنیمت میں حاصل کی ہے، اس میں سے پانچواں حصہ اللہ، (اس کے) رسول، (آپ کے) رشتہ داروں، (عام) یتیموں، مساکین اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فرقان کے دن اتارا تھا۔(الانفال۔۴۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اہل کتاب کے ان لوگوں سے لڑو، جو اللہ اور آخرت کے دن کو نہیں مانتے اور نہ اس چیز کو جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا ہے، حرام جانتے ہیں اور نہ ہی وہ سچے دین کے تابع ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کریں۔(التوبہ۔۲۹)

کفار سے دوستی کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! کسی غیر (یعنی کافر) کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی میں کسی طرح کی کمی نہیں کرتے۔(آل عمران۔۱۱۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: منافقوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں۔ سو عزت تو ساری اللہ ہی کے واسطے ہے (اور وہی عزت دینے والا ہے)۔(النساء۔۱۳۹۔۱۳۸)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست

بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا (اور جو ایسا کر کے اپنی جان پر اور مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں تو) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (مائدہ۔۵۱)

باب نمبر 12

مالی امور

رزق حلال کمانے اور رزق حرام سے بچنے کے احکام

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ کہ جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب انکو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ خیال نہیں رکھتے کہ (مرنے کے بعد) انہیں اٹھنا ہے۔ اس عظیم دن (یعنی قیامت یا روز حساب) کے لئے۔ (مطففین۔۵۔۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ (النساء۔۱۰)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے کما کر کھائے۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے قبول نہیں کرتا مگر پاک کو اللہ تعالیٰ نے ایمانداروں کو اس چیز کا حکم دیا ہے جس چیز کا نبیوں کو حکم دیا

ہے فرمایا اے رسولو! حلال رزق سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ان چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے اس کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کرتا ہے کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! (جبکہ) اس کا کھانا حرام ہے اسکا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے حرام کے ساتھ اس کو غذا دی جاتی ہے ایسے آدمی کی دعا کیسے قبول ہو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا جو کچھ وہ پکڑ رہا ہے حلال ہے یا حرام۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک کر لیا جو شبہات میں پڑا حرام میں واقع ہوا جیسے چرواہا چراگاہ کے قریب چراتا ہے قریب ہے کہ اس میں جانور چریں خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہے خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام چیزیں ہیں۔ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جس وقت وہ درست ہو جاتا ہے سارا جسم درست ہوتا ہے اگر وہ بگڑ جائے سارا بدن بگڑ جاتا ہے خبردار! وہ دل ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ حرام مال کماتا ہے پھر اس کے ساتھ صدقہ کرتا ہے اس کا وہ صدقہ قبول نہیں کیا جاتا اگر اس سے خرچ کرتا ہے اس کے لئے برکت نہیں کی جاتی اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر نہیں جاتا مگر وہ آگ کی طرف اس کا توشہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا لیکن

برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتا ہے، بے شک پلید پلید کو دور نہیں کرتا۔

(مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں وہ بدن داخل نہیں ہوگا جو حرام کے ساتھ پرورش کیا گیا۔(بیہقی)

سود

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کو اس طرح اٹھیں گے جیسے آسیب نے لپٹ کر ان کے حواس کھو دیئے ہوں۔ان کی یہ حالت اس لئے ہوگی کہ انہوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔پھر جس کو اپنے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا (یعنی سود لے چکا) وہ اس کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو کوئی پھر سود لے تو ایسے لوگ دوزخی ہیں۔ہمیشہ اس میں رہیں گے۔(بقرۃ۔۲۷۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، گواہوں اور لکھنے والے پر لعنت کی ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سود کے تہتر درجے ہیں، ان کا معمولی یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے نکاح کرے اور سب سے بڑا سود مسلمان کی عزت تباہ کرنا ہے۔(رواہ الحاکم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا ہیں، فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ایسی جان قتل کرنا جسے (بے عزت کرنا، لوٹنا یا قتل کرنا) اللہ نے

حرام قرار دیا ہے، مگر حق کے ساتھ اور سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن بھاگ جانا اور پاک دامن، مومن، غافل عورتوں پر زنا کا الزام لگانا۔
(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان میں کوئی باقی نہ رہے گا مگر سود کھانے والا ہو گا اگر سود نہ کھائے گا تو اس کا بخار اس کو پہنچے گا۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سود اگر چہ وہ کس قدر بڑھ جائے اس کا انجام کمی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سود کا ایک درہم جس کو کوئی آدمی کھاتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد)

سود کے احکام

☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجور لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال یہ کھجور کہاں سے لائے ہو؟ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے پاس ردی کھجور تھی، اس کے دو صاع دے کر ایک صاع لایا ہوں، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کھائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوہو! یہ تو عین سود ہے، یہ تو عین سود ہے، ایسے نہ کر، اگر تیرا ارادہ اچھی کھجور خریدنے کا ہو تو گھٹیا بیچ دے اور پھر (اس قیمت سے) اچھی کھجور الگ خرید لے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب یہ اشیاء مختلف ہو جائیں تو جس طرح چاہو بیچو، جبکہ لین دین دست بدست ہو جائے (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونے کے عوض سونا نہ بیچو، مگر یہ کہ برابر برابر ہوں، اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ کر کے نہ بیچو اور چاندی کے عوض

چاندی نہ بیچو مگر یہ کہ برابر ہو اور ایک کو دوسرے سے کم یا زیادہ کر کے نہ بیچو اور غائب کو حاضر (یعنی ادھار کو نقد) کے بدلے نہ بیچو (یعنی دونوں طرف نقد ادائیگی ہونی چاہیئے)۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت ایک تمہارا کسی کو قرض دے، مقروض اس کی طرف کوئی ہدیہ دے یا اس کو سواری پر سوار ہونے کے لئے کہے وہ اس پر سوار نہ ہو اور نہ ہدیہ قبول کرے مگر جس وقت ان کے درمیان اس سے پہلے تحفہ جاری ہو (ابن ماجہ)

بیع و تجارت کے مسائل

جائز تجارت

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ نے بیع (تجارت) کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ (البقرۃ، ۲۸۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیع (تجارت) رضامندی کی بنیاد پر ہی درست ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو جدا ہونے سے پہلے تک (سودا فسخ کرنے کا) اختیار ہے، اگر وہ سچ کہیں گے اور بیان کریں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت ختم ہو جائے گی۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجارت کرنے والا سچ بولنے والا، امانت دار نبیوں، صدیقوں، اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹاٹ اور پیالہ بیچا اور فرمایا: یہ ٹاٹ اور پیالہ کون خریدتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: یہ دونوں چیزیں میں

ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک آدمی نے دو درہم دئے۔ آپ ﷺ نے اس کو دونوں چیزیں بیچ دیں۔ (ترمذی)

☆ حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا کسب پاکیزہ ہے؟ فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر ایسی بیع جو مقبول ہو۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بائع اور مشتری اختلاف کریں اور فروخت شدہ چیز بعینہ موجود ہو ان کے پاس کوئی دلیل بھی نہ ہو اس وقت قول وہی معتبر ہوگا جو بائع کہے گا یا وہ دونوں بیع کو واپس کردیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمان کی بیع پھیر لے گا اللہ اس کی لغزشوں کو قیامت کے دن معاف کرے گا۔ (ابوداؤد)

ممنوعات تجارت

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض اور بیع (کو ایک دوسرے سے نتھی کرنا یعنی یہ کہنا: پہلے قرض دو پھر سودا کروں گا) حلال نہیں اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں (لگانا حلال ہے)۔ (سنن ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں، وہ باطل ہے، چاہے سو شرطیں ہوں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو، اگر کوئی اس (روکے ہوئے دودھ والے جانور) کو (اس کے بھرے بھرے تھن دیکھ کر) خرید لیتا ہے تو اس کو دودھ دوہنے کے بعد اختیار رہے، چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور

چاہے تو بیچنے والے کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع (ڈھائی کلو) کھجور بھی دے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ عیب دار چیز اپنے بھائی کو فروخت کرے، الا یہ کہ اسے بتا دے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے دھوکا دیا، وہ ہم سے نہیں ہے۔ (صحیح بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تو کسی چیز کو خریدے تو اسے قبضے میں لینے سے پہلے نہ بیچ۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بیع میں تناجش نہ کرو (بلا ارادہ خرید ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو)۔ (صحیح بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کے مول، زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے اور سود کھانے والے کھلانے والے پر، گودنے والی عورت پر گدوانے والی عورت پر اور تصویر اتارنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: پانی میں موجود مچھلی نہ خریدو یہ دھوکا ہے۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: سامان کو آگے جا کر نہ ملو یہاں تک کہ اس کو بازار لا کر اتارا جائے۔ (مسلم)

☆ کھانے کے قابل ہونے سے پہلے کھجور بیچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع

فرمایا ہے، اسی طرح پیٹھ پر اون، تھن میں دودھ، یا دودھ میں گھی کی بیع (بھی ممنوع ہے)۔ (بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجارتی قافلے کو (مارکیٹ سے باہر) نہ ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے (کوئی مال) فروخت نہ کرے (بخاری و مسلم)

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا ہے۔ محاقلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی کھیتی سو فرق گیہوں کے بدلے فروخت کرے اور مزابنت یہ ہے کہ سو فرق کھجور کے ساتھ درختوں کا پھل بیچ ڈالے اور مخابرہ یہ ہے کہ ایک تہائی یا چوتھائی حصہ پر زمین کو بٹائی پر دے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زائد پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس طرح زائد گھاس فروخت کی جائے۔ (مسلم)

☆ حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک آدمی میرے پاس آتا ہے مجھ سے ایک ایسی چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں میں بازار سے خرید کر اسے دوں، فرمایا: جو تیرے پاس نہ ہو اس کو فروخت نہ کر۔ (نسائی)

شراب کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! شراب، جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے۔ سو ان سے بچتے رہو تا کہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روکے۔ سو تم کو (ان کاموں سے) باز آنا چاہئے۔ (مائدہ۔۹۱۔۹۰)

☆ حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارہ میں دس آدمیوں پر لعنت کی ہے :اسکو نچوڑنے والا،اسکو نچڑوانے والا،اسکا پینے والا،اسکا اٹھانے والا جسکی طرف اٹھائی گئی ہے اس پر اسکے پلانیوالے اسکے بیچنے والے پر اسکی قیمت کھانے والے پر اسکے خریدنے والے پر اور جس کے لئے خرید کی گئی ہے۔(ترمذی،ابن ماجہ)

جھوٹی قسمیں اٹھانا

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں (کو توڑ کر ان) کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ان سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(آل عمران۔۷۷)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:اور اللہ کے نام کو اپنی قسمیں کھانے کے لئے حیلہ نہ بناؤ کہ (اچھا) سلوک کرنے سے اور پرہیزگاری سے اور لوگوں میں صلح کرانے سے رک جاؤ (ایسی قسم نہیں کھانی چاہیئے اور اگر کھالی ہے تو اس کو توڑ دینا چاہیئے اور اس کا کفارہ دے دینا چاہیئے)اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔اللہ تمہاری لغو (یعنی بے ارادہ اور غلط فہمی کی) قسموں پر نہیں پکڑتا لیکن تم کو ان قسموں پر پکڑتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔(بقرۃ۔۲۲۵۔۲۲۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:قسم سامان کے رواج کا باعث ہے اور برکت کو مٹانے کا سبب ہے۔(بخاری و مسلم)

احتکار (ذخیرہ اندوزی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوداگر رزق دیا گیا ہے اور احتکار (ذخیرہ اندوزی) کرنے والا ملعون ہے۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے غلہ کو جو بند کر کے بیچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جذام اور افلاس پہنچاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

غصب اور عاریت کے مسائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص از راہ ظلم ایک بالشت زمین لے گا قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے میں بطور طوق ڈالی جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

☆ {حرام بن سعد سے روایت ہے کہ براءؓ بن عازب کی اونٹنی ایک باغ میں گھس گئی اور اس کو خراب کیا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا: کہ دن کو باغوں کی نگہبانی باغ والوں کے ذمہ ہے اور رات کے وقت جو مویشی خراب کریں ان کے مالک اس کا بدلہ دیں۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص باغ میں داخل ہو کھا لے اور جھولی میں نہ لے۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

شفعہ کے مسائل

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو، جب واقع ہوں حدیں اور راستے پھیر لئے جائیں ان میں شفعہ نہیں ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اس کا

انتظار کیا جائے اگر چہ وہ غائب ہو جس وقت ان کی راہ ایک ہو (مسند احمد)

مزدوری کے مسائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ (ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال تک اپنے نفس کو مزدوری میں دیا اپنی شرم گاہ بچانے اور پیٹ کے کھانے کے لئے۔ (مسند احمد)

زمین و کاشتکاری کے مسائل

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین اور کھجور کے درخت یہودیوں کو اس شرط پر دئے کہ وہ اپنے مالوں کے ساتھ اس میں محنت کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نصف پھل ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشت کی اس کے لئے کھیتی میں سے کچھ نہیں ہے اور اس کے لئے اس کا خرچ ہے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بے آباد زمین پر دیوار بنا کر اس کو گھیر لے وہ اس کی ملکیت ہے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی، گھاس اور آگ میں۔ (ابن ماجہ)

رھن اور قرض کے مسائل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ مل سکے تو (کوئی چیز ادھار دینے والے کے قبضہ میں) گروی رکھ دو اور اگر ایک دوسرے کا اعتبار کرو تو چاہیئے کہ وہ شخص کہ جس پر اعتبار کیا گیا اپنی امانت کو پورا ادا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔ (بقرۃ۔ ۲۸۳)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سواری کے جانور پر اس پر خرچ کرنے کے بدلے سواری کی جاسکتی ہے جبکہ اسے گروی رکھا جائے اسی طرح شیر دار جانور کا دودھ اس پر خرچ کرنے کے بجائے پیا جاسکتا ہے جب وہ گروی رکھا جائے، جو سوار ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس کے ذمہ خرچ ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے ایک آدمی اپنا مال بعینہ اس کے (مفلس کے) پاس پاتا ہے وہ اپنے علاوہ کسی غیر سے اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری)

☆ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو پھلوں میں نقصان پہنچا جو اس نے خریدے تھے اس کا قرض زیادہ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر صدقہ کرد لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن اس کے قرض تک نہ پہنچ سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں کے لئے فرمایا جو پاتے ہو لے لو تمہارے لئے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جوان اونٹ قرض لیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے۔ ابورافعؓ نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں نہیں پاتا مگر اس سے بہتر سات برس کا

اونٹ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو وہی دے دو، بہترین آدمی وہ ہے جو ادائے قرض میں سب سے اچھا ہو۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کے مال لئے انکے ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔اللہ اس کے لئے ادا کر دے گا اور جس نے مال لیا اس کو ضائع کرنے کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس کو ضائع کر دے گا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرض کے سوا شہید کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح اپنے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس سے ادا کر دیا جائے(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غنی کا ٹال مٹول کرنا اس کی بے آبروئی اور اس کی عقوبت کو حلال کرتا ہے۔ابن مبارک نے کہا کہ: بے آبروئی یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے اور اسکی عقوبت یہ ہے کہ اس کو قید کر لیا جائے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فوت ہوا اور وہ تکبر، خیانت، اور قرض سے بری ہو جنت میں داخل ہو گا۔(ترمذی)

☆ حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہؓ سے روایت ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لئے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو واپس کر دیئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے اہل اور مال میں برکت دے۔قرض کا بدلہ شکریہ ادا کرنا اور قرض کی ادائیگی کرنا ہے۔(نسائی)

بخششوں و تحائف کے مسائل

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے خیبر میں ایک زمین پائی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے

خیبر میں ایک زمین پائی ہے میں نے آج تک کوئی ایسا مال نہیں پایا جو اس جیسا نفیس ہو۔آپ ﷺ مجھ کو اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر چاہے تو اصل زمین کو اپنی ملکیت میں رکھ اور اسکے پھل یا آمدنی کو صدقہ کردے۔حضرت عمرؓ نے اس کے پھل صدقہ کر دیئے اور شرط لگائی کہ اس کا اصل نہ بیچا جائے اور نہ ہی ہبہ کیا جائے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث بنے۔ اس کی آمدنی کو فقراء،قرابت داروں،غلاموں کے آزاد کرنے،مسافروں اور اللہ کی راہ میں اور مہمانوں میں صدقہ کیا جائے اور اسکے متولی پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس سے معروف طریقہ سے کھائے یا کھلائے کہ ذخیرہ اندوزی نہ کرنے والا ہو۔ابن سیرین نے کہا کہ مال کو نہ جمع کرنے والا ہو۔(بخاری و مسلم)

☆ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو رسول ﷺ کی خدمت میں لایا اور کہا میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو غلام دیئے ہیں۔اس نے کہا نہیں فرمایا: اس کو لوٹا لے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے اور پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ اپنے بیٹے کو دیئے ہوئے عطیہ میں رجوع کرسکتا ہے،اس شخص کی مثال جو عطیہ دیتا ہے پھر اس کو واپس لوٹاتا ہے کتے کی طرح ہے۔جس نے کھایا اور جب پیٹ بھر گیا تو قے کردی پھر اپنی قے میں لوٹا یعنی اس کو کھانا شروع کر دیا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی چیز دی جائے اگر اسکے بدلہ کی طاقت رکھتا ہے تو اسکا بدلہ دے اور جو بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا وہ دینے

والے کی تعریف کرے اس لئے کہ جس نے محسن کی تعریف کی اس نے شکر کیا اور جس نے کسی کا احسان چھپایا اس نے کفران نعمت کیا جو اپنے آپ کو اس چیز سے آراستہ کرتا ہے جو اس کو نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپس میں تحفہ بھیجا کرو کیونکہ یہ سینوں کی کدورت کو دور کرتا ہے اور نہ حقیر جانے ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اگرچہ وہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہی بھیجے۔(ترمذی)

گری پڑی چیز کے مسائل

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لقطہ (گری ہوئی چیز) کو پائے وہ ایک عدل والے کو گواہ بنائے یا دو عدل والوں کو اور لقطہ کو نہ چھپائے اور نہ ہی غائب کرے اگر اس کا مالک آجائے اس کو واپس کر دے اگر مالک نہ آئے تو وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔(مسند احمد)

میراث کے مسائل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اللہ تم کو تمہاری اولاد کے لئے حکم دیتا ہے کہ (ورثہ میں) لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں چاہے دو سے زیادہ ہوں تو ان لڑکیوں کو دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا۔اور ماں باپ کے لئے اگر میت کے اولاد ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کے لئے میت کے ورثہ میں سے چھٹا حصہ ہے اور اگر میت کے اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی وارث ہوں تو اسکی ماں کا تہائی ہے اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (اور باقی باپ کو ملے گا) وصیت نکالنے کے بعد اگر میت وصیت کر

جائے یا ادائیگی قرض کے بعد (جو میت کے ذمہ ہو)۔تم کونہیں معلوم کہ تمہارے باپ اور بیٹوں میں سے کون تم کو زیادہ نفع پہنچائے۔(اس لئے وراثت کا) یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے۔بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔اوراس ورثہ میں سے جوتمھاری بیویاں چھوڑ جائیں تم کوآدھا ملے گا اگران کے اولاد نہ ہواوراگران بیویوں کے اولاد ہوتوتم کوایک چوتھائی ملے گا وصیت نکالنے کے بعد اگروہ اس کی وصیت کرجائیں یاادائیگی قرض کے بعد (جو میت کے ذمہ ہو)اور جو ورثہ تم چھوڑ جاؤ اس کا ان بیویوں کو چوتھائی ملے گا اگرتمھارے اولاد نہ ہو۔اوراگرتمھارے اولاد ہوتو ان کوآٹھواں حصہ ملے گا وصیت نکالنے کے بعد اگرتم اس کی وصیت کرجاؤ یا ادائیگی قرض کے بعد۔اوراگرکوئی مرد یاعورت جس کی میراث ہے باپ بیٹا کچھ نہ رکھتے ہوں اوراس میت کاایک بھائی یا بہن ہوتو ان دونوں میں سے ہرایک کو چھٹا حصہ ملے گااوراگراس سے زیادہ ہوں تو وہ سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے وصیت نکالنے کے بعد جس کی وصیت کر دی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد بشرطیکہ اوروں کا نقصان نہ کیا ہو (یعنی ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت نہ کی ہو) یہ حکم اللہ کی طرف سے ہےاوراللہ سب کچھ جاننے والا،حلم والا ہے۔

(النساء ۱۲۔۱۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے:تم سے کلالہ کاحکم پوچھتے ہیں (یعنی وہ شخص جس کے وارثوں میں باپ اوراولاد میں سے کوئی نہ ہو) سو کہہ دو کہ اللہ تم کوحکم بتاتا ہے۔اگرکوئی مردمرگیااوراسکے بیٹانہیں اوراس کی ایک بہن ہےتواس کوورثہ میں سے آدھا ملے گا۔اور (اسی طرح) وہ بھائی وارث ہے اس بہن کا (جو مرجائے اور) جس کے بیٹانہ ہو۔پھراگردوبہنیں ہوں توان کوورثہ میں سے دو تہائی ملے گااوراگراس رشتہ کے کئی مرداورعورتیں ہوں (یعنی مرنے والے کے بہن اور بھائی) تو ایک مرد کا حصہ دوعورتوں کے برابر ہے۔اللہ تمہارے

واسطے یہ بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ رہو اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔(النساء۔۱۷۶)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور (ورثہ کی) تقسیم کے وقت جب رشتہ دار اور یتیم اور محتاج حاضر ہوں تو اس میں سے ان کو بھی کچھ دے دو اور ان کو معقول بات کہہ دو۔(یعنی اگر وہ خلاف شرع کچھ طلب کریں تو ان کو نرمی سے سمجھا دو)۔(النساء۔۸)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔(ترمذی)

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا کچھ مال چھوڑ گیا اور اس کا کوئی رشتہ دار نہ تھا نہ اولاد۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی بستی والوں میں سے کسی شخص کو اس کی میراث دے دو۔(ترمذی)

وصیت کے مسائل

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان مرد کے لئے لائق نہیں کہ اس کے پاس ایک چیز ہے جو وصیت کی صلاحیت رکھتی ہو کہ وہ دو راتیں گذارے۔ مگر اس کے پاس وصیت نامہ لکھا ہوا ہو۔(مسلم)

☆ حضرت سعدؓ ابن ابی وقاص سے روایت ہے: کہا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں بیمار تھا۔ فرمایا: تو نے وصیت کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا: ہاں، فرمایا: کس قدر۔ میں نے کہا: اللہ کی راہ میں سارے مال کی۔ فرمایا: تو نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے کہا: وہ مالدار

ہیں۔فرمایا: دسویں حصہ کی وصیت کر۔آپ ﷺ جو فرماتے میں اسکو کم خیال کرتا رہا یہاں تک کہ فرمایا: تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اسکا حق دیا ہے وارث کے لئے وصیت نہیں۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے وارث کا حصہ کاٹے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حصہ جنت سے کاٹے گا۔(ابن ماجہ)

باب نمبر 13

نکاح

نکاح کا بیان

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! جو تم میں نکاح کے اسباب کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرلے۔نکاح نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اسباب نکاح نہیں رکھتا وہ روزے رکھے روزہ خصی کرنا ہے۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کی جاتی ہے۔مال اور حسب ونسب،حسن اور دین کے سبب سے،تو دین والی کو ترجیح دے۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کی امداد اللہ پر لازم ہے ایک مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے،دوسرا وہ جو زنا سے بچنے کی غرض سے

نکاح کا ارادہ کرے، تیسرا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا۔(ترمذی، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت کوئی تمہاری طرف نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور خلق سے تم راضی ہو، اس سے نکاح کرلو اگر تم نکاح نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس عورت سے نکاح کرو جو خاوند سے محبت کرے اور بہت بچے جنے۔ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے باقی امتوں پر فخر کروں گا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کنواری عورتوں سے نکاح کرو۔ کیونکہ وہ منہ کے لحاظ سے شیریں کلام ہوتی ہیں اور بچے بہت جنتی ہیں اور وہ تھوڑے سے بھی راضی ہوجاتی ہیں۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر وہ اس کو حکم کرے تو فرمانبرداری کرے اگر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کرے اگر اس پر قسم ڈالے تو اس کو پورا کرے اگر اس کا خاوند غائب ہو تو اپنے نفس میں اور اس کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت کوئی شخص نکاح کرتا ہے اس کا آدھا دین پورا ہوجاتا ہے باقی آدھے میں وہ اللہ سے ڈرے۔(بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے۔ نیک ادب سکھائے اور جب بالغ ہو پھر اس کا نکاح کردے۔ اگر اس کا نکاح بلوغت کے وقت نہ کیا اور وہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔(بیہقی)

غیر محرم کو دیکھنا اور ستر کا بیان

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر مگر اپنی بیوی سے اور جو تیری لونڈی ہے اس سے، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ بتائیے کہ جس وقت آدمی اکیلا ہو فرمایا: اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ علیحدہ نہیں ہوتا مگر اس کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مخنث گھروں میں داخل نہ ہوا کریں۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر داخل ہونے سے بچو۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دیور کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور موت کی مانند ہے۔(بخاری و مسلم)

☆ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہا میں نے ایک عورت سے منگنی کا ارادہ کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اس عورت کو دیکھا؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا: اس کی طرف دیکھ لے کہ یہ دیکھنا تمہارے درمیان محبت کا سبب بنے گا۔(مسند احمد)

نکاح میں ولی کا ہونا اور عورت سے اجازت طلب کرنیکا بیان

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ صحابہؓ نے کہا

اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا اذن کیونکر ہے؟ فرمایا: اس کا خاموشی اختیار کرنا اس کا اذن ہے۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔(مسند احمد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں، زنا کرتی ہیں۔(ترمذی)

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ کہنے لگی کہ میرے باپ نے میرا نکاح جبراً کردیا ہے، میں راضی نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کو اختیار دے دیا۔(ابوداؤد)

نکاح کا اعلان کرنا اور شرائط کا بیان

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نکاح کو ظاہر کیا کرو اور مسجدوں میں نکاح کرو۔(ترمذی)

☆ حضرت عامرؓ بن سعد سے روایت ہے کہا میں قرظہ بن کعب اور ابومسعود انصاری پر ایک شادی میں داخل ہوا۔ اور بہت سی لڑکیاں دف بجاتی تھیں۔ میں نے کہا اے دو صحابہ رسول خدا ﷺ اور اہل بدر کیا تمہارے ہاں یہ کیا جاتا ہے؟ ان دونوں نے کہا اگر تو چاہتا ہے تو بیٹھ تو بھی ہمارے ساتھ سن، اگر چاہتا ہے تو چلا جا۔ ہم کھیل میں اجازت دیئے گئے ہیں نکاح کے وقت۔(نسائی)

متفرق مسائل

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام شرطوں سے زیادہ لائق پورا کرنے کے لحاظ سے وہ شرط ہے جس سے تم نے ان کی شرم گاہیں حلال کیں، یعنی مہر نان ونفقہ وغیرہ۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے کہ اس کے پیالہ کو خالی کرے اور چاہے کہ خود نکاح کر لے اس کے لئے وہ ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا ہے اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جن عورتوں سے نکاح کرنا جائز ھے مسلمان عورتیں اگر ھجرت کر کے آئیں

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کو جانچ لو (کہ واقعی وہ مسلمان ہیں) اور ان کے ایمان کو اللہ بہتر جانتا ہے۔ پھر اگر جان جاؤ کہ وہ ایمان پر ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو۔ نہ یہ عورتیں ان مردوں کو حلال ہیں اور نہ وہ مردان عورتوں کو حلال ہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے (ان پر بطور مہر) خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کر لو اور کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضہ میں نہ رکھو۔ (کفار کو لوٹا دو) اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو تم ان سے (یعنی کفار سے) مانگ لو اور وہ کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ہو (ان مسلمان عورتوں پر جو ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں)۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے (ممتحنہ۔ ۱۰)

لے پالک کی بیوی سے نکاح

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: سومسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے نکاح کرنا جب وہ ان سے اپنی غرض پوری کر لیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ گناہ نہیں اور اللہ کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ (احزاب۔ ۳۷)

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ھے

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہوا ان سے نکاح نہ کرو مگر جو پہلے ہو چکا۔ یہ بے حیائی ہے اور غضب والا کام ہے اور بری راہ ہے۔ (النساء۔ ۲۲)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تم پر حرام ہوئی ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بیٹیاں بھائی کی اور بہن کی اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور رضائی (یعنی دودھ کی) بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن عورتوں سے تم صحبت کر چکے ہو ان کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں اور اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو (انکی بیٹیوں کے ساتھ نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں (یعنی اگر صحبت سے پہلے ہی ان عورتوں کو طلاق دے چکے ہو) اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو تمہاری پشت سے ہیں اور یہ کہ دو بہنوں کا اکٹھا کرنا مگر جو پہلے ہو چکا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (النساء۔ ۲۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: بدکار مرد، بدکار یا مشرک عورت کے سوا نکاح نہیں کرتا اور بدکار عورت سے بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا کوئی نکاح نہیں

کرتا۔ اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے (کہ بدکار یا مشرک عورت یا مرد سے نکاح کریں)۔ (نور۔ ۳)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے، نہ عورت اور اس کی خالہ کو جمع کیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو جننے کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

☆ ضحاکؓ بن فیروز دیلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا میں نے: اے اللہ کے رسول ﷺ میں مسلمان ہوا میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ فرمایا: ان میں سے ایک کو پسند کر لے۔ (ترمذی)

صحبت کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ سو اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو جاؤ اور اپنے واسطے آگے کی تدبیر کرو (یعنی نیک عمل کرو اور اولاد صالح چاہو) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم نے اس سے ملنا ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری سناؤ۔ (بقرۃ۔ ۲۲۳)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ نجاست ہے۔ سو حیض کے دنوں میں عورتوں سے دور رہو اور جب تک پاک نہ ہوں ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ پھر جب اچھی طرح پاک ہو جائیں (اور غسل کر لیں) تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے حکم دیا ہے (یعنی افزائش نسل کے لئے)۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (بقرۃ۔ ۲۲۲)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا

بھی نہیں جو آدمی کو یا عورت کو اس کی دبر سے آتا ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن مرتبے کے لحاظ سے شریر لوگوں کا وہ آدمی ہے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف جاتا ہے اور وہ اس کی طرف آتی ہے پھر وہ اس کے راز فاش کرتا ہے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا: منی کے تمام پانی سے بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ جب اللہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی حاملہ عورت صحبت نہ کی جائے یہاں تک کہ جنے اور نہ صحبت کی جائے بغیر حمل کے یہاں تک کہ اس کو ایک حیض آجائے۔(مسند احمد)

مہر کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کرو۔ اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (النساء۔۲۴)

☆ حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے عائشہؓ سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہر کتنا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی بیویوں کے لئے مہر مقرر کرنا ۱۲ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کیا تجھے نش کا پتہ ہے؟ میں نے کہا: نہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آدھا اوقیہ، پس یہ پانچ سو درہم ہوئے۔(مسلم)

ولیمہ کا بیان

☆ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو سیر جو کے ساتھ کیا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت ایک تمہارا کھانے کی طرف بلایا جائے اس کو قبول کرے اگر چاہے تو کھائے، اگر چاہے نہ کھائے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برا کھانا اس نکاح کا ہے جس کے لئے دولت مند بلائے جاتے ہیں اور فقراء کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ اس کو قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔ اور جو شخص کھانے کی مجلس میں بن بلائے آیا تو چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ کر نکلا۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عمرانؓ بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔(بیہقی)

عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت وحقوق

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے ایک کو ایک پر بڑائی دی ہے اور اس لئے کہ وہ اپنے مال (مہر وضروریات زندگی) خرچ کرتے ہیں۔ پھر جو نیک عورتیں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور اللہ کی حفاظت میں پیٹھ پیچھے (مال وآبرو کی) نگہبانی کرتی ہیں اور جن عورتوں کی سرکشی (اور بدخوئی) کا اندیشہ ہو تو ان کو سمجھاؤ (اور اگر وہ نہ مانیں تو) ان کو

سونے میں جدا کردو (پھر بھی نہ مانیں تو) ان کو مارو (لیکن ضرب ایسی نہ ہو جس کا نشان رہے) اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت تلاش کرو۔ بیشک اللہ سب سے بلند و برتر ہے۔ (النساء۔ ۳۴)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری وصیت کو قبول کرو عورتوں سے اچھا معاملہ کرو اس لئے کہ یہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو توڑ دیگا اور اگر تو اس پہلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ عورتوں کے بارہ میں وصیت قبول کرو۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کو بستر کی طرف بلائے اگر وہ انکار کردے اور وہ اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گذاردے، فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت پانچوں نمازوں کو ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو (حلیۃ الابرار)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو سجدہ کرنا روا رکھتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مرے اور اس کا خاوند اس پر راضی ہے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

☆ حضرت حکیم ؓ بن معاویہ قشری سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ بیوی کا خاوند پر کیا

حق ہے؟ فرمایا اس کو کھلاؤ جب خود کھاؤ اور اس کو پہناؤ جب خود پہنو اور اس کے منہ پر نہ مارو اور اس کو برا نہ کہ اور اس سے جدائی نہ کر مگر گھر میں۔

(مسند احمد، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق میں اچھا ہو اور اپنے اہل وعیال پر مہربان ہو۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مال دے تو پہلے اپنے اوپر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر۔ (مسلم)

بیویاں اور ان میں عدل

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور تم خواہ کتنا ہی چاہو عورتوں کو ہرگز برابر نہ رکھ سکو گے۔ تو ایسا بھی نہ کرو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو درمیان میں لٹکتی رکھو۔ (یعنی جہاں تک تمہیں قدرت ہو یکساں برتاؤ کرو) اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (النساء۔ ۱۲۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس دو بیویاں ہیں اور وہ ان میں عدل نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا آدھا حصہ نہیں ہو گا۔ (ترمذی، نسائی)

ناپسند عورت کے ساتھ نباہ

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم کو حلال نہیں کہ (خاوند کے مرنے کے بعد ان کی) عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ اور نہ ان کو گھروں میں بند کر و کہ جو کچھ تم (مردوں) نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو۔ ہاں اگر وہ صریح بے حیائی کریں (تو ان کو گھروں میں روک سکتے ہو) اور

(اپنی) عورتوں کے ساتھ اچھی طرح نباہ کرو (حسن سلوک سے رہو) پھر اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو شاید تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ نے اس میں بہت خوبی رکھی ہو۔ (النساء۔۱۹)

طلاق اور خلع

☆ قرآنپاک میں ارشاد ہے: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مسلمانوں سے کہہ دیں) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کو عدت پر طلاق دو (یعنی حیض سے پہلے جب وہ پاک ہوں تاکہ تین پورے حیض گنتی میں آئیں) اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے جو تمہارا رب ہے ڈرو (یعنی احکام شریعت کی پابندی کرو اور کسی جائز مجبوری کے بغیر اور حیض کے دوران طلاق نہ دو اور نہ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دو)۔ ان کو (عدت کے دوران) ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ وہ صریح بے حیائی کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے تو اس نے اپنا برا کیا اس کو کیا معلوم کہ شاید اللہ اس طلاق کے بعد (عدت ختم ہونے سے پہلے صلح کی کوئی) نئی صورت پیدا کردے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد (یعنی عدت کے اختتام) کو پہنچ جائیں تو ان کو دستور کے مطابق رکھ لو یا ان کو دستور کے مطابق چھوڑ دو اور اپنے میں سے دو معتبر گواہ کر لو اور (اے گواہی دینے والو) اللہ کے واسطے سچی گواہی دینا۔ (طلاق۔۲۔۱)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اگر میاں بیوی (میں موافقت نہ ہو سکے اور وہ) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنے خزانوں سے غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا حکمت والا ہے۔ (النساء۔۱۳۰)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ بری چیز طلاق ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ ان کا قصد کرنا بھی قصد ہے مذاق سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا، طلاق دینا، رجوع کرنا (ترمذی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلاق میں جبر نہیں اور آزاد کرنے میں جبر نہیں۔(ابوداؤد، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح سے نکلنے والیاں اور خلع طلب کرنے والیاں منافق ہیں۔(نسائی)

☆ حضرت محمودؓ بن لبید سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کا اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دینے کے بارہ میں خبر دی گئی تو آپ ﷺ غصے میں کھڑے ہوئے، فرمایا: کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان ہوں۔ یہاں تک کہ ایک شخص کھڑا ہو اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا میں اسکو قتل نہ کروں۔(نسائی)

طلاق کے بعد دئیے ہوئے میں سے واپس نہ لو

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور اگر تم ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہو اور پہلی عورت کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ مت لو۔ کیا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اس سے واپس لو گے؟ اور تم دیا ہوا مال کیسے واپس لے سکتے ہو جب کہ تم (نکاح کے بعد) ایک دوسرے تک پہنچ چکے ہو اور وہ تم سے پکا عہد لے چکی ہیں۔(النساء۔۲۱۔۲۰)

حلالہ کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: پھر اگر طلاق دے دی تو اس کے بعد وہ عورت اس کو حلال نہیں جب تک کہ اس کا نکاح کسی دوسری شخص سے نہ ہو۔ پھر اگر دوسرا خاوند (مرجائے یا صحبت کر چکنے کے بعد زندگی میں کبھی کسی جائز مجبوری کے تحت) طلاق دے دو تو پھر یہ دونوں اگر خیال کریں کہ اللہ کی حدوں پر قائم رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ باہم مل جائیں (یعنی دوبارہ نکاح کرلیں) یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو وہ ان لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ (بقرۃ۔ ۲۳۰)

☆ حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے کو اور حلالہ کرانے والے کو۔ (ابن ماجہ)

لعان، بدکاری کا بیان

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت کا یہ تقاضا ہے کہ مومن حرام کام نہ کرے (بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے: کہا سعد بن عبادہؓ نے، اگر میں اپنی عورت پر غیر آدمی کو پاؤں، چار گواہ مہیا ہونے تک اس کو کچھ نہ کہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، سعد نے کہا: یوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں تو اس کو تلوار سے جلدی ختم کر دونگا گواہ تلاش کرنے سے پہلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ بات سنو جو تمہارا سردار کہتا ہے وہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے: ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا کہ میری عورت نے کالے رنگ کا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا: ہاں، فرمایا: ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا: سرخ رنگ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اونٹ بھی ہے۔ اس نے کہا: ہاں، ان میں کئی خاکستری رنگ کے ہیں، فرمایا: کہاں سے آیا وہ رنگ؟ اس نے کہا: کسی رگ نے ان کو کھینچا ہوگا، فرمایا: شاید یہ لڑکا کسی رگ کی وجہ سے کالا ہو کہ اس کو کھینچ لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی کو اس بچے سے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرے اور وہ جانتا ہے کہ یہ میرا باپ نہیں، اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت داخل کرے ایک قوم پر اس کو کہ نہیں ان میں سے وہ، وہ عورت کسی چیز میں داخل نہیں جو دین میں قابل اعتماد ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور جو شخص اپنے بیٹے کا انکار کرے حالانکہ وہ اسی سے ہے تو اللہ اس سے پردہ کرے گا اور اس کو تمام مخلوق اگلی پچھلی کے سامنے رسوا فرمائے گا۔ (ابوداؤد، نسائی)

☆ حضرت عمروؓ بن شعیب سے روایت ہے کہا: ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں میرا بیٹا ہے اس کی ماں سے میں نے زمانہء جاہلیت میں زنا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں درست دعوٰی کرنا اسلام میں، جاہلیت کی بات چلی گئی، بستر والے کے لئے بچہ ہے زانی کے لئے محرومی ہے۔ (ابوداؤد)

عدت کے بیان میں

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور آخرت کے دن پر اس کے لئے درست نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ منائے مگر وہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ رکھنا چاہئے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔ گیرو رنگ کا بھی نہ پہنے نہ زیور پہنے اور نہ ہی ہاتھ پاؤں کو مہندی سے رنگے اور نہ سرمہ لگائے۔ (نسائی)

چھوٹے بچے کے بالغ ہونے اور اسکی پرورش کے بیان میں

☆ حضرت عمروؓ بن شعیب سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرا بیٹا میرا پیٹ اس کے لئے برتن تھا اور میری چھاتی اس کیلئے مشک اور میری گود اس کے لئے جھولا ہے اور اس کے باپ نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو زیادہ حق دار ہے اس کی پرورش کی جب تک تو کسی سے نکاح نہ کرے۔ (مسند احمد)

☆ حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، کہا کہ میرا خاوند میرے بیٹے کو لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ مجھ کو پلاتا ہے اور نفع دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔ ان دونوں میں سے جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا وہ اس کو لے گئی۔ (ابوداؤد)

قسموں اور نذروں کا بیان

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم کو اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے جو شخص کہ قسم کھانے والا ہو، وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔
(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ ہی اپنے باپوں کی۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیری قسم اس چیز پر واقع ہوتی ہے کہ تیرا ساتھی تجھ کو سچا جانے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور ماؤں کی قسم نہ کھاؤ اور نہ بتوں کی، اور اللہ کی قسم نہ کھاؤ مگر سچا ہونے کی صورت میں۔(نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نذر نہ مانو اس لئے کہ نذر تقدیر کو دور نہیں کرسکتی اور اس نذر سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔(بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔(ترمذی)

☆ حضرت سعیدؓ بن مسیب سے روایت ہے کہ دو بھائی انصاری تھے۔ان کے درمیان میراث تھی ایک نے دوسرے سے میراث کے تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا۔دوسرے نے کہا: اگر تو نے دوبارہ مطالبہ کیا تو میں سارا مال کعبہ میں صرف کردوں گا۔حضرت عمرؓ نے کہا۔کعبہ تیرے مال سے بے پرواہ ہے، اپنی قسم کا کفارہ دے اور اپنے بھائی سے بول۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: تجھ پر یہ قسم لازم نہیں اور پروردگار کی نافرمانی میں نذر نہیں اور نہ رشتہ داری توڑنے میں اور نہ اس چیز میں جس کا وہ مالک نہیں۔(ابوداؤد)

باب نمبر 14

عدالت

قصاص کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور ہم نے لکھ دیا ہے اس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جس نے معاف کیا تو وہ گناہ سے پاک ہوا (یعنی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا) اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق (قصاص کا) حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم (یعنی بے انصاف) ہیں۔ (المائدہ۔ ۴۵)

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص کا حکم دیا جاتا ہے۔ آزاد کے بدلے آزاد (جس نے قتل کیا) اور غلام کے بدلے غلام (قاتل) اور عورت کے بدلے عورت اور اگر قاتل کو اس کے (دینی) بھائی (یعنی مقتول کے ولی یا وارث) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (دیت یعنی خون بہا ادا کرنے میں اس کی) پیروی کرنی چاہیئے۔ یہ رب کی طرف سے تمہارے لئے آسانی اور مہربانی ہے (کہ چاہو قصاص لو، چاہو دیت یعنی خون بہا لو اور چاہے معاف کردو) پھر جو اس فیصلہ کے بعد زیادتی کرے (مثلاً خون بہا بھی لے اور قتل بھی کرے) تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور اے عقلمندو تمہارے لئے قصاص میں بڑی زندگی ہے تاکہ تم (خونریزی سے قصاص کے ڈر سے) بچتے رہو۔ (بقرۃ۔ ۱۷۹۔ ۱۷۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون جائز نہیں جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر تین باتوں میں سے ایک کے ساتھ۔ نفس نفس کے بدلہ میں اور بوڑھا زانی، اور اپنے دین سے نکل جانے والا، جماعت کو چھوڑ دینے والا مرتد۔ (بخاری و مسلم)

قتل کا بیان

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اس سے خون ناحق سرزد نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا؛ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ خبر دیں اگر میں کسی کافر آدمی کو ملوں اور ہم دونوں کا مقابلہ ہو وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مارے اور اسے کاٹ دے پھر ایک درخت کے ساتھ پناہ پکڑے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لے آیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کے قتل کا ارادہ کروں کہے لا الٰہ الا اللہ، کیا یہ کلمہ کہنے کے بعد میں اس کو قتل کر دوں؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل نہ کر۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل نہ کر اگر تو اس کو قتل کرے گا وہ تیرے مرتبہ میں ہوگا اس سے پہلے کہ تو اس کو قتل کرے اور تو اس کے درجہ میں ہوگا اس سے پہلے کہ اس نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے جو اس نے پڑھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر گناہ امید ہے کہ اللہ اس کو بخش دے گا مگر جو شخص شرک کی حالت میں مرا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مسلمان آدمی کو قتل

کر ڈالا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص نہیں جس کو معاف کیا گیا کسی چیز کے ساتھ اس کے بدن میں پھر اس نے معاف کر دیا مگر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا گناہ دور کرتا ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس وقت کسی شخص کو ایک آدمی پکڑے رکھے اور دوسرا قتل کر دے۔ جس نے قتل کیا ہے اس کو قتل کیا جائے اور جس نے پکڑا ہے اسے قید کیا جائے۔(دارقطنی)

دیتوں کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور مسلمان کا کام نہیں کہ مسلمان کو مار ڈالے مگر یہ کہ غلطی سے (یا اچانک غیر ارادی طور پر ایسا ہو جائے) اور جو کسی مسلمان کا غلطی سے خون کر دے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کا خون بہا پہنچائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ اگر مقتول تمہارے دشمنوں کی جماعت میں سے ہو اور وہ خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اگر مقتول ایسے لوگوں میں سے ہو کہ تم میں اور ان میں صلح کا عہد ہے تو مقتول کے وارثوں کو خون بہا پہنچائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اللہ کے ہاں توبہ (اور کفارہ) ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔(النساء، ۹۳-۹۲)

☆ حضرت ابوبکرؓ بن محمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف نامہ لکھا اور آپ ﷺ کے نامہ میں تھا کہ جو شخص بلا تقصیر کسی مسلمان شخص کو مار ڈالے وہ اپنے ہاتھ کا قصاص ہے مگر یہ کہ مقتول کے وارث راضی ہو جائیں اور اس میں یہ بھی تھا کہ آدمی کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا اور اس میں تھا کہ جان کے مار ڈالنے میں دیت ہے سو اونٹ اور سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار۔ اور ناک جس وقت پوری طرح پر کاٹی جائے دیت ہے سو اونٹ اور دانتوں میں جب کہ سب توڑے جائیں دیت ہے اور ہونٹوں کے کاٹنے میں دیت ہے۔ خصیوں کے کاٹنے میں دیت ہے آلت کاٹنے میں دیت ہے۔ پیٹھ کی ہڈی توڑنے میں دیت ہے دونوں آنکھوں میں دیت ہے۔ ایک پاؤں کاٹنے میں نصف دیت ہے جو زخم مغز سر کے پوست تک پہنچے ایک تہائی دیت ہے پیٹ کے زخم میں ایک تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ روایت کیا اس کو نسائی نے اور مالک کی روایت میں ہے آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور ایک ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں اور ایک پاؤں کے پچاس اونٹ ہیں۔ جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ (نسائی، مالک)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکلف سے اپنے آپ کو طبیب ٹھہرائے اور اس سے طبابت جانی نہیں گئی وہ ضامن ہے۔ (ابوداؤد)

جن چیزوں میں تاوان نہیں دیا جاتا

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار پائے کا زخمی کر دینا معاف ہے۔ کان بھی معاف ہے اور کنوئیں میں گر کر مرے بھی معاف ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ خبر دیں اگر کوئی آدمی آ کر میرا مال لینا چاہے، فرمایا: تو اس کو اپنا مال نہ دے۔ اس نے کہا: خبر دیجئے اگر وہ مجھ سے لڑے، فرمایا: تو اس سے لڑ، اس نے کہا: خبر دیجئے، اگر وہ مجھ کو قتل کر دے، فرمایا: تو شہید ہے، اس نے کہا: خبر دیجئے اگر میں اس کو قتل کر دوں، فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے گھر میں کوئی شخص جھانکے اور تو نے اس کو اجازت نہیں دی تو اس کو کنکری مارے اور اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تجھ پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (بخاری)

ممنوعہ امور

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اسکو ہاتھ سے رکھ دے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرہ سے بچے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے اہل کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ (ترمذی)

مرتدوں اور فساد پھیلانے والوں کے قتل کرنیکے بیان میں

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور نہ مار ڈالو اس جان کو (خواہ اپنی ہو) جس کو اللہ نے محترم کیا ہے مگر جائز طور پر (جیسے قاتل۔ مرتد اور زانی کا قتل جائز ہے) تم کو یہ حکم دیتا ہے تا کہ تم سمجھو۔ (انعام۔ ۱۵۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔ (بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے کو ملیں ایک اپنے دوسرے بھائی پر ہتھیار سے حملہ کر دے وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں۔ جب ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے دونوں اس میں داخل ہو جاتے ہیں۔

☆ حضرت ابن ابی لیلیٰ رح سے روایت ہے کہا: اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رات کو چلتے تھے ان میں سے ایک شخص سو گیا۔ ایک آدمی گیا رسی کی طرف جو اس کے پاس تھی اس کو پکڑا، پس وہ ڈر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ (ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی میری امت میں تفریق ڈالنے کے لئے

نکلے اس کی گردن اڑادو۔(نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جادوگر کی حد تلوار کے ساتھ قتل کرنا ہے۔(ترمذی)

حدود کے بیان میں

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لو، لو مجھ سے، اللہ نے عورتوں کے لئے راہ مقرر کردی ہے اگر کنوارہ مرد کنواری عورت سے زنا کرے سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے سو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کردیا جائے۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں حدود معاف کردو۔ مجھ تک جس حد کی اطلاع پہنچ جائے وہ واجب ہوگئی۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدوں کی دفع کرو اگر اس کی خلاصی ہوسکتی ہو اس کی راہ چھوڑ دو اس لئے کہ امام معاف کردینے میں غلطی کرے اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم پاؤ کہ قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے پس فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔(ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم میں زنا ظاہر نہیں ہوتا مگر اس میں قحط پھیل جاتا ہے اور کسی قوم میں رشوت ظاہر نہیں ہوتی مگر وہ رعب کے ساتھ پکڑی جاتی ہے۔(مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس کوڑوں سے زیادہ کسی کو نہ لگائے جائیں مگر اللہ کی حدوں میں کسی حد میں۔(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محرم کے ساتھ زنا کرے اس کو قتل کرو۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے اس کا سامان جلا دو اور اس کو مارو۔ (ابوداؤد)

چور کے ہاتھ کاٹنے کے بیان میں

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹو۔ یہ ان کے فعلوں کی سزا اور اللہ کی طرف سے عبرت ہے اور اللہ غالب ہے حکمت والا۔ پھر جو ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ اس کو معاف کر دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (مائدہ۔۳۹۔۳۸)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا زیادہ مالیت کی چیز چوری کرنے سے کاٹا جائے۔ (بخاری و مسلم)

حدود میں سفارش کرنے کا بیان

☆ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش کو مخزومی عورت کے واقعہ نے سخت فکر میں ڈالا جس نے چوری کی تھی کہنے لگے: اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون گفتگو کرے، پھر کہنے لگے اسامہؓ بن زید جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ہیں۔ وہی جرأت کر سکتے ہیں۔ اسامہؓ بن زید نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے۔ اور اللہ کی قسم! اگر

فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوری کرے میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جھگڑے پر کسی کی مدد کرے وہ جانتا نہیں کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر وہ اللہ کے غضب میں رہتا ہے یہاں تک کہ باز آجائے۔ (بیہقی)

شراب کی حد کا بیان

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے میں کھجور کی ڈالیوں اور جوتیوں کے ساتھ مارا اور ابو بکرؓ نے چالیس کوڑے مارے۔ (بخاری ومسلم)

☆ حضرت ثورؓ بن زید سے روایت ہے کہا: حضرت عمرؓ نے شراب کی حد میں مشورہ کیا۔ علیؓ کہنے لگے: میرا خیال ہے کہ اسی کوڑے لگائے جائیں کیونکہ کوئی آدمی جب شراب پیتا ہے، مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہوتا ہے بیہودہ بکتا ہے اور جس وقت بکتا ہے بہتان لگاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کئے۔ (مالک)

حد مارے گئے پر بددعا نہ کی جائے

☆ حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنساتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے کے جرم میں اس پر حد لگائی تھی۔ ایک دن اس کو لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا، اس پر حد لگائی گئی۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ اس پر لعنت کرے بار بار اس کو لایا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو پس اللہ کی قسم! مجھے علم

ہے کہ یہ شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی حد کو پہنچے پھر دنیا میں جلد اس کو اس کی سزا دی گئی۔ اللہ عادل تر ہے اس سے کہ آخرت میں اس کو دوبارہ سزا دے، اور جو شخص کسی حد کو پہنچا اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا پس اللہ کریم تر ہے کہ دوبارہ ایسی چیز میں مواخذہ کرے جس کو معاف کر دیا ہے۔(ترمذی)

شراب اور اس کے پینے والے کی وعید کا بیان

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس کو ہمیشہ پیتا رہا اس نے اس سے توبہ نہیں کی اور مر گیا تو وہ آخرت میں اس کو نہیں پیئے گا۔(مسلم)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا زیادہ پینا نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔(ابن ماجہ)

☆ حضرت دیلم حمیری ؓ سے روایت ہے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سرد علاقہ کے رہنے والے ہیں ہم اس میں سخت کام کرتے ہیں، ہم گیہوں سے شراب بناتے ہیں، اپنے کاموں پر ہم قوت حاصل کرتے ہیں اور اپنے علاقہ کی سردی سے بچتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ نشہ آور ہے ؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس سے بچو۔ میں نے کہا: لوگ اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ نہ چھوڑیں ان سے لڑو۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، دیوث جو اپنے

اہل وعیال میں ناپاکی اور خباثت برقرار رکھے۔(مسند احمد)

باب نمبر 15

نظام حکومت

سرداری اور قضاء کا بیان

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہے: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور ان کا جو تم میں سے حاکم ہوں۔ پھر اگر کسی بات میں تم میں اختلاف پیدا ہو تو، اگر اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔ یہ بات اچھی ہے اور اس کا انجام بہت بہتر ہے۔ (النساء۔۵۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ سوائے اس کے نہیں امام ڈھال ہے اس کے پیچھے سے قتال کیا جاتا ہے اور اس سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ کے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے اس کو اس بات کا اجر ہے اگر اس کے علاوہ کے ساتھ حکم کرے اس کو اس بات کا گناہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پر ایک کان کٹا اور ناک کٹا امیر مقرر کر دیا جائے جو تم میں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم کرے اس کا حکم سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ (مسلم)

☆ رسول اللہؐ نے فرمایا: مسلمان آدمی کے لئے واجب ہے کہ امیر کا حکم سنے اور اطاعت کرے اس کو خوش لگے یا ناخوش جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ

دے۔ جب اس کو نافرمانی کا حکم دیا جائے نہ سننا ہے نہ اطاعت کرنا۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معصیت میں اطاعت نہیں ہے، فرمانبرداری صرف نیک امر کی ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ مکروہ سمجھتا ہے، پس چاہئے کہ وہ صبر کرے کیونکہ کوئی شخص جماعت سے ایک بالشت جدا نہیں ہوا پس وہ مرجائے مگر وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔
(بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی فوت ہوتا ایک نبی اس کا جانشین بن جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے بعد میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پوری کرو بیعت پہلے کی پس پہلے کی۔ تم ان کو ان کا حق دو پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھنے والا ہے جو ان کو رعیت دی۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سرداری نہ مانگ اس لئے کہ اگر مانگنے کے سبب تجھ کو سرداری دی گئی تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اگر بغیر سوال کے دیا گیا، اللہ کی طرف سے تیری مدد کی جائے گی۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بہترین اس شخص کو پاؤ گے جو اس امر امارت کو بہت برا سمجھتا ہوگا یہاں تک کہ اس میں پڑے۔ (بخاری ومسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک، ایک رعیت کا نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ وہ امام جو لوگوں پر حاکم ہے، نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا

آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ مرد کا غلام اسکے مال پر نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ خبر دار تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کا کوئی والی نہیں جو ان کے امور کا والی بنے پس وہ مرے اس حال میں کہ ان کے لئے خائن ہو مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ رعیت پر نگہبان کر دے پھر وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہ کرے مگر جنت کی بو نہ پائے گا۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میری امت میں سے جس کو کسی کام پر والی بنا دیا جائے وہ ان پر سختی کرے پس تو اس پر سختی کر اور میری امت میں سے جس کو کسی کام پر والی مقرر کیا جائے وہ ان پر نرمی کرے پس تو اس پر نرمی کر۔ (مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عادل امراء اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے رحمٰن کی دائیں جانب اور اسکے دونوں ہاتھ داہنے ہیں جو اپنے احکام اور اپنے اہل میں انصاف سے کام لیتے ہیں اور جس چیز کے وہ والی نہیں اس میں بھی انصاف کرتے ہیں۔ (مسلم)

☆ حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہا: جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے۔ فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح

نہیں پائے گی جس نے اپنے معاملات پر ایک عورت کو حاکم بنالیا۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اور سننا اور حکم بجالانا، ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جو شخص ایک بالشت کے برابر جماعت سے نکل گیا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی مگر یہ کہ وہ پھر آئے اور جو کوئی جاہلیت کا پکارنا پکارتا ہے وہ دوزخیوں کی جماعت سے ہے اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور خود کو مسلمان خیال کرے۔(مسند احمد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بادشاہ کے ہاں ملازم رہتا ہے فتنہ میں ڈالا جاتا ہے اور کوئی شخص جس قدر بادشاہ کے قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے اسی قدر دور ہوجاتا ہے۔(ابوداؤد)

☆ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کندھوں پر مارا پھر فرمایا: اے مقدامؓ! اگر تو مرگیا جب کہ تو نہ امیر بنا نہ منشی نہ چودھری، تو فلاح پا گیا۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں صاحب مکس داخل نہ ہوگا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد وہ شخص ہے جو غیر شرعی محصول لیتا ہو(مسند احمد، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے۔(ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے ایک سچا وزیر مقرر کرتا ہے اگر بھول جائے اسکو یاد دلاتا اگر وہ یاد رکھتا ہے اسکی مدد کرتا ہے اور جب کسی کے ساتھ اس کے علاوہ کا ارادہ کرتا ہے اس کا برا وزیر مقرر کرتا ہے اگر وہ بھول جائے اس کو یاد نہیں دلاتا اگر یاد رکھتا ہے

اس کی اعانت نہیں کرتا۔ (نسائی، ابوداؤد)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تو لوگوں کے عیب تلاش کرے گا اس کو خراب کرے گا۔ (بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جیسے تم ہو گے اسی طرح کے تم پر سردار مقرر کیے جائیں گے۔ (بیہقی)

حاکموں پر جو آسانیاں اختیار کرنا لازم ہے

☆ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت اپنے صحابہؓ میں سے کسی کو کسی کام کے لئے بھیجتے، فرماتے: بشارت دو اور نہ ڈراؤ آسانی دو اور تنگی نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے نشان ہو گا جس کے ساتھ پہچانا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

قضا میں عمل کرنے اور اس سے ڈرنے کے بیان میں

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غضبناک حالت میں کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قاضی تین طرح پر ہوتے ہیں ایک جنت میں ہے اور دو دوزخ میں۔ وہ قاضی جو جنت میں ہے وہ ہے جس نے حق پہچانا اس کے ساتھ حکم کیا اور وہ شخص جس نے حق پہچانا اور فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے اور وہ شخص جس نے جہالت پر لوگوں میں فیصلہ کیا وہ دوزخ میں ہے۔ (ابوداؤد)

☆ حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جس

وقت یمن بھیجا فرمایا: تم کس طرح فیصلہ کرو گے جب کوئی قضیہ تمہارے سامنے آئے گا؟ میں نے کہا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر تو اللہ کی کتاب میں نہ پائے، میں نے کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، فرمایا: اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں نہ پائے؟ کہا: میں اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے سینہ پر مارا اور فرمایا: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایلچی کو اس بات کی توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو۔ (ترمذی)

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں میں نوجوان ہوں مجھ کو قضاء کی کیفیت کا کچھ علم نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا۔ جب دو آدمی تیرے پاس کوئی فیصلہ لائیں تو پہلے کے واسطے فیصلہ نہ کر، یہاں تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لے یہ زیادہ لائق ہے کہ فیصلہ تیرے لئے ظاہر ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا اس کے بعد مجھے کبھی کسی فیصلہ کے متعلق شک نہیں رہا۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عادل قاضی پر قیامت کا دن آئے گا وہ آرزو کرے گا کہ کاش وہ دو شخصوں کے درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کر پاتا۔ (مسند احمد)

حکام کو خیانت سے باز رہنے کا حکم

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کتنے لوگ ہیں جو اللہ کے مال میں بغیر حق کے تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے آگ ہے۔(بخاری)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کام پر ہم کسی شخص کو عامل مقرر کر دیں، ہم اس کو رزق دے دیں اس کے بعد وہ جو کچھ لے گا خیانت ہے۔(ابوداؤد)

☆ حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رائش پر لعنت فرمائی ہے یعنی جو ان دونوں کے درمیان واسطہ بنتا ہے۔(بیہقی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کے لئے سفارش کرے تو وہ اس کے عوض اس کیلئے تحفہ بھیجے وہ اس کو قبول کر لے تو وہ سود کے ایک دروازے کو آیا ہے۔(ابوداؤد)

قضایا اور گواہیوں کے بیان میں

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمان آدمی کا حق اپنی قسم کے ساتھ لے اللہ اس کے لئے آگ کو واجب کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگرچہ معمولی چیز ہو، فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو۔(مسلم)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو بہترین گواہوں کے متعلق خبر نہ دوں۔ وہ ہیں جو گواہی کا سوال کئے جانے سے پہلے اپنی گواہی دے دیتے ہیں۔(مسلم)

☆ حضرت خریمؓ بن فاتک سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی

نماز پڑھائی۔جب آپ ﷺ نماز سے پھرے،کھڑے ہوئے اور فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کے برابر کردی گئی ہے۔تین مرتبہ فرمایا،پھر یہ آیت پڑھی،پس بچوتم بتوں کی پلیدی سے اور بچو جھوٹی بات سے ایک طرف ہونے والے اللہ تعالیٰ کے لئے،نہ شریک بنانے والے اس کے ساتھ کسی کو۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خائن مرد اور خائن عورت۔زانی مرد زانیہ عورت اور کینہ پرور کی اس کے بھائی کے خلاف گواہی منظور نہیں ہے اور آپ ﷺ نے ایک گھر کے لوگوں کے ساتھ گزر کرنے والے کی گواہی نامنظور کردی۔(ابوداؤد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدعی اور مدعاعلیہ کو حاکم کے روبرو بٹھایا جائے۔(مسنداحمد)



حصہ دوم

سیرت النبی صَلَّی اللّٰہ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

باب نمبر 16

خاندانِ نبوت

نسب

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عائذ بن ہمیسع بن سلامان بن عوض بن بوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشد بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیض بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن بن ارعوی بن عیض بن ذیشان بن عیصر بن افناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوضہ بن عرام بن قیدار بن اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ بن تارح (آزر) بن ناحور بن ساروع (یا ساروغ) بن راعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ (کہا جاتا ہے کہ یہ ادریسؑ کا نام ہے) بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن آنوشہ بن شیث بن آدمؑ

رسول اللہ ﷺ کے والدین

رسول اللہ ﷺ کے والد محترم کا نام حضرت عبد اللہ تھا۔ان کی والدہ کا نام فاطمہ تھا اور وہ عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت عبد المطلب کی اولاد میں حضرت عبداللہ سب سے زیادہ خوبصورت، پاکدامن اور چہیتے تھے۔
حضرت عبدالمطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کی شادی کے لیے حضرت آمنہ کا انتخاب کیا جو وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی تھیں اور نسب اور رتبے کے لحاظ سے قریش کی افضل ترین خاتون شمار ہوتی تھیں۔ان کے والد نسب اور شرف دونوں حیثیت سے بنوزہرہ کے سردار تھے۔وہ مکہ ہی میں رخصت ہو کر حضرت عبد اللہ کے پاس آئیں مگر تھوڑے عرصے بعد عبداللہ کو عبدالمطلب نے کھجور لانے کے لیے مدینہ بھیجا اور وہ وہیں انتقال کر گئے۔

ولادت باسعادت اور حیاتِ طیبہ کے چالیس سال

ولادت باسعادت

رسول اللہ ﷺ مکہ میں شعبِ بن ہاشم کے اندر ۹ یا ۱۲ ربیع الاوّل ا عام الفیل یوم پیر کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ابنِ سعد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے فرمایا: جب آپ کی ولادت ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس سے مُلک شام کے محل روشن ہو گئے۔
بعض روایتوں میں بتایا گیا ہے کہ ولادت کے وقت بعض واقعات نبوت کے پیش خیمے کے طور پر ظہور پذیر ہوئے، یعنی ایوانِ کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ مجوس کا آتش

کدہ ٹھنڈا ہو گیا۔ بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اس کے گرجے منہدم ہو گئے۔
ولادت کے بعد آپ کی والدہ نے عبد المطلب کے پاس پوتے کی خوشخبری بھجوائی۔ وہ شاداں و فرحاں تشریف لائے اور آپ کو خانہ کعبہ میں لے جا کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کی، اس کا شکر ادا کیا اور آپ کا نام **مُحَمَّد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجویز کیا۔

بنی سعد میں

عرب کے شہری باشندوں کا دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو شہری امراض سے دور رکھنے کے لیے دودھ پلانے والی دیہاتی عورتوں کے حوالے کر دیا کرتے تھے تاکہ ان کے جسم طاقتور اور اعصاب مضبوط ہوں۔ اسی دستور کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حلیمہ بنت ابی ذُدیب کے حوالے کیا گیا۔
رضاعت کے دوران حضرت حلیمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کے بے شمار مناظر دیکھے۔
حضرت حلیمہ بیان کیا کرتی تھیں کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنا ایک چھوٹا سا دودھ پیتا بچہ لے کر بنی سعد کی کچھ عورتوں کے قافلے میں اپنے شہر سے باہر دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں نکلیں۔ یہ قحط سالی کے دن تھے ہماری گدھی سست رفتار اور کمزور تھی لیکن ہم کسی نہ کسی طرح دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ پہنچ گئے۔ پھر ہم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں تھی جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش نہ کیا گیا ہو مگر جب اسے بتایا جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم ہیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لینے سے انکار کر دیتی، میں نے اپنے شوہر سے کہا میں جا کر اسی یتیم بچے کو لیے لیتی ہوں۔ شوہر نے کہا کوئی حرج نہیں! ممکن ہے اللہ اسی میں ہمارے لیے برکت دے۔ اس کے بعد میں نے جا کر بچہ لے لیا۔
پھر ہم بنو سعد میں اپنے گھروں کو آ گئے۔ واپسی پر وہی کمزور گدھی سب سے آگے تھی۔ ہماری واپسی کے بعد میری بکریاں چرنے جاتیں تو آسودہ حال اور دودھ سے بھرپور واپس آتیں۔ ہم دوہتے اور پیتے جبکہ کسی اور انسان کو دودھ کا ایک قطرہ بھی نصیب نہ

ہوتا۔حتیٰ کہ ہماری قوم کے شہری اپنے چرواہوں سے کہتے کہ جانور وہیں چرانے لے جایا کرو جہاں ابوذویب کی بیٹی کا چرواہا لے جاتا ہے۔اس طرح ہم اللہ کی طرف سے مسلسل اضافے اور خیر کا مشاہدہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس بچے کے دوسال پُورے ہو گئے اس کے بعد ہم اس بچے کو اس کی والدہ کے پاس لے گئے۔لیکن ہم اس کی جو برکت دیکھتے آئے تھے اس کی وجہ سے ہماری انتہائی خواہش یہی تھی کہ وہ ہمارے پاس رہے۔ چنانچہ ہم نے اس کی ماں سے گفتگو کی۔ میں نے کہا: کیوں نہ آپ میرے بچے کو میرے پاس ہی رہنے دیں کہ ذرا مضبوط ہو جائے، کیونکہ مجھے اس کے متعلق مکہ کی وباء کا خطرہ ہے۔غرض ہمارے مسلسل اصرار پر انہوں نے بچہ ہمیں واپس دے دیا۔

واقعۂ شقِّ صدر

اس طرح رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد بھی بنوسعد ہی میں رہے یہاں تک کہ ولادت کے چوتھے یا پانچویں سال شقِ صدر (سینہ مبارک چاک کئے جانے) کا واقعہ پیش آیا۔اس کی تفصیل حضرت انس ؓ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حضرت جبریل تشریف لائے۔آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔حضرت جبریل نے آپ کو پکڑ کر لٹایا اور سینہ چاک کر کے دل نکالا پھر دل سے ایک لوتھڑا نکال کر فرمایا یہ تم سے شیطان کا حصہ ہے، پھر دل کو ایک طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا اور پھر اسے جوڑ کر اس کی جگہ لوٹا دیا۔

ماں کی آغوشِ محبت میں

اس واقعے کے بعد حلیمہ کو خطرہ محسوس ہوا اور انہوں نے آپ کو آپ کی ماں کے حوالے کر دیا۔چنانچہ آپ چھ سال کی عمر تک والدہ ہی کی آغوشِ محبت میں رہے۔

ادھر حضرت آمنہ کا ارادہ ہوا کہ وہ اپنے متوفی شوہر کی یاد میں یثرب جا کر ان کی قبر کی

زیارت کریں۔ چنانچہ وہ اپنے یتیم بچے محمد ﷺ اپنی خادمہ اُمِّ ایمن اور اپنے سرپرست عبدالمطلب کی معیت میں کوئی پانچ سوکلومیٹر کی مسافت طے کر کے مدینہ تشریف لے گئیں اور وہاں ایک ماہ تک قیام کر کے واپس ہوئیں ،لیکن ابھی ابتداءِ راہ میں تھیں کہ بیماری نے آلیا۔ پھر یہ بیماری شدت اختیار کرتی گئی یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام اَبواء میں پہنچ کر رحلت کر گئیں۔

دادا کے سایۂ شفقت میں

قسمت نے آپ کو تنہائی کے جس صحرا میں لا کھڑا کیا تھا عبدالمطلب اس میں آپ کو تنہا چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے بلکہ آپ کو اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر چاہتے اور بڑوں کی طرح آپ کا احترام کرتے تھے۔

آپ کی عمر ابھی ۸ سال دو مہینے دس دن کی ہوئی تھی کہ دادا عبدالمطلب کا بھی سایۂ شفقت اُٹھ گیا۔ان کا انتقال مکہ میں ہوا اور وہ وفات سے پہلے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب کو جو آپ کے والد عبداللہ کے سگے بھائی تھے،آپ کی کفالت کی وَصیت کر گئے تھے۔

شفیق چچا کی کفالت میں

حضرت ابوطالب نے اپنے بھتیجے کا حق کفالت بڑی خوبی سے ادا کیا، آپ کو اپنی اولاد میں شامل کیا، بلکہ ان سے بھی بڑھ کر مانا۔ مزید اعزاز واحترام سے نوازا۔ چالیس سال سے زیادہ عرصے تک قوت پہنچائی ،اپنی حمایت کا سایہ دراز رکھا۔

رُوئے مُبارک سے فیضانِ باراں کی طلب

ابن عساکر نے ابن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ آیا لوگ قحط سے دو چار تھے۔ قریش نے کہا: ابوطالب! وادی قحط کا شکار ہے، بال بچے کال کی زد میں ہیں، چلئے بارش کی دُعا کیجئے۔ ابوطالب ایک بچہ ساتھ لے کر برآمد ہوئے۔ بچہ ابر آلود سورج معلوم ہوتا

تھا۔جس سے گھنا بادل ابھی ابھی چھٹا ہو۔اس کے ارد گرد اور بھی بچے تھے۔ابو طالب نے اس بچے کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پیٹھ کعبہ کی دیوار سے ٹیک دی۔ بچے نے ان کی انگلی پکڑ رکھی تھی۔اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نہ تھا۔لیکن (دیکھتے دیکھتے) اِدھر اُدھر سے بادل کی آمد شروع ہوگئی اور ایسی دھواں دھار بارش ہوئی کہ وادی میں سیلاب آ گیا اور شہر و بیاباں شاداب ہو گئے۔

جنگ فجار

آپ کی عمر پندرہ برس کی ہوئی تو جنگ فُجار پیش آئی۔اس جنگ میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے گئے تھے اور اپنے چچاؤں کو تیر تھماتے تھے۔

حِلفُ الفُضُول

اس جنگ کے بعد ایک حُرمت والے مہینے ذی قعدہ میں حلف الفضول پیش آئی۔قبایل نے آپس میں عہد و پیمان کیا کہ مکہ میں جو بھی مظلوم نظر آئے گا۔خواہ مکے کا رہنے والا ہو یا کہیں اور کا یہ سب اس کی مدد اور حمایت میں اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کا حق دلوا کر رہیں گے۔اس اجتماع میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھے اور بعد میں شرفِ رسالت سے مشرف ہونے کے بعد فرمایا کرتے تھے میں عبداللہ بن جُدعان کے مکان پر ایک ایسے معاہدے میں شریک تھا کہ مجھے اس کے عوض سُرخ اُونٹ بھی پسند نہیں اور اگر (دَور) اسلام میں اس عہد و پیمان کے لیے مجھے بلایا جاتا تو میں لبیک کہتا۔

جفاکشی کی زندگی

عنفوانِ شباب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی معین کام نہ تھا، البتہ یہ خبر متواتر ہے کہ آپ بکریاں چراتے تھے۔پچیس سال کی عمر ہوئی تو حضرت خدیجہؓ کا مال لے کر تجارت کے لیے ملک شام تشریف لے گئے۔ابن اسحاق کا بیان ہے کہ خدیجہ بنت خُویلد لوگوں کو اپنا

مال تجارت کے لیے دیتی تھیں اور مضاربت کے اُصول پر ایک حصہ طے کر لیتی تھیں۔ جب انہیں رسول اللہ ﷺ کی راست گوئی، امانت اور مکارمِ اخلاق کا علم ہوا تو انہوں نے ایک پیغام کے ذریعے پیش کش کی کہ آپ ان کا مال لے کر تجارت کے لیے ان کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام تشریف لے جائیں۔ آپ نے یہ پیش کش قبول کر لی اور اُن کا مال لے کر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ مُلک شام تشریف لے گئے۔

حضرت خدیجہؓ سے شادی

جب آپ ﷺ مکہ واپس تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ نے اپنے مال میں ایسی امانت و برکت دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی اور ادھر ان کے غلام میسرہ نے آپ کے شیریں اخلاق، بلند پایہ کردار موزوں اندازِ فکر راست گوئی اور امانت دارانہ طور طریق کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کیے تو حضرت خدیجہ بہت متاثر ہوئیں اور آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس نکاح میں بنی ہاشم اور رؤسائے مُضَر شریک ہوئے۔

یہ ملک شام سے واپسی کے دو مہینے بعد کی بات ہے۔ آپ ﷺ نے مہر میں بیس اُونٹ دیئے۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی اور وہ نسب و دولت اور سوجھ بوجھ کے لحاظ سے اپنی قوم کی سب سے معزز اور افضل خاتون تھیں۔ یہ پہلی خاتون تھیں جن سے رسُول اللہ ﷺ نے شادی کی اور ان کی وفات تک کسی دوسری خاتون سے شادی نہیں کی۔

کعبہ کی تعمیر اور حجرِ اسود کے تنازعہ کا فیصلہ

آپ ﷺ کی عمر کا پینتیسواں سال تھا کہ قریش نے نئے سرے سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ اس مرحلے پر قریش نے یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں صرف حلال رقم ہی استعمال کریں گے۔ تعمیر کے لیے الگ الگ ہر قبیلے کا حصہ مقرر تھا اور ہر قبیلے نے

علیحدہ علیحدہ پتھر کے ڈھیر لگا رکھے تھے۔ تعمیر شروع ہوئی باقوم نامی ایک رومی معمار نگراں تھا۔ جب عمارت حجر اسود تک بلند ہو چکی تو یہ جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ رکھنے کا شرف و امتیاز کسے حاصل ہو۔ یہ جھگڑا چار پانچ روز تک جاری رہا اور رفتہ رفتہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ معلوم ہوتا تھا سرزمینِ حرم میں سخت خون خرابہ ہو جائے گا۔ لیکن ابو اُمیّہ مخزومی نے یہ کہہ کر فیصلے کی ایک صورت پیدا کر دی کہ مسجد حرام کے دروازے سے جو شخص پہلے داخل ہو اسے اپنے جھگڑے کا حکم مان لیں۔ لوگوں نے یہ تجویز منظور کر لی۔ اللہ کی مشیّت کہ اس کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ کو دیکھا تو چیخ پڑے کہ **ھٰذا الامین رضیناہ ھٰذا مُحَمَّد**۔ یہ امین ہیں ہم ان سے راضی ہیں یہ محمد ہیں۔ پھر جب آپ ان کے قریب پہنچے اور انہوں نے آپ کو معاملے کی تفصیل بتائی تو آپ نے ایک چادر طلب کی بیچ میں حجر اسود رکھا اور قبائل کے سرداروں سے کہا کہ آپ سب حضرات چادر کا کنارہ پکڑ کر اُوپر اُٹھائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب چادر حجر اسود کے مقام تک پہنچ گئی تو آپ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔ یہ بڑا معقول فیصلہ تھا۔ اس پر ساری قوم راضی ہو گئی۔

نبوت سے پہلے کی اجمالی سیرت

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ان تمام خوبیوں اور کمالات کا جامع تھا جو متفرق طور پر لوگوں کے مختلف طبقات میں پائے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصابتِ فکر، دُور بینی اور حق پسندی کا بلند مینار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حُسنِ فراست پختگی فکر اور وسیلہ ومقصد کی درستگی سے حظِ وافر عطا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طویل خاموشی سے مسلسل غور وخوض، دائمی تفکر اور حق کی کُرید میں مدد لیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شاداب عقل اور روشن فطرت سے زندگی کے صحیفے، لوگوں کے معاملات اور جماعتوں کے احوال کا جائزہ لیا اور جن خرافات

میں یہ سب لت پت تھیں ان سے سخت بیزاری محسوس کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب سے دامن کش رہتے ہوئے پوری بصیرت کے ساتھ لوگوں کے درمیان زندگی کا سفر طے کیا یعنی لوگوں کا جو کام اچھا ہوتا اس میں شرکت فرماتے ورنہ اپنی مقررہ تنہائی کی طرف پلٹ جاتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے شراب کو کبھی منہ نہ لگایا، آستانوں کا ذبیحہ نہ کھایا اور بُتوں کے لیے منائے جانے والے تہوار اور میلوں ٹھیلوں میں کبھی شرکت نہ کی۔ آپ کو شروع ہی سے ان باطل معبودوں سے اتنی نفرت تھی کہ ان سے بڑھ کر آپ کی نظر میں کوئی چیز مبغوض نہ تھی حتیٰ کہ لات وعُزّیٰ کی قسم سننا بھی آپ کو گوارا نہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے چچے

آپ ﷺ کے گیارہ چچے تھے۔ تاریخ کی کتب سے دس کے حالات ملتے ہیں ان میں سے سات کا تعلق اسلامی تاریخ سے بھی ہے۔ ذیل میں قدرے تفصیل دی گئی ہے۔

حضرت حارث: یہ عبدالمطلب کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ حارث کے چار بیٹے تھے۔

حضرت ابوطالب: ان کو نبی ﷺ کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ ان کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں یہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے باپ تھے۔ **حضرت حمزہ ؓ:** ۶ نبوت کو مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی لگتے تھے۔ غزوہ بدر میں بڑی بہادری سے دشمنوں سے لڑے تھے۔ غزوہ احد میں دشمنوں نے بے دردی سے شہید کر دیا تھا۔

ابولہب: نبی ﷺ سے عداوت رکھتا تھا۔ جب آپ ﷺ بازاروں میں وعظ فرماتے تو ابولہب آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے لوگوں کو کہتا اس کی بات نہ سننا یہ دیوانہ ہے۔ غزوہ بدر کے ۸ دن بعد طاعون کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوا۔

حضرت عباس ؓ: یہ عمر میں آپ ﷺ سے دو سال بڑے تھے۔ جاہلیت میں قریش کے سردار بھی رہے۔ یہ قدیم الاسلام تھے لیکن انہوں نے اپنا اسلام چھپایا ہوا تھا اور نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مکہ میں ٹھہرے ہوئے تھے یہ کفار کی خبریں مکہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا کرتے تھے اور مکہ کے غریب مسلمانوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بڑی عزت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے یہ میرے چچا ہیں اور میرے باپ کے برابر ہیں۔ ان کی اولاد میں حضرت عبداللہؓ کو جو مقام ملا وہ کسی دوسرے کے حصہ میں نہ آیا اور حضرت عبد اللہ ہی وہ شخصیت ہیں جن کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا فرمائی تھی۔ اے اللہ اس کو دانائی اور قرآن کی تفسیر سکھا۔

حضرت زبیر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۳۴ برس کے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ چچا وفات پا گئے یہ بڑے رحم دل انسان تھے۔ بہت بڑے شاعر اور فصیح البیان تھے ان کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں۔

حضرت عبد المطلب کے باقی بیٹوں کے نام درج ذیل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبد المطلب، غداد بن عبد المطلب، مقوم بن عبد المطلب، صفار بن عبد المطلب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھیاں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ پھوپھیاں تھیں۔ اُمّ حکیم بیضاء، امیمہ، عاتکہ، صفیہ، برّہ، اروٰی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل تھی کہ مختلف مقاصد کے پیش نظر چار سے زیادہ شادیاں کر سکتے تھے۔ چنانچہ جن عورتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا ان کی تعداد گیارہ تھی جن میں سے نو عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت زندہ تھیں اور دو بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں (حضرت خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ)۔

حضرت خدیجہؓ

ہجرت سے پہلے مکہ میں نبی ﷺ کا گھرانہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہ پر مشتمل تھا۔شادی کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک ۲۵ برس تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ برس تھی۔حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کی پہلی بیوی تھیں۔ان کی زندگی میں آپ ﷺ نے کوئی اور شادی نہ کی۔رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں تمام صاحب زادے اور صاحب زادیاں سوائے ابراہیم حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھیں۔

حضرت سودہ بنت زمعہؓ

ان سے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ کی وفات کے چند دن بعد نبوت کے دسویں سال ماہ شوال میں شادی کی۔حضرت سودہ کے پہلے خاوند سکران بن عمرو وفات پا گئے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے شادی کے وقت یہ بیوہ تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابی بکرؓ

ان سے رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے گیارہویں سال ماہ شوال میں شادی کی۔یعنی حضرت سودہؓ سے شادی کے ایک سال بعد اور ہجرت سے دو برس پانچ ماہ پہلے اس وقت ان کی عمر ۶ برس تھی۔پھر ہجرت کے سات ماہ بعد شوال نمبر ۱ ہجری میں ان کی رخصتی ہوئی اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۹ برس تھی اور حضرت عائشہ باکرہ تھیں ان کے علاوہ کسی اور باکرہ عورت سے آپ ﷺ نے شادی نہیں کی۔حضرت عائشہ آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں اور اُمت کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور عالمہ تھیں۔

حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطابؓ

ان کے پہلے خاوند خنیس بن حذافہؓ تھے جو بدر اور اُحد کے درمیانی عرصے میں فوت ہوئے تھے۔ان سے ۳ ہجری میں شادی ہوئی۔

حضرت زینب بنت خزیمہؓ

یہ قبیلہ بنوھلال بن عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ مسکینوں پر رحم اور نرمی کی وجہ سے ان کا لقب ام المساکین پڑ گیا تھا۔ یہ حضرت عبداللہ بن حجشؓ کے نکاح میں تھیں جو جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۴ ہجری میں ان سے شادی کر لی تھی لیکن آٹھ ماہ کے بعد یہ وفات پا گئیں تھیں۔

حضرت امّ سلمہؓ ھند بنت ابی امیہ

یہ ابوسلمہؓ کے نکاح میں تھیں۔ جمادی آلاخر ۴ ہجری میں ابوسلمہ وفات پا گئے تو شوال ۴ ہجری میں رسول اللہؐ نے ان سے شادی کر لی۔

حضرت زینب بنت حجشؓ

یہ قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ ان کی شادی پہلے حضرت زید بن حارثہ سے ہوئی تھیں لیکن حضرت زید سے نبھاہ نہ ہو سکا اور انہوں نے طلاق دے دی۔ عدت کے ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کی۔ ان سے ۵ ہجری میں شادی ہوئی۔

حضرت جویریہ بنت حارثؓ

حضرت جویریہ بنوالمطلق کے قیدیوں میں لائی گئیں تھیں اور حضرت ثابت بن قیسؓ کے حصےمیں آئی تھیں۔ انہوں نے ایک مقررہ رقم کے عوض آزاد کر دینے کا معاملہ طے کر لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے شادی کر لی۔ یہ بھی ۵ یا ٦ ہجری میں شادی ہوئی۔

حضرت امّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ

یہ پہلے عبیداللہ بن حجش کے نکاح میں تھی اور ان کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ بھی گئی تھیں۔ لیکن عبیداللہ نے وہاں جانے کے بعد مرتد ہو کر عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا اور پھر حبشہ ہی میں وفات پائی۔ لیکن اُم حبیبہ اپنے دین اور ہجرت پر قائم رہی۔ ۷ ہجری میں یہ حبشہ

سے واپس مدینہ آئیں اور رسول اللہ ﷺ سے نکاح ہوا۔

حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطبؓ

یہ بنی اسرائیل سے تھیں اور خیبر میں قید کی گئیں۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے لیے منتخب فرمالیا اور آزاد کر کے شادی کر لی۔

حضرت میمونہ بنت حارثؓ

یہ اُم الفضل لبابہ بنت حارثؓ کی بہن تھیں۔ان سے ذی قعدہ ۷ ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے شادی کی۔

رسول اللہ ﷺ کی اولاد

رسول اللہ ﷺ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔

حضرت قاسمؓ

یہ حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ابھی چلنا ہی سیکھا تھا کہ وفات پا گئے۔آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ان ہی کے نام پر ہے۔

حضرت عبداللہؓ

ان کا لقب طیب اور طاہر تھا۔یہ مکہ مکرمہ بعثت نبوت کے بعد حضرت خدیجہؓ ہی کے بطن سے پیدا ہوئے اور مکہ میں ہی بچپن میں وفات ہوئی۔ان کی وفات پر سورۃ الکوثر کا نزول ہوا اس لیے کہ کفار سمجھتے تھے کہ فرزند کے نہ بچنے سے اب کوئی محمد ﷺ کا نام لیوا نہیں رہا۔

حضرت ابراہیمؓ

مدینہ منورہ میں ایک لونڈی ماریہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ولادت کی اطلاع ابورافع نامی صحابی دی۔رسول اللہ ﷺ نے خوشی میں اسے ایک غلام عطا فرمایا اور بچے کا نام ابراہیم رکھا۔یہ بھی ایام رضاعت میں وفات پا گئے۔نبی ﷺ نے جب آخری وقت میں ان کو دیکھا تو وہ سانس چھوڑ رہے تھے۔نبی ﷺ نے ان کو گود میں اٹھایا اور

زبان سے فرمایا: ابراہیم حکم الٰہی کے سامنے ہم تیرے کس کام آسکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں

رسول اللہ ﷺ کی چاروں بنات حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہیں۔

سیدہ زینبؓ

بیٹی زینب کی پیدائش کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر ۳۰ سال تھی۔ زینب کی شادی ابوالعاص بن ربیع عبدشمس سے۔ زینب خاوند سے پہلے مسلمان ہو چکی تھیں۔ ابوالعاص جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ پھر قیدی بن کر مدینہ گئے۔ ان کی رہائی کے لیے حضرت زینب نے وہ ہار فدیے کے طور پر بھیجا جو حضرت خدیجہ نے اپنی اس بیٹی کو شادی کے موقع پر دیا تھا۔ لوگوں نے ابوالعاص کو اس بات پر اکسایا کہ وہ زینب کو طلاق دے دے لیکن اس نے ایسا نہ کیا اور کچھ دیر بعد یہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی بیٹی امامہ بنت زینب وہ پیاری نواسی رسول ہیں جن کو گود میں لے کر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ حضرت زینب ۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں۔

سیدہ رقیہؓ

حضرت رقیہ آپ ﷺ کی دوسری بیٹی تھیں۔ آپ ﷺ ۳۳ سال کی عمر میں تھے جب یہ پیدا ہوئیں۔ ان کی شادی مکہ میں ہی حضرت عثمان بن عفانؓ سے ہوئی اور اس وقت مکہ میں یہ بات مشہور تھی کہ سب سے اچھا جوڑا جو دیکھا گیا ہے وہ رقیہ اور عثمانؓ کا ہے۔

سیدہ رقیہ وہ عظیم خاتونِ اوّل ہیں جنہوں نے ہجرت فی سبیل اللہ کی سنت کو اپنے شوہر کا ساتھ دے کر قائم کیا۔ سیدہ رقیہ ۲ ہجری میں وفات پا گئیں۔ ان کا ایک بیٹا عبداللہ تھا جو چھ سال کی عمر میں والدہ سے دو سال بعد فوت ہو گیا۔

سیدہ اُمّ کلثومؓ

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تیسری بیٹی تھیں۔ ان کی شادی بھی حضرت عثمانؓ سے رقیہ کی وفات کے بعد ہوئی۔ اسی وجہ سے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کا لقب ملا۔ اُم کلثومؓ کے نکاح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو بلا کر فرمایا یہ جبریل ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ خدا کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری بیٹی کا نکاح بھی عثمان سے کروں۔ (حاکم)
۹ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُم کلثومؓ کی قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی دونوں آنکھوں میں پانی تھا۔ (بخاری)

سیدہ فاطمہؓ

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ ان کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمر کے اکتالیسویں سال میں ہوئی۔
جنگ بدر کے بعد ان کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بات چیت میں حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حضرت حسن، حضرت حسین، سیدہ اُم کلثوم، سیدہ زینب پیدا ہوئیں۔ ان کی وفات ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری کو ہوئی۔

باب نمبر 17

شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سراپا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میں دوسروں کی نسبت آدمؑ سے زیادہ مشابہ ہوں اور میرے باپ ابراہیمؑ خلقت اور اخلاق میں مجھ سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور فرماتے ہیں کہ

میرے پروردگار کے یہاں میرے دس نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے سبب اللہ کفر کو محو فرمائے گا میں عاقب ہوں یعنی پیچھے آنے والا میرے بعد اور کوئی نبی نہیں اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو میرے اٹھنے کے بعد حشر فرمائے گا، اور میں رسول رحمت اور رسول توبہ اور رسول ملاحم اور مقفی ہوں کہ سب لوگوں کے بعد آیا۔ یعنی انبیاءؑ کے خاتمہ پر آیا ہوں اور میں قثم ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک نہ زیادہ طویل اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا بلکہ جب تنہا چلتے تو لوگ میانہ قد کہتے اور باوجود اس کے اگر کوئی طویل القامت آپ کے ساتھ چلتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا قد مبارک نکلتا ہوا معلوم ہوتا اور کبھی دو لمبے قد والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر اُدھر ہوتے طویل قد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر غالب ہوتے اور جب وہ آپ سے علیحدہ ہوتے ان کو لوگ طویل کہتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میانہ قد بتاتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے کہ خیر اعتدال میں رکھی گئی ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک از ہر یعنی گورا چٹا تھا نہ آپ گندم گوں تھے اور نہ زیادہ سفید اور از ہر وہ سفید خالص ہے جس میں زردی اور سرخی اور دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو۔

پسینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر موتیوں کی طرح تھا اور مشک خالص سے بھی زیادہ خوشبودار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل مڑے ہوئے تھے نہ بالکل لٹکے ہوئے تھے اور نہ ہی بالکل گھنگھریالے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں کنگھی کر لیتے تو جیسے ریت میں ہوا سے لہریں پڑ جاتی ہیں ویسے ہی ان میں معلوم ہوتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال شانوں سے لگے ہوئے تھے اور اکثر روایت یہ ہے کہ کانوں کی لو تک تھے۔ اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو چادر میں کر دیتے تھے اور ہر گوش مبارک دو لچھوں کے بیچ میں نکلا ہوتا تھا۔ اور کبھی آپ بالوں کو کانوں کے اوپر کر دیتے تھے، آپ کی

گردن کا کنارہ چمکتا اور جھلکتا ہوا محسوس ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں سترہ بال سفید تھے اور اس سے زیادہ نہیں ہوے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوبصورت اور روشن تھا، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کا وصف بیان کیا، اس نے چودھویں رات کے چاند ہی سے تشبیہ دی اور چونکہ آپ کی جلد صاف تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خفگی چہرہ سے معلوم ہو جاتی تھی۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی وسیع اور بھویں باریک اور پوری تھیں اور دونوں بھوؤں کے درمیان چمکتا ہوا نور گویا خالص چاندی ان کے درمیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھیں کشادہ اور حسین اور ان کی سیاہی خوب گہری تھی اور آپ کی آنکھوں میں کچھ سرخی کا اختلاط تھا، پلکیں طویل اور اس کثرت سے تھیں کہ ملنے کے قریب ہوگئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک مبارک پتلی اور لمبی اور برابر تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک کچھ خلا والے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تو ان کی چمک بجلی کی دمک معلوم ہوتی تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب مبارک اللہ کے سب بندوں سے زیادہ حسین اور لطیف تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار مبارک غیر مرتفع اور سخت تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک نہ لمبا تھا اور نہ زیادہ گول بلکہ کسی قدر گولائی تھی۔ ریش مبارک گھنی تھی اور اس کو آپ نہ کترواتے اور مونچھیں کترواتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھی، نہ لمبی تھی اور نہ چھوٹی۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک چوڑا تھا کسی جگہ کا گوشت دوسری جگہ سے ابھرا ہوا نہ تھا، برابر آئینہ کی طرح اور سفید چاندی کی طرح تھا، سر سینہ اور ناف مبارک تک ایک بالوں کا خط باریک دھار کی طرح تھا اور اس کے سوا پیٹ اور سینہ پر اور بال نہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر تین شکن تھے ایک تہبند کے نیچے چھپ جاتا اور دو کھلے رہتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانے بڑے تھے اور ان پر بال کثرت سے

تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانوں اور کہنیوں اور جسم کے جوڑ پر گوشت تھے اور پشت مبارک وسیع اور دونوں شانوں کے دائیں شانہ کے متصل مہر نبوت تھی جس میں ایک سیاہ داغ مائل بہ زردی تھا اور اس کے گرد کچھ بال مسلسل گھوڑے کی ایال کے بال کی طرح تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں بازو اور ہاتھ پر گوشت تھے اور دونوں پنجے لمبے اور ہتھیلیاں اور ہاتھ کشادہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیاں گویا چاندی کی شاخیں تھیں۔ مصافحہ کرنے والا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرتا تو دن بھر اس کی خوشبو سے معطر رہتا، اگر کسی بچے کے سر پر اپنا دست شفقت پھیرتے تو ہاتھ کی خوشبو کے باعث جو اس کے سر میں ہوتی وہ دوسرے بچوں سے پہچانا جاتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہبند کے نیچے کا بدن یعنی رانیں اور پنڈلیوں پر گوشت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن فربہی میں معتدل تھا۔ آخر عمر میں کچھ فربہ ہو گئے تھے گوشت ایسا چست تھا کہ گویا پہلی ہی خلقت پر تھے، فربہی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ضرر نہ ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حکیم تھے۔ سب سے زیادہ شجاع تھے۔ سب سے زیادہ سخی تھے۔ سب سے زیادہ پاکدامن تھے۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ مبارک ایسی عورت کے ہاتھ کو نہ لگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملکیت میں نہ ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محرم نہ ہو۔ سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دینار درہم رات کو نہ رہتا تھا۔

اور اگر بچ جاتا اور ایسا شخص نہ ملتا جس کو عطا فرمائیں اور یکا یک رات ہو جاتی تو اپنے مکان میں تشریف نہ لاتے جب تک کے بچے ہوئے کو کسی محتاج کو نہ دے دیتے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تھا، اس میں سے سال بھر کی اپنی غذا کے سوا نہ لیتے اور وہ بھی سب سے زیادہ سستی اور سہل الوصول یعنی کھجور اور جَو کی ہوتی تھی، اور باقی سب کو فی سبیل اللہ خرچ کر دیتے تھے۔ جس چیز کا سوال کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرتا اس کو مرحمت فرما دیتے تھے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سال بھر کی غذا میں سے بھی دے ڈالتے تھے،

اور سائلین کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے تھے۔ اپنا جوتا گانٹھتے تھے اور کپڑے میں پیوند لگاتے تھے اور اپنے گھر کے کام کرتے تھے۔ اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ گوشت کاٹتے تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ حیادار تھے کہ کسی کے چہرے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نہ جمتی تھی۔ آزاد اور غلام کی دعوت منظور فرماتے تھے اور ہدیہ قبول فرماتے گو ایک گھونٹ دودھ کا ہو یا خرگوش کی ران ہو، اور ہدیہ کی مکافات فرماتے تھے۔ ہدیہ کو تناول فرماتے اور صدقے کو نہ کھاتے تھے۔ لونڈی اور مسکین کی دعوت قبول فرمانے سے تکبر نہ فرماتے تھے ان کے ساتھ چلے جاتے۔ اپنے پروردِگار کی خاطر غصّہ فرماتے اور اپنے نفس کے لئے غصّہ نہ فرماتے۔ حق کو جاری فرماتے اگرچہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نقصان ہوتا تھا۔ اور بھوک کے مارے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے جو موجود ہوتا وہ تناول فرماتے اور جو پاتے اس کو نہ ہٹاتے۔ اور حلال کھانے سے ورع نہ فرماتے اور اگر کھجور روٹی کے بغیر پاتے تو اس کو ہی نوش جان فرماتے اور اگر بھنا ہوا گوشت ملتا تو وہی کھا لیتے، تکیہ لگا کر نہ کھاتے اور نہ اونچے خوان پر رکھ کر کھانا کھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رومال دونوں پائے مبارک کے تلوے تھے۔ گیہوں کی روٹی سے زندگی بھر تین دن مسلسل پیٹ نہیں بھرا اور یہ امر مفلسی اور بخل کی وجہ سے نہ تھا بلکہ نفس کو مطیع اور مغلوب رکھنے کے لئے تھا۔ ولیمہ کی دعوت قبول فرماتے۔ بیمار کی عیادت فرماتے اور جنازے کے ہمراہ تشریف لے جاتے۔ دشمنوں میں بغیر محافظ کے تنہا پھرتے تھے۔ تواضع سب سے زیادہ اور وقار میں سب سے بڑھ کر تھے اور تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ کلام میں سب سے زیادہ بلیغ تھے۔ مگر کلام میں طوالت نہ ہوتی تھی۔ سب سے زیادہ خندہ پیشانی والے تھے۔ امورِ دنیا میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی چیز تعجب میں نہ ڈالتی۔ جو پہننے کو پاتے وہ پہن لیتے، کبھی شملہ یعنی چھوٹا کمبل اور کبھی یمن کی چادر اور کبھی اون کا جبہ جو مباح مال سے ملتا اس کو پہن لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اس کو دائیں ہاتھ اور

بائیں ہاتھ کی کی چھنگلیا میں پہنا کرتے تھے اور اپنے پیچھے غلام یا دوسرے شخص کو سوار کر لیتے تھے۔ جو سواری مل جاتی اس پر سوار ہو جاتے۔ کبھی گھوڑے پر، کبھی اونٹ پر، کبھی خچر پر، کبھی گدھے پر، کبھی پیدل ننگے پاؤں اور چادر اور عمامہ اور ٹوپی کے بغیر چلتے اور مدینہ منورہ کے آخری کنارے پر بیماروں کی عیادت فرماتے تھے۔ خوشبو کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرماتے تھے اور بدبو کو مکروہ جانتے تھے۔ فقیروں کے ساتھ بیٹھتے تھے، مساکین کو ساتھ کھلاتے تھے، جو لوگ اخلاق میں افضل ہوتے ان کا اکرام کرتے۔ اور اہل شرف کے ساتھ سلوک کر کے ان کو خوش کرتے تھے، صلہ رحمی فرماتے نہ اس طرح پر کہ اعزا کو ان سے افضل شخصوں پر ترجیح دیں۔ کسی پر ظلم نہ فرماتے، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عذر کرتا اس کا عذر قبول کر لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح فرماتے مگر سچ کے سوا کچھ نہ کہتے۔ مسکراتے تھے اور زور زور سے نہ ہنستے تھے۔ مباح کھیل کود دیکھتے اور منع نہ فرماتے۔ اپنے اہل کے ساتھ دوڑتے کے کون آگے نکلتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آوازیں بلند ہوتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دودھ والی اونٹنی اور بکری تھی کہ ان کا دودھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے گھر والے پیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لونڈیاں اور غلام تھے، کھانے اور پہننے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے برتری نہ فرماتے تھے۔ کوئی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا نہ گزرتا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لئے یا اپنے نفس کی بہتری کے لئے ضروری کام نہ کرتے ہوتے تھے۔ اپنے صحابہؓ کے باغوں میں تشریف لے جاتے۔ کسی مسکین کو اس کے مفلس ہونے کے سبب حقیر نہ جانتے اور نہ کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہت کی وجہ سے ڈرتے بلکہ دونوں کو برابر اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے۔

آداب واخلاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کسی کو ایمانداروں میں سے برا کہا اس کے حق میں اس کو کفارہ اور رحمت ہونے کی دعا کی۔ کسی عورت کو نہ کبھی لعنت کی اور نہ کسی خادم کو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوران قتال عرض کیا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنوں کو لعنت کریں تو مناسب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں نہ کہ لعنت کے لئے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس کیا جاتا کہ کسی مسلمان یا کافر، عام یا خاص کے لئے بددعا فرمایئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بددعا سے اعراض کر کے دعا خیر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کسی کو نہیں مارا، جہاد فی سبیل اللہ کے سوا۔ اور جو برائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی گئی اس کا بدلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں لیا، مگر یہ کہ حرمتِ الٰہی کی اہانت ہو۔ اور جب کبھی دو امروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا گیا، تو دونوں میں سے سہل تر کو پسند فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ یا قطع قرابت نہ ہو کہ ان دونوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ دور رہتے تھے۔ اور جو کوئی آزاد یا غلام یا لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ اس کی ضرورت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری لگی اس کے بارے میں مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ تو نے کیا کیا۔ اور جب کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں میں سے ملامت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ اس کو کچھ مت کہو تقدیر میں یوں ہی ہونا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی خواب گاہ میں عیب نہیں لگایا۔ اگر کسی نے بچھونا بچھا دیا تو بھی لیٹ گئے اور اگر بستر نہ ہوا تو زمین پر ہی لیٹ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنانے سے پہلے

توریت میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا بندہ برگزیدہ ہے۔ نہ درشت خو ہے نہ سخت، وہ نہ بازاروں میں چیختا ہے اور نہ بدی کا بدلہ بدی سے لیتا ہے بلکہ معاف اور درگزر کرتا ہے۔ اس کی پیدائش کی جگہ مکہ معظّمہ اور مقامِ ہجرت طابہ یعنی مدینہ منورہ (اور ملک شام) میں ہے، اور وہ اور اس کے ساتھی تہبند باندھتے ہیں۔ قرآن اور علم کے حافظ ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کو وضو میں دھوتے ہیں اور اسی طرح کا وصف انجیل میں مذکور ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ جس سے ملتے اوّل سلام کرتے اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کام کے لئے کھڑا کر لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکے رہتے جب تک کے شخص خود چلا نہ جاتا۔ اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے ہاتھ نہ چھڑاتے یہاں تک کے وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔ اور جب اپنے صحابہؓ میں سے کسی سے ملتے تو پہلے مصافحہ کرتے پھر اسکی انگلیوں میں انگلیاں ڈالتے اور خوب مضبوط گرفت فرماتے۔ اور جب کھڑے ہوتے اور بیٹھتے تو اللہ ہی کا ذکر کرتے۔ اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نماز پڑھنے میں کوئی آ بیٹھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز مختصر کر دیتے اور اس سے پوچھتے کہ تم کو کچھ کام ہے اور جب اس کے کام سے فارغ ہوتے تو پھر نماز پڑھنے لگتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر نشست یہ تھی کہ دونوں پنڈلیوں کو کھڑی کر کے ان کے گرد دونوں ہاتھ گوٹھ مارنے کی طرح پکڑ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی نشست سے علیحدہ نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جگہ بیٹھنے کی جگہ ملتی تھی اسی جگہ بیٹھ جاتے تھے۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاؤں صحابہؓ میں پھیلائے ہوئے ہوں اور ان پر جگہ تنگ ہوگئی ہو۔ ہاں! اگر مکان وسیع ہوتا اور پاؤں پھیلانے سے جگہ تنگ نہ ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر نشست قبلہ رخ ہوتی تھی۔ اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تھا اس کی خاطر اور تعظیم فرماتے حتیٰ کے جن لوگوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسی طرح کی قرابت اور دودھ پینے کا رشتہ نہ تھا

ان کے لئے اپنی چادر بچھا کر اس پر ان کو بٹھلاتے۔ اور تکیہ آپ ﷺ کے نیچے رہتا تھا آنے والے کے لئے اس کو نکال کر حوالے فرماتے اور اگر وہ اس کے لینے سے انکار کرتا تو آپ ﷺ قسم دیتے کہ اس پر تکیہ لگا کر بیٹھے۔ اور جس کسی نے آپ ﷺ سے محبت کی اس کو یہی گمان ہوتا کہ سب سے زیادہ آپ ﷺ مجھ پر کرم فرماتے ہیں، یہاں تک کے اپنے ہم نشینوں میں ہر ایک کی طرف اس کے حصّے کی مطابق توجہ فرماتے تھے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کی نشست اور سننا اور بات کہنا اور لطیف محاسن اور ہم نشین کی طرف توجہ اور اس کے ساتھ بیٹھنا حیا اور تواضع اور رازداری کی مجلس تھی۔ اپنے صحابہؓ کو ان کی خاطر اور دلداری کے لئے ان کی کنیّتوں سے پکارتے۔ اور جس کی کنیت نہ ہوتی اس کو کنیت آپ ﷺ عطا فرماتے، پھر لوگ اس کو اسی کنیت سے پکارتے۔ جن عورتوں کی اولاد ہوتی ان کی کنیت بھی مقرر فرماتے اور بے اولاد والی کی کنیت پہلے سے کر دیتے اور بچوں کے لئے کنیت ٹھہرا دیتے تو ان سے ان کا دل نرم ہو جاتا۔ اور سب لوگوں سے زیادہ دیر میں آپ ﷺ کو غصّہ آتا اور سب سے جلد راضی ہو جاتے۔ لوگوں پر نہایت درجہ کی نرمی فرماتے اور ان کے حق میں سب سے بہتر اور نافع تر تھے۔

آپ ﷺ کی گفتگو اور ہنسی

آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ فصیح اور شیریں تقریر کرتے تھے اور فرماتے کہ میں زیادہ فصیح ہوں۔ جنت کے لوگ جنت میں محمد ﷺ کی بولی میں گفتگو کریں گے۔ آپ ﷺ کم سخن نرم گفتار تھے۔ جب بولتے تو بہت کلام نہ فرماتے۔ آپ ﷺ کی تقریر پروئے ہوئے موتیوں کی سی لڑی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ تمہاری طرح زیادہ گفتگو نہ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا کلام مختصر ہوتا تھا اور تم کسی قدر اس کو پھیلاتے ہو۔ سب سے زیادہ مختصر کلام آپ ﷺ کا تھا اور اسی کو

حضرت جبرئیلؑ آپ ﷺ کے پاس لائے اور باوجود اختصار کے جو چاہتے وہ جمع فرماتے۔ آپ ﷺ کلماتِ جامع سے کلام فرماتے نہ زیادتی ان میں تھی نہ کمی گویا موتیوں کے دانوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ اور اثناء کلام میں کچھ توقف ہوتا تھا کہ سننے والے یاد کرلیں۔ آپ ﷺ کی آواز بلند اور لہجہ سب سے اچھا تھا۔ سکوت بہت فرماتے اور بلا ضرورت لب مبارک گفتگو کے لئے نہ ہلاتے۔ نامعقول لفظ زبان پر نہ لاتے اور حالت رضا اور غضب میں سچ کے سوا کچھ نہ کہتے۔ جو کوئی برا لفظ بولتا اس کی طرف سے منہ پھیر لیتے۔ اور جو لفظ آپ ﷺ کو برا معلوم ہوتا اور بمجبوری کہنا پڑتا تو اس کو صراحتہً نہ فرماتے اشارۃً فرماتے۔ جب آپ ﷺ خاموش ہوجاتے تو ہم نشین بولتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس کوئی دوسرے کی بات نہ کاٹتا۔ خیر خواہی کے ساتھ بغیر ہنسے نصیحت فرماتے۔ اور ارشاد فرمایا کہ بعض قرآن کو بعض سے مت ٹکراؤ کہ وہ کئی طرح پر نازل ہوا ہے۔ اپنے صحابہؓ کے روبرو سب سے زیادہ تبسم کرتے اور مسکراتے تھے اور ان کی باتوں سے زیادہ تعجب فرماتے اور ان میں اپنے نفس مبارک کو زیادہ مخلوط فرماتے۔ اور بعض اوقات اتنا تبسم فرماتے کہ آپ ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہوجاتیں۔ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کا مسکرانا آپ ﷺ کے سامنے تبسم ہوتا تھا۔ آپ کی اقتداء اور توقیر کی وجہ سے۔ اور آپ ﷺ سب سے زیادہ تبسم فرماتے اور خوش وخرم رہتے، بشرطیکہ آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل نہ ہوتا یا قیامت کا ذکر اور خطبہ اور وعظ نہ فرماتے ہوتے۔ اور جب آپ راضی اور خوش ہوتے تو سب سے بہتر رضا کی حالت میں ہوتے اور اگر واعظ فرماتے تو واقعی طور پر فرماتے نہ ہنسی کے طور سے اور اگر آپ غصہ ہوتے اور غصہ صرف خدا کے واسطے ہوا کرتے، تو کیسی چیز کو آپ کے غصہ کے سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ تھی اور آپ اپنے ہر کام میں ایسے ہی تھے اور جب کوئی حال آپ پر آتا تو اس کو خدا کے سپرد فرماتے اور طاقت اور قوت سے بری ہوجاتے اور

اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی التجا کرتے۔

کھانے میں آپ ﷺ کا طریقہ

آنحضرت ﷺ جو موجود پاتے اس کو کھا لیتے۔ اور جس کھانے پر بہت سے ہاتھ ہوتے وہ آپ ﷺ کو زیادہ محبوب تھا۔ اکثر آپ ﷺ جب تناول فرمانے کے لئے بیٹھتے تو اپنے دونوں زانوں اور دونوں قدم ملا لیتے جیسے نمازی بیٹھتا ہے مگر زانو پر زانو اور قدم پر قدم نہ ہوتا تھا۔ اور فرماتے تھے کہ میں بندہ ہوں، کھاتا ہوں جیسے بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہوں جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔ آپ ﷺ گرم کھانا نہ کھاتے تھے اور فرماتے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی سو اس کو ٹھنڈا کر لو۔ آپ ﷺ اپنے قریب سے کھایا کرتے تھے۔ اور تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے۔ اور بعض اوقات چوتھی سے سہارا لیتے۔ اور دو انگلیوں سے نہ کھاتے اور فرماتے کہ یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے۔ آنحضرت ﷺ بغیر چھنے جو کے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے۔ اور ککڑی تر کھجور کے ساتھ اور نمک کے ساتھ تناول فرماتے۔ اور تر پھلوں میں سے آپ ﷺ کو خربوزہ اور انگور بہت محبوب تھا۔ آپ ﷺ خربوزہ روٹی کے ساتھ اور مصری کے ساتھ تناول فرماتے۔ اور کبھی خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھاتے۔ کھانے میں دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے۔ ایک روز آپ ﷺ تر کھجور دائیں ہاتھ سے کھا رہے تھے اور گٹھلیاں بائیں ہاتھ میں جمع فرما رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک بکری آئی، آپ ﷺ نے اس کی طرف گٹھلیوں کا اشارہ کیا وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں سے کھاتی رہی اور آپ ﷺ دائیں ہاتھ سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کے آپ ﷺ کھا چکے تو بکری بھی چلی گئی۔ اور کبھی آپ ﷺ انگور کا خوشہ منہ میں رکھ لیتے یعنی کئی انگور اکھٹے کھاتے اور انگور کا رس آپ ﷺ کی ریش مبارک پر موتیوں کی

طرح اترتا معلوم ہوتا۔آپ ﷺ کا اکثر کھانا پانی اور کھجور ہوتا۔کبھی آپ ﷺ ایک گھونٹ دودھ کا لیتے اور اوپر سے ایک کھجور کھاتے، پھر اسی طرح کرتے اور دودھ اور کھجور کو اطیبین فرماتے (یعنی دو عمدہ چیزیں) اور سب سے زیادہ محبوب کھانا آپ ﷺ کے نزدیک گوشت تھا اور فرماتے کہ گوشت سماعت کی قوت بڑھاتا ہے اور دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار ہے اور اگر میں اپنے پروردگار سے درخواست کرتا کہ مجھ کو ہر روز گوشت عطا کرے تو وہ بیشک عطا فرماتا۔آپ ﷺ ثرید کو گوشت اور کدو کے ساتھ کھاتے۔اور کدو کو آپ ﷺ پسند فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ یہ میرے بھائی یونسؑ کا درخت ہے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے کہ جب تم ہنڈیا پکاؤ تو اس میں کدو زیادہ ڈالا کرو کہ وہ غمگین دل کو تقویت دیتا ہے۔اور جس پرندے کا شکار ہوتا اس کو تناول فرماتے اور شکار کا پیچھا خود نہ کرتے اور نہ آپ ﷺ شکار مارتے مگر کوئی شکار کر کے لا دیتا تو اس کے کھانے کو پسند فرماتے۔اور جب گوشت کھاتے تو سر مبارک کو اس کے لئے نہ جھکاتے بلکہ اس کو منہ کے پاس لا کر دانت سے کاٹتے۔اور روٹی اور گھی تناول فرماتے۔اور بکری میں سے آپ ﷺ کو دست اور شانہ پسند تھا، اور ہنڈیا میں سے کدو پسند تھا۔اور روٹی لگا کر کھانے کی چیز میں سے سرکہ اور کھجور میں سے عجوہ پسند فرماتے، اور عجوہ کھجور کے بارے میں برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ یہ جنت میں سے ہے اور زہر اور جادو سے شفاء ہے۔ساگ کی قسم میں آپ ﷺ کاسنی اور ریحان اور خرفہ جس کو رجلہ کہتے ہیں پسند فرماتے۔گردوں کو آپ ﷺ برا جانتے تھے اس وجہ سے کہ پیشاب کے قریب رہتے ہیں۔اور بکری میں سے سات چیزیں نہ کھاتے

تھے، ذکر اور فوطے اور مثانہ اور پتہ اور غدہ اور فرج اور خون اور ان کو برا جانتے تھے۔کچا لہسن اور پیاز اور گندنا تناول نہ فرماتے تھے اور کسی کھانے کو کبھی برا نہیں فرمایا بلکہ اگر اچھا معلوم ہوا تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا اور اگر برا جانا تو دوسرے کی نظر میں اس کو ناپسند نہیں کیا۔

گوہ اور تلی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نفرت رکھتے تھے مگر ان کو حرام نہیں فرمایا۔ اور اپنی انگلیوں سے پلیٹ چاٹتے اور فرماتے کہ بچے ہوئے کھانے میں برکت زیادہ ہوتی ہے اور کھانے کے بعد اتنی انگلیاں چاٹتے کہ کہ سرخ پڑ جاتیں۔ اور اپنا دست مبارک رومال سے نہ پوچھتے جب تک کہ ایک ایک انگلی چاٹ نہ لیتے اور فرماتے کہ معلوم نہیں کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گوشت اور روٹی کر کھاتے تو ہاتھوں کو خوب دھوتے پھر بقیہ پانی کو منہ پر پونچھ لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پانی تین دفعہ میں پیتے اور ان میں تین بار بسم اللہ اور آخر میں تین بار الحمد اللہ کہتے (یعنی ہر بار کی ابتداء میں ایک بار بسم اللہ اور انتہاء میں الحمد اللہ ہوتی)۔ برتن میں پینے کے دوران سانس نہ لیتے بلکہ اس سے علیحدہ ہو کر سانس لیتے۔ اور اپنا جھوٹا پانی اس کو مرحمت فرماتے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائیں طرف ہوتا اور کبھی بائیں طرف والا رتبہ میں بڑا ہوتا تو دائیں طرف والے سے اجازت لیتے کہ کہ سنت تو یہی ہے کہ تجھ کو ملے لیکن اگر تجھ کو پسند ہو تو بائیں طرف والے کو اپنے نفس پر ترجیح دے دے۔ کھانا گھر والوں سے نہ مانگتے اور نہ ان پر کسی کھانے کی فرمائش کرتے، اگر انہوں نے کھلا دیا تو کھا لیا اور جو سامنے لا کر رکھا قبول فرمایا اور جو پلایا وہ پی لیا۔ اور بعض اوقات اپنے کھانے یا پینے کی چیز کو خود کھڑے ہو کر لے لیتے۔

لباس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقہ

کپڑوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ملتا تہبند یا چادر یا کرتا یا جبہ یا اور کچھ وہی پہن لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سبز کپڑے اچھے معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اکثر پوشاک سفید ہوتی اور فرماتے کہ اس کو اپنے زندوں کو پہناؤ اور مردوں کو کفناؤ۔ اور لڑائی کے وقت روئی بھری ہوئی قبا پہنتے تھے اور بغیر بھری ہوئی بھی پہن لیتے تھے۔ اور ایک دیبا کی قبا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس تھی کہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہنتے تو اس کی سبزی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے رنگ کی سفیدی میں اچھی معلوم ہوتی۔ اور آپ ﷺ کے سب کپڑے ٹخنوں سے اوپر رہتے اور تہبندان سے بھی اوپر نصف ساق تک ہوتا اور آپ ﷺ کی قمیص کے بند بندھے رہتے اور کبھی نماز میں اور غیر نماز میں کھول دیتے۔ اور آپ ﷺ کے پاس ایک بڑی چادر تھی زعفران سے رنگی ہوئی کبھی صرف اس کو پہن کر لوگوں کو نماز پڑھا دیتے۔ اور کبھی آپ ﷺ چادر پہنتے کہ کوئی کپڑا بدن پر نہ ہوتا۔ اور آپ ﷺ کے پاس ایک چادر پیوند لگی ہوئی تھی اس کو پہنتے اور فرماتے کہ میں بندہ ہوں، پہنتا ہوں جیسے بندہ پہنتا ہے اور جمعہ کا جوڑا آپ ﷺ کا علیحدہ تھا جسے دوسرے دنوں میں نہ پہنتے تھے اور کبھی آپ ﷺ ایک چادر اس طرح پہنتے کہ دوسری چیز بدن پر نہ ہوتی، اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں شانوں کے درمیان گرہ لگا دیتے۔ اور آپ ﷺ انگوٹھی پہنتے۔ اس انگوٹھی سے آپ ﷺ خطوں پر مہر لگاتے اور فرماتے کہ خط پر مہر لگا دینا تہمت سے بہتر ہے۔ اور ٹوپیاں آپ ﷺ عماموں کے نیچے اور عماموں کے بغیر بھی پہنتے تھے۔ اور کبھی ٹوپی کو سر مبارک سے اتار کر اس کا سترہ بناتے اور اس کی طرف کو نماز پڑھتے۔ اور کبھی عمامہ نہ ہوتا تو سر اور پیشانی پر پٹی باندھ لیتے اور آپ ﷺ کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا، اس کو آپ ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰؓ کو ہبہ کر دیا تھا۔ حضرت علیؓ کبھی اس کو پہن کر تشریف لاتے تو آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے کہ علی تمھارے پاس سحاب میں آئے ہیں۔ اور جب آپ ﷺ کپڑا پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ اور جب کپڑا اتارتے تو بائیں طرف سے ابتداء کرتے۔ اور جب نیا کپڑا پہنتے تو پرانا کسی مسکین کو عنایت فرما دیتے۔ اور ارشاد فرماتے کہ جو مسلمان کو اپنے پرانے کپڑے پہنائے اور پہنانا صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو تو وہ حالتِ حیات و موت میں خدا تعالیٰ کے ضمان اور پناہ اور برکت میں رہے گا۔ اور آپ ﷺ کا ایک چمڑے کا گدا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔ اس کا طول دو گز کے قریب اور عرض ایک گز

ایک بالشت کے قریب تھا۔ اور آپ ﷺ کا ایک کمبل تھا کہ اس کو ہر جگہ اٹھا کر آپ ﷺ کے نیچے دوتہ کر کے بچھا دیتے تھے۔ اور آپ ﷺ بوریے پر سوتے کہ اس کے سوا اور بستر نہ ہوتا۔ اور آپ ﷺ کی عادت شریف تھی کہ اپنے جانوروں اور ہتھیاروں اور چیزوں کا نام رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے نیزے کا نام عقاب تھا۔ اور تلوار کا نام جس کو لڑائی میں ساتھ رکھتے تھے ذوالفقار تھا۔ اور ایک تلوار کا نام مخذم تھا اور ایک کو رسوب کہتے تھے۔ اور ایک اور قضیب کے نام سے موسوم تھی۔ اور آپ ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی سے سجا ہوا تھا۔ اور آپ ﷺ چمڑے کی پٹی پہنتے جس میں تین کڑیاں چاندی کی تھیں۔ اور آپ ﷺ کی کمان کا نام کتوم تھا اور ترکش کا نام کافور تھا۔ اور آپ ﷺ کی اونٹنی کا نام قصواء تھا، جس کو عضبا بھی کہتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے پاس مٹی کا ایک لوٹا تھا جس سے آپ ﷺ وضو کیا کرتے اور پانی پیتے، پس لوگ اپنے چھوٹے اور تمیز دار بچوں کو بھیجتے وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آتے اور اگر لوٹے میں پانی پاتے تو اس کو پیتے اور اپنے چہروں اور بدن پر حصول برکت کے لئے ملتے تھے۔

قدرت کے باوجود مجرموں کو معافی

آنحضرت ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حلیم تھے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری زہر ملی ہوئی لائی تا کہ آپ ﷺ اس میں سے تناول فرمائیں، اس عورت کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے زہر کا حال پوچھا اس نے عرض کیا کہ میں آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تجھ کو اس ارادے کی تکمیل پر قدرت دینا منظور نہ تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ حکم ہو تو اس

کو قتل کردیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

اور ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے حال کی اطلاع دی، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جادو کو نکلوا کر گرہ کھولی تو اس سے افاقہ ہو گیا۔ اور اس یہودی سے کبھی اس کا تذکرہ نہ فرمایا اور نہ اس پر یہ ظاہر کیا۔

بری باتوں سے چشم پوشی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلد پتلی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر و باطن صاف تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خفگی اور رضا مندی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ سے معلوم ہو جاتی تھی۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ زیادہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک کو بہت ہاتھ لگاتے۔ کسی کے سامنے وہ بات نہ فرماتے جو اس کو بری معلوم ہو۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور زرد خوشبو لگائے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری معلوم ہوئی مگر اس سے کچھ نہیں فرمایا۔ جب وہ چلا گیا تو لوگوں سے ارشاد فرمایا تم اس سے کہہ دو کہ اس کا استعمال نہ کرے تو اچھا ہو۔ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا، صحابہؓ اس پر چڑھ دوڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا پیشاب مت روکو۔ پھر اس سے ارشاد فرمایا کہ یہ مسجدیں اس لئے نہیں کہ کوئی کوڑا یا پیشاب یا پاخانہ ان میں ہو۔

جود و سخاوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی اور جواد تھے۔ ماہ رمضان میں آندھی کی طرح ہوتے کہ کوئی چیز بغیر دیئے نہ چھوڑتے تھے۔ حضرت علیؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان کرتے تو فرماتے کہ کف مبارک سب سے جواد اور سینہ سب سے زیادہ وسیع اور گفتگو سب سے زیادہ سچی اور عہد کے زیادہ پورے کرنے والے اور عادت میں انتہائی

نرم اور بزرگ ترین خاندان میں سے تھے جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفعتہ دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈر جاتا اور اگر شناشائی کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اختلاط رکھتا تو عاشق ہو جاتا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے نہ ایسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے دیکھا نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا نظر آیا۔اور مسلمان ہونے پر جو چیز کسی نے کبھی مانگی وہی اس کو عطا فرمائی چنانچہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی بھیڑ بکریاں دیں کہ دو پہاڑوں کے درمیان میں بھر جائیں۔ وہ شخص اپنی قوم میں واپس گیا اور ان سے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کی طرح عنایت کرتا فرماتے ہیں جو فاقہ سے نہ ڈرتا ہو۔اور کبھی کسی چیز کا سوال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نہیں فرمایا ہو۔ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نوے ہزار درہم پیش کئے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سب چٹائی پر رکھ دیئے اور لوگوں کو دینا شروع کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت تک کسی سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کیا جب تک چٹائی پر رکھے ہوئے تمام درہم ختم نہ ہو گئے۔اور ایک آدمی آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر تجھ کو جو ضرورت ہے وہ میرے نام پر کسی شخص سے میرے نام پر قرض لے لے۔جب ہمارے پاس کچھ آئے گا ہم اس کو ادا کر دیں گے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس چیز پر آپ کو قدرت نہیں اس کی تکلیف خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دی۔آپ کو یہ بات بری معلوم ہوئی، اس شخص نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کئے جایئے اور مالک عرش بریں سے خوفِ مفلسی کا نہ فرمایئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور آپ کا چہرۂ مبارک پر خوشی معلوم ہوئی۔

شجاعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ قوی اور بہادر تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں ہم نے خود کو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ پکڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کی نسبت دشمن کے زیادہ قریب تھے اور اس روز سب لوگوں سے زیادہ سخت لڑنے والے تھے۔ اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب میدان جنگ گرم ہوتا تھا اور دونوں طرف کی صفیں مل جاتی تھیں تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آڑ میں ہو جاتے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دشمن سے زیادہ قریب کوئی نہ ہوتا تھا۔ اور مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم سخن اور کم گو تھے۔ اور جب لوگوں کو قتال کا حکم فرماتے تو آپ بنفس نفیس تیار ہوتے اور سب لوگوں سے زیادہ جنگجو تھے۔ اور بہادر وہی ہوتا تھا جو لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمن سے قریب رہتے تھے۔ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس لشکر سے بھڑے ہیں تو پہلا وار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے لگایا ہے۔ اور آپ قتال میں نہایت قویٰ تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکوں نے گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر سے اُتر پڑے اور فرمایا ''میں نبی ہوں جھوٹا نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں''۔ اور اس روز کوئی ایسا نظر نہیں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ قوی ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے علو منصب میں سب لوگوں سے زیادہ تواضع اور انکسار فرماتے تھے۔ ابن عامر کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرخ اُونٹنی پر سوار جمرہ پر کنکریاں مارتے دیکھا کہ کوئی کسی کو نہ مارتا تھا نہ دھکے دیتا تھا اور نہ ہٹو بچو کہتا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدھے پر چادر کا زین ڈال کا سوار ہو جاتے باوجود اس کے کہ دوسرے کو اپنا ردیف بناتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار کی عیادت فرماتے اور جنازہ کے ساتھ جاتے اور غلام کی دعوت

منظور فرماتے۔ اور جوتا مبارک کی خود مرمت فرماتے اور کپڑے میں خود پیوند لگاتے اور اپنے مکان میں گھر والوں کے کاموں میں شریک ہو کا کام کرتے۔ اور آپ کے صحابہؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام نہ کرتے اس لیے کہ ان کو معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو برا جانتے ہیں۔ اور آپ کا گزر جب بچوں پر ہوتا تو ان کو سلام کرتے۔ اور ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو وہ آپ کی ہیبت سے کانپ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوف مت کر میں بادشاہ نہیں ہوں میں تو قریش کی ایک عورت کا فرزند ہوں جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔ اور آپ اپنے صحابہ میں ایسے مل جل کر بیٹھتے کہ گویا انہیں میں سے ایک ہوں اجنبی شخص آتا تو اسے بغیر پوچھے نہ معلوم ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں یہاں تک کہ صحابہؓ نے التماس کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ بیٹھا کریں کہ اجنبی آپ کو پہچان لیا کریں، چناچہ آپ کے لیے ایک چبوترہ بنا دیا کہ آپ اس پر نشست فرماتے تھے۔ اور حضرت عائشہؓ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ خدا تعالیٰ مجھ کو آپ پر قربان کرے آپ تکیہ لگا کر تناول فرمالیجیے کہ یہ آپ کو آسان پڑے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اتنا جھکایا کہ قریب تھا کہ پیشانی زمین پر لگ جائے، فرمایا کہ میں ایسے کھاؤں گا جیسے بندہ کھاتا ہے اور ایسے بیٹھوں گا جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔ اور آپ کھانا خوان اور طشتری میں نہ کھاتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملے۔ اور جو کوئی آپ کے صحابہ میں سے یا دوسرے لوگوں میں آپ کو پکارتا تو آپ جواب میں لبیک ارشاد فرماتے تھے۔ اور جب آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھتے تو اگر وہ آخرت کے بارے میں گفتگو کرتے تو ان کے ساتھ وہی تقریر فرماتے اور اگر وہ کھانے پینے کی بات کرتے تو وہ ویسا ہی ذکر فرماتے اور اگر وہ دنیا کے بارے میں کلام کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی کرتے کہ آپکو انکے ساتھ نرمی اور تواضع کرنا پسند تھی۔ اور کبھی صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شعر پڑھتے اور کچھ باتیں عہد جاہلیت کی ذکر کرتے اور ہنستے تو ان کے ہنسنے کے وقت آپ بھی تبسم فرماتے اور حرام کے سوا ان کو اور کسی چیز پر زجر نہ فرماتے تھے۔

معجزات

مکہ میں چاند کا پھٹ جانا ہے جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تھا۔اور حضرت جابرؓ کے کمان پر خندق کے دن میں سے بہت سے لوگوں کو سیر بھر جو سے کھانا کھلایا۔اور اسی طرح حضرت ابوطلحہ کے مکان پر تھوڑی غذا سے بہت سے لوگوں کو شکم سیر کردیا۔اور ایک بار ایک صاع جو اور ایک بکری کے بچہ سے اسی لوگوں کو کھانا کھلایا۔اور ایک بار حضرت انسؓ جو کی روٹیاں اپنے ہاتھ میں لے گئے اُن کو اسی آدمیوں سے زیادہ لوگوں کو کھلایا۔ایک بار تھوڑی سی کھجور بشیرؓ کے بیٹے اپنے ہاتھ میں لائے ان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب لشکر والوں کا پیٹ بھر دیا اور پھر بھی بچ گئی۔اور ایک چھوٹا پیالا تھا کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پھیل نہ سکتا تھا اس میں اپنا دست مبارک رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹ نکلا جس سے سارے لشکر نے وضو کیا اور پانی پیا۔ اور آپ نے ایک بار وضو کا پانی تبوک کے چشمہ میں ڈال دیا جس میں پانی نہ تھا تو اس میں اتنا پانی چڑھ آیا کہ لشکر والوں نے جو ہزاروں تھے پانی پیا اور سیراب ہو گئے۔اور ایک بار حدیبیہ کے کنویں میں وضو کا بقیہ پانی ڈالا تو اس میں باوجود یہ کہ پانی نہ تھا ایسا پانی ابل کر آیا کہ پندرہ سو آدمیوں نے پیا۔اور حضرت عمرؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (تھوڑی سی) کھجور، جو اونٹ کے گٹھے کے برابر تھی، اس میں سے چار سو سواروں کو زاد حوالہ کرو، سیدنا فاروقؓ نے سب کو زاد بھی دیا اور پھر اسی قدر بچ گئی۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی کی لشکر کی طرف پھینکی وہ سب کی آنکھوں میں پڑی اور ان کو بیکار کر دیا۔اور اللہ تعالیٰ نے کہانت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے باطل کر دیا کہ بالکل ختم ہو گئی حالانکہ پہلے اعلانیہ موجود تھی۔اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منبر تیار ہوا تو

جس ستون کے سہارے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھا کرتے تھے اس نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ اس کی آواز مثل اونٹ کے سب صحابہ نے سنی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔ (کتب حدیث وسیرت)



حصہ سوم

سیرت الصحابہ رضی اللہ عنہ والصحابیات رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ سفر ہجرت میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ اس پہاڑ کے دامن میں پہنچے جو ثور کے نام سے معروف ہے۔ یہ نہایت بلند، پُر پیچ اور مشکل چڑھائی والا پہاڑ ہے۔ یہاں پتھر بھی بکثرت ہیں اور کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نشانِ قدم چھپانے کے لیے پنجوں کے بل چل رہے تھے اس لیے آپ ﷺ کے پاؤں زخمی ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے دامن میں پہنچ کر آپ ﷺ کو اٹھالیا اور دوڑتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار کے پاس جا پہنچے جو تاریخ میں غارِ ثور کے نام سے معروف ہے۔ غار کے پاس پہنچ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''خدا کے لیے ابھی آپ ﷺ اس میں داخل نہ ہوں۔ پہلے میں داخل ہو کر دیکھ لیتا ہوں، اگر اس میں کوئی چیز ہوئی تو آپ ﷺ کے بجائے مجھے اس سے سابقہ پیش آئے گا۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر گئے اور غار کو صاف کیا۔ ایک جانب چند سوراخ تھے۔ جنہیں اپنا تہ بند پھاڑ کر بند کیا لیکن دو سوراخ باقی بچ رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر اپنے پاؤں رکھ دیے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اندر تشریف لائیں۔ آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آغوش میں سر رکھ کر سو گئے۔ ادھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں کسی چیز نے ڈس لیا مگر اِس ڈر سے ہلے بھی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ جاگ نہ جائیں۔ لیکن ان کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر ٹپک گئے (اور آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ تمہیں کیا ہُوا!؟'' عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! مجھے کسی چیز نے ڈس لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعابِ دہن لگا دیا اور تکلیف جاتی رہی۔ یہ بات رزین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر یہ زہر پھوٹ پڑا یعنی موت کے وقت اس کا اثر پلٹ آیا اور یہی موت کا سبب بنا۔ (مشکوۃ ۲/۵۵٦ باب مناقب ابی بکر)

☆ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ مہاجرین جب مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع ؓ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا: ''انصار میں مَیں سب سے زیادہ مال دار ہوں۔ آپ میرا مال دو حصوں میں بانٹ کر (آدھا لے لیں) اور میری دو بیویاں ہیں۔ آپ دیکھ لیں جو زیادہ پسند ہو مجھے بتادیں مَیں اُسے طلاق دے دوں اور عدت گذرنے کے بعد آپ اس سے شادی کر لیں۔'' حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت دے۔ آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے؟ لوگوں نے انہیں بنو قینقاع کا بازار بتلا دیا۔ وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ فاضل پنیر اور گھی تھا۔ اس کے بعد وہ روزانہ جاتے رہے۔ پھر ایک دن آئے تو اُن پر زردی کا اثر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا مَیں نے شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، عورت کو مہر کتنا دیا ہے، بولے ایک نواۃ (گٹھلی) کے ہموزن (یعنی کوئی سوا تولہ) سونا۔ (زادالمعاد ۲ / ۵۶)

☆ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مَیں جنگ بدر کے روز صف کے اندر تھا کہ اچانک مُڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دائیں بائیں دو نوعمر جوان ہیں۔ گویا ان کی موجودگی سے مَیں حیران ہو گیا کہ اتنے میں ایک نے اپنے ساتھی سے چھپا کر مجھ سے کہا: ''چچا جان! مجھے ابو جہل کو دکھلا دیجیے۔'' مَیں نے کہا بھتیجے تم اسے کیا کرو گے؟ اُس نے کہا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالی دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مَیں نے اس کو دیکھ لیا تو میرا وجود اس کے وجود سے الگ نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ہم میں جس کی موت پہلے لکھی ہے وہ مر جائے۔'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہُوا۔ اتنے میں دوسرے شخص نے مجھے اشارے سے متوجہ کر کے یہی بات کہی۔ ان کا بیان ہے کہ مَیں نے چند ہی لمحوں بعد دیکھا کہ ابو جہل لوگوں کے درمیان

چکر کاٹ رہا ہے۔ مَیں نے کہا: ''ارے دیکھتے نہیں! یہ رہا تم دونوں کا شکار جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔'' ان کا بیان ہے کہ یہ سُنتے ہی وہ دونوں اپنی تلواریں لیے جَھپٹ پڑے اور اسے مار کر قتل کر دیا۔ پھر پلٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے قتل کیا ہے؟ دونوں نے کہا: مَیں نے قتل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اپنی اپنی تلواریں پُونچھ چکے ہو؟ بولے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا: تم دونوں نے قتل کیا ہے۔ دونوں حملہ آوروں کا نام معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہے۔ (صحیح بخاری ۱/ ۴۴۴، ۲/ ۵۶۸ مشکوٰۃ ۲/ ۳۵۲)۔ بعض دوسری روایات میں دوسرا نام معوذؓ بن عفراء بتایا گیا ہے۔ (ابن ہشام ۱/ ۶۳۵) معاذؓ بن عمرو کہتے ہیں کہ جب مَیں نے یہ بات سنی تو اسے اپنے نشانے پر لے لیا اور اس کی سمت جَما رہا۔ جب گنجائش ملی تو مَیں نے حملہ کر دیا اور ایسی ضرب لگائی کہ اس کا پاؤں نصف پنڈلی سے اُڑ گیا۔ واللہ جس وقت یہ پاؤں اُڑا ہے تو میں اس کی تشبیہ صرف اس گٹھلی سے دے سکتا ہوں جو موسل کی مار پڑنے پر جھٹک کر اُڑ جائے۔ ان کا بیان ہے کہ ادھر میں نے ابو جہل کو مارا اور ادھر اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر تلوار چلائی جس سے میرا ہاتھ کٹ کر میرے بازو کے چمڑے سے لٹک گیا اور لڑائی میں مخل ہونے لگا۔ میں اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے سارا دن لڑا، لیکن جب وہ مجھے اذیت پہنچانے لگا تو میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھا اور اُسے زور سے کھینچ کر الگ کر دیا۔ اس کے بعد ابو جہل کے پاس معوذ رضی اللہ عنہ بن عفراء پہنچے۔ وہ زخمی تھا۔ انھوں نے اُسے ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ڈھیر ہو گیا صرف سانس آتی جاتی رہی۔ اس کے بعد معوذ بن عفراء خود بھی لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

☆ ۴ھ کے ماہ صفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عضل اور قارہ کے کہنے پر صحابہ کی ایک جماعت کو تبلیغ کے لیے بھیجا۔ جب یہ لوگ رابغ اور جدہ کے درمیان قبیلہ ہذیل کے

رجیع نامی چشمے پر پہنچے تو ان پر عضل اور قارہ کے مذکورہ افراد نے قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان کی مدد سے حملہ کر دیا اور دھوکے سے صحابہ کرام کو شہید کر دیا اور حضرت خبیب اور حضرت زید کو قریش کے ہاتھ بیچ دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ اہل مکہ کی قید میں رہے، پھر مکے والوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا اور انہیں حرم سے باہر تنعیم لے گئے۔ جب سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو ذرا دو رکعت نماز پڑھ لوں۔'' مشرکین نے چھوڑ دیا اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ جب سلام پھیر چکے تو فرمایا: ''بخدا اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں گھبراہٹ کی وجہ سے کر رہا ہوں تو میں کچھ اور طول دیتا۔'' اس کے بعد ابوسفیان نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں یہ بات پسند آئے گی کہ (تمہارے بدلے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس ہوتے ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے اہل وعیال میں رہتے؟ انہوں نے کہا: ''نہیں۔ واللہ مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے اہل وعیال میں رہوں اور (اس کے بدلے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں آپ ہیں وہیں رہتے ہُوئے، کانٹا چبھ جائے، اور وہ آپ کو تکلیف دے۔'' اس کے بعد مشرکین نے انہیں سولی پر لٹکا دیا اور ان کی لاش کی نگرانی کے لیے آدمی مقرر کر دیئے، لیکن حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رات میں جھانسہ دے کر لاش اٹھا لے گئے اور اسے دفن کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا قاتل عقبہ بن حارث تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ حارث کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ دوسرے صحابی جو اس واقعے میں گرفتار ہوئے تھے، یعنی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن وشنہ، انہیں صفوان بن اُمیہ نے خرید کر اپنے باپ کے بدلے قتل کر دیا۔ (ابن ہشام، زادالمعاد، صحیح بخاری)

☆ حضرت عمرؓ کے دور میں مسلمان شام کے علاقے فتح کرتے جا رہے تھے کہ ان کا ایک فوجی دستہ رومی فوج کے ہاتھوں قید ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ اس دستہ

کے سالار تھے۔ان سے کہا گیا کہ تمہاری رہائی کی ایک ہی صورت ہے کہ تم عیسائی بن جاؤ۔ جواب ملا یہ ممکن نہیں۔ کہا گیا اگر یہ ممکن نہیں تو مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ رومی جنرل نے ان کے ایک ساتھی کو بلایا، پوچھا تم عیسائی بننے کو تیار ہو جواب ملا نہیں۔ جنرل نے حکم دیا اسے اٹھاؤ اور گائے کے پیٹ میں ڈال دو۔ یہ گائے پیتل کی بنی ہوئی تھی اس کے پیٹ میں زیتون کا تیل تھا اور نیچے لکڑیوں کی آگ تھی۔گائے آگ سے سرخ انگارہ بنی ہوئی تھی۔ابن حذافہؓ کے ساتھی تیل میں جل کر فوراً شہید ہو گئے۔اس کے بعد حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ کو اٹھا کر گائے کے پیٹ میں ڈالا جانے لگا تو آپ کے رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔رومی جنرل بولا آخر ہمت جواب دے گئی اور جان کی محبت نے رلا دیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ نے جواب دیا تو کیا جانے میں کیوں رو رہا ہوں؟ مجھے تو یہ خیال ستا رہا ہے کہ بس ایک ہی بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کا موقع ملے گا۔کاش میرے ہر بال میں ایک جان ہوتی اور تم بار بار مجھے کھولتے ہوئے تیل میں ڈالتے اور میں بار بار شہید ہونے کی سعادت حاصل کرتا۔(ابن عساکر، بیہقی)

☆ حضرت ثوبانؓ بڑے پریشان تھے۔ پریشانی بڑھی تو اس کا اثر ظاہر ہونے لگا کمزور پڑ گئے رنگ پیلا ہو گیا اور آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے۔بات کرتے تو برابر بات نہ کی جاتی۔ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیال دل میں آتا ہے تو طبیعت بگڑ جاتی ہے اور کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اس کا کیا حل ہو گا۔ارشاد ہوا کہ کیا خیال آتا ہے؟ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف نہیں ہوتا تو دل بیٹھ جاتا ہے۔سوچتا ہوں مرنے کے بعد کیا ہو گا۔اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے جنت میں جگہ دے دی تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں اور میں کہاں۔ارشاد ہوا اے ثوبانؓ تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ رہو گے۔

☆ جنگ یرموک میں پچیس ہزار مسلمان دو لاکھ چالیس ہزار جنگ جوؤں کا مقابلہ کر رہے تھے حضرت خالد بن ولید سپہ سالار تھے۔ حضرت عکرمہ ایک دستے کے سالار تھے۔ دیکھا دن گزرا شام ہوگئی اور لڑائی کا نتیجہ نکلتا معلوم نہیں ہوتا تو ایک جگہ کھڑے ہو کر پکار دی اے مجاہدو! دیکھو میری تلوار تمہارے آگے ہے تم میں سے کون ہے جو اس تلوار پر تلوار رکھ کر موت کے لیے بیعت کرتا ہے؟ حضرت حارثؓ پاس ہی کھڑے تھے چلا کر بولے عکرمہ مجھ سے بیعت لو، اتنے میں حضرت سہیلؓ للکارے عکرمہ میں بھی تمھارے ساتھ ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے چار سو مسلمانوں نے بیعت کر لی۔ اللہ کی مدد سے ان مجاہدین نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد زخمی میدان جنگ سے اٹھائے جا رہے تھے۔ حارث، عکرمہ اور سہیل ایک دوسرے کے پاس ہی زخموں سے چور چور پڑے ہوئے تھے۔ ایک مجاہد پانی کا پیالہ لے کر حضرت عکرمہ کی طرف بڑھا۔ عکرمہ نے دیکھا کہ سہیل پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں تو اشارہ کیا پہلے انہیں پانی پلاؤ۔ پانی سہیل کی طرف بڑھایا گیا تو انھون نے اشارہ کیا کہ پہلے حارث کو پلاؤ۔ زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے والا پیالے میں پانی لیے ایک سے دوسرے کی طرف دوڑتا رہا مگر ان میں سے کوئی بھی پانی نہ پی سکا بس ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ میری جان جاتی چلی جائے لیکن میرے ساتھی کی جان بچ جائے۔ (طبری، ابن اثیر)

☆ سورہ حدید کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں سوال کیا گیا کہ **من ذالذی یقرض اللہ** تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض دیتا ہے؟ یہ قرض حسنہ ہوگا اس کا ثواب بھی ہوگا اور بدلے میں اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ عطا بھی فرمائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو صحابہ کرام کو سنا دیتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے صحابہ کرامؓ نے ہی آیت سنی تو حضرت ابو الدحداح انصاریؓ جو وہاں موجود تھے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اپنا ہاتھ ابو الدحداح انصاریؓ کی طرف بڑھایا تو انھوں نے دست مبارک تھام کرعرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنے رب کو اپنا باغ قرض دیا۔ یہ باغ مدینہ کے بڑے باغات میں سے ایک تھا اس میں کھجور کے چھ سو درخت تھے اور اسی میں ان کا گھر بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں باغ نذر کرنے کے بعد یہ سیدھے گھر پہنچے تو پکار کر کہا دحداح کی ماں میں نے اپنا باغ اور گھر اللہ کو قرض دیا۔ جواب میں انھوں نے کہا مبارک ہو تم نے نفع کا سودا کیا اور اپنا تھوڑا سا سامان ہاتھ میں لے کر بچوں کے ساتھ گھر سے نکل آئیں۔ (ابن ابی حاتم)

☆ جمعہ کا دن تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خطبے کے دوران ارشاد فرمایا کہ میں کل صدقے کے اونٹ تقسیم کروں گا لیکن آپ لوگوں میں سے کوئی اس موقع پر نہ آئے تا کہ کوئی تقسیم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ ایک خاتون نے یہ سن کر اپنے شوہر کو نکیل دے کر بھیجا کہ کوشش کرنا ہمیں بھی ایک اونٹ مل جائے۔ حضرت ابو بکر حساب کرتے اور فہرست بناتے پھر رہے تھے وہ ان کے پیچھے پیچھے گھومنے لگا۔ آپ نے اسے چلے جانے کے لیے کہا لیکن وہ نہیں گیا ناچار آپ نے اس سے نکیل چھین لی اس طرح کہ نکیل کی ضرب بھی اسے پڑ گئی۔ اونٹوں کی تقسیم ختم ہوئی تو آپ وہ نکیل ہاتھ میں لے کر اسے ڈھونڈھنے لگے حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ وہ شخص ملا تو آپ نے وہ نکیل اسے واپس دی اور کہا کہ اپنا بدلہ لے لو۔ حضرت عمرؓ نے اس موقع پر درمیان میں آ گئے اور کہا کہ یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ یہ شخص آپ کو مارے آپ ہمارے امیر ہیں۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ نے کہا مجھے اس شخص پر زیادتی کا کوئی حق نہیں تھا اور اقتدار کا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ میں لوگوں سے اس طرح سلوک کروں اور پھل دار درخت پر تو پتھر آتے ہی رہتے ہیں۔ انصاف کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کو بدلہ دیا جائے۔ آخر یہ طے پایا کہ حضرت ابو بکرؓ اس شخص کو راضی کریں گے۔ اس شخص کو صدقے کی تقسیم میں کوئی اونٹ نہ ملا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اسے

اپنی ملکیت میں سے ایک اونٹنی، ایک کجاوہ، ایک دھاری دار کمبل اور پانچ دینار دے کر راضی کیا۔(بیہقی)

☆ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ مسجد نبوی میں ایک طرف سے آواز بلند ہوئی یاامیر المومنین یہ آپ کی عباایک چادر میں کیسے بن گئی آپ تو اونچے قد کے آدمی ہیں۔ اور یمن سے جو چادریں آئیں تھیں وہ ہر ایک کو ایک ایک ملی تھی۔سوال کرنے والاسوال کر کے بیٹھ گیاتو آپؓ کے بیٹے نے کھڑے ہوکر جواب دیا کہ میں نے اپنے حصے کی چادر بھی اپنے باپ کودے دی تھی۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ایک ساتھ کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جھوٹے نبیوں کا فتنہ، ارتداد کا فتنہ،منکرین زکوٰۃ کا فتنہ۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کا مسئلہ سب سے اہم تھاان کا کہنا تھا کہ ہم نماز، روزہ، حج اور جہاد کو مانتے ہیں لیکن زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے صحابہؓ سے مشاورت طلب کی۔ مشورے میں کہا گیا کہ اس وقت حالات ناسازگار ہیں ان سے چشم پوشی کر لی جائے تو بہتر ہے۔اگر یہ ھم سے ٹوٹ گئے تو ہماری قوت گھٹ جائے گی بیرونی خطرہ بڑھ رہا ہے اس لیے انھیں چھوٹ دے دیں بعد میں نپٹ لیا جائے گا۔یہی موقع تھا جب صدیق اکبرؓ اپنی جگہ ڈٹ گئے اور کسی دباؤ کو قبول نہ کیا اور مجلس مشاورت کے سامنے تلوار میان سے نکال کر کہا اللہ کی قسم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اونٹ کی ایک رسی زکوٰۃ میں دیتا تھا میں اس سے وہ وصول کر کے رہوں گا چاہے سب میرا ساتھ چھوڑ جائیں اور میں اکیلا رہ جاؤں۔

☆ غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں ں نے صدقہ وخیرات کرنے میں ایک دُوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کی۔حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ملک شام کے لیے ایک قافلہ تیار کیا تھا جس میں پالان اور کجاوے سمیت دوسو اونٹ تھے اور دوسو اوقیہ (تقریباً ساڑھے انتیس کیلو) چاندی تھی۔آپ نے یہ سب صدقہ کر دیا۔اس کے بعد پھر

ایک سو اونٹ پالان اور کجاوے سمیت صدقہ کیا۔ اس کے بعد ایک ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کیلو سونے کے سکے) لے آئے اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں بکھیر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اُلٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر صدقہ کیا، اور صدقہ کیا، یہاں تک کہ ان کے صدقے کی مقدار نقدی کے علاوہ نوسو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تک جا پہنچی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ دوسو اوقیہ (تقریباً ساڑھے 29 کیلو) چاندی لے آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال خیرات کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت سا مال لائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی کافی مال لائے۔ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نوے وسق (یعنی ساڑھے تیرہ ہزار کیلو، ½13 ٹن) کھجور لے کر آئے۔ بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی پے در پے اپنے تھوڑے زیادہ صدقات لے آئے۔ لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال حاضر خدمت کر دیا حتیٰ کہ ایک سوئی تک گھر میں نہ رہنے دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکرؓ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا تو عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کچھ نہ چھوڑا۔ ان کے صدقے کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور سب سے پہلے یہی اپنا صدقہ لے کر تشریف لائے تھے۔ (جامع ترمذی)

☆ ایک یہودی اور ایک منافق اپنا جھگڑا لے کر فیصلے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقدمہ سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ منافق اس فیصلے پر راضی نہ ہوا اور کہا کہ فیصلہ ابوبکر صدیقؓ سے کرواتے ہیں لیکن انہوں نے بھی مقدمہ سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا۔ منافق اس پر بھی راضی نہ ہوا اور کہا کہ فیصلہ حضرت عمرؓ سے کرواتے ہیں۔ جب دونوں فریقین حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے تو

آپ نے سارا ماجرا سن کر فرمایا کہ ٹھہرو میں آ کر فیصلہ کرتا ہوں اور گھر سے تلوار لا کر منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے پر راضی نہ ہو اس کے لیے عمر کا فیصلہ یہ ہے۔

☆ حضرت فاطمہؓ کا شمار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چند مقدس خواتین میں فرمایا ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ قرار پائی ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے: تمہاری تقلید کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم علیہ السلام، خدیجہ رضی اللہ عنہا، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آسیہ رضی اللہ عنہا کافی ہیں۔ (ترمذی)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ سے نہایت محبت کرتے تھے۔ معمول تھا کہ جب کبھی سفر فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ کے پاس جاتے اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو جو شخص سب سے پہلے باریاب خدمت ہوتا وہ بھی حضرت فاطمہؓ ہی ہوتیں۔ حضرت فاطمہؓ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی پیشانی چومتے اور اپنی نشست سے ہٹ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ آپؓ حد درجہ حیادار تھیں اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے فاطمہؓ سے زیادہ کسی کو صاف گو نہیں دیکھا البتہ ان کے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔ (استیعاب) اسی طرح حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ فاطمہؓ کی گفتگو، لب ولہجہ اور نشست و برخاست کا طریقہ بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا اور رفتار بھی بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار تھی (ترمذی و بخاری)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؓ میرے جسم کا ایک حصہ ہے، جو اس کو ناراض کرے گا مجھ کو ناراض کرے گا۔ (بخاری)

☆ سیدنا حضرت حسینؓ نے ایک شخص کو وضو میں غلطیاں کرتے ہوئے دیکھا تو اسے سکھانے کے لیے فرمایا کہ میں وضو کرتا ہوں ذرا دیکھیے میں غلطی نہ کروں۔ حضرت حسینؓ وضو کرتے جاتے تھے اور وہ انھیں دیکھتا جاتا تھا۔ جب آپؓ نے وضو ختم کر لیا تو اس شخص

نے کہا آپؓ بالکل ٹھیک وضو کر رہے ہیں یوں اسے معلوم ہو گیا کہ وضو کا صحیح طریقہ کیا ہے اور اس کی سبکی بھی نہیں ہوئی۔

☆ حضرت عائشہؓ کثرت سے خیرات کرتیں تھیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک لاکھ اسی ہزار درہم خدمت میں بھیجے تو شام ہونے تک سب تقسیم کر دیے۔ اس دن روزہ سے تھیں۔ افطار کا وقت ہوا تو لونڈی سے فرمایا کہ کچھ لے آ کہ روزہ افطار کروں۔ اس نے سوکھی روٹی اور زیتون کا تیل لا کر سامنے رکھ دیا اور بولی کاش ہم ایک درہم کا گوشت منگوا لیتے تو افطار میں کچھ پیٹ بھر لیتے۔ ایک وقت کچھ پاس نہ رہا تو خیرات کرنے کے لیے اپنا رہنے کا گھر امیر معاویہؓ کے ہاتھ بیچ دیا۔ اس کثرت سے فیاضی کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کاش خالہ تھوڑا ہاتھ روک کر خیرات کرتیں۔ یہ سن کر اس قدر ناراض ہوئیں ان کی حاضری موقوف کر دی حالانکہ اپنی بہن اسماء کے اس بیٹے کو انہوں نے گود لیا تھا اور ان کے نام پر ام عبداللہ کنیت کرتیں تھیں۔ (مستدرک حاکم، ابن سعد)

☆ حضرت عمرؓ ایک رات گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر سے دو عورتوں کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ ایک ماں بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ بیٹی دودھ میں پانی ملا دے۔ لڑکی نے دودھ میں پانی ملانے کے مشورے پر ماں سے کہا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المومنینؓ نے منادی کرا دی ہے کہ کوئی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے کہا ٹھیک ہے لیکن یہاں کوئی امیر المومنینؓ دیکھ رہا ہے تم دودھ میں پانی ملا دو۔ لیکن اس نیک بیٹی نے ماں سے کہا کہ امیر المومنینؓ موجود ہوں کہ نہ ہوں اللہ تعالیٰ تو ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ لڑکی کے اس تقویٰ کو دیکھ کر کچھ ہی دنوں بعد حضرت عمرؓ نے اس کو اپنی بہو بنا لیا۔

☆ حضرت ام عمارہؓ غزوہ احد میں شریک تھیں مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلاتی تھیں لیکن جب شکست ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب

آپ ﷺ پر بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ خود آپ ﷺ کا بیان ہے کہ میں احد کے دن ان کو اپنے دائیں اور بائیں برابر لڑتا ہوا دیکھتا تھا۔ ابن قمیہ جب دراتا ہوا پاس آیا تو ام عمارہ نے بڑھ کر روکا آپ کے کندھے پر زخم آیا اور غار پڑھ گیا انہوں نے بھی جوابی وار کیا لیکن وہ دوہری زرہ کی وجہ سے بچ گیا۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی اور اس پامردی سے لڑیں کہ بارہ زخم آئے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔

☆ حضرت انسؓ کی والدہ حضرت ام سلیمؓ نہایت صابر خاتون تھیں۔ ابوعمران کا بیٹا تھا۔ جب فوت ہوا تو نہایت صبر سے کام لیا اور گھر والوں کو منع کیا کہ ابوطلحہؓ کو خبر نہ کریں۔ رات کو ابوطلحہ آئے تو ان کو کھانا کھلایا اور نہایت اطمینان سے بستر پر لیٹے۔ کچھ رات گزرنے پر ام سلیم نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا لیکن عجیب انداز سے کہ اگر تم کو کوئی شخص عاریتاً ایک چیز دے اور پھر اس کو واپس لینا چاہے تو کیا تم اس سے انکار کر دو گے؟ وہ بولے نہیں۔ کہا تو اب تم کو اپنے بیٹے کی طرف سے صبر کرنا چاہیئے۔ ابوطلحہؓ یہ سن کر غصہ ہوئے کہ پہلے سے کیوں نہیں بتایا۔ صبح اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے اس رات تم دونوں کو بڑی برکت دی۔ یہ آپ ﷺ سے حد درجہ محبت کرتیں تھیں۔ آپ ﷺ اکثر ان کے ہاں تشریف لے جاتے اور دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔ جب بستر سے اٹھتے تو وہ آپ ﷺ کا پسینہ اور ٹوٹے ہوئے بال ایک شیشی میں جمع کر لیتیں تھیں۔

☆ غزوہ احد میں بنو دینار کی ایک خاتون کے شوہر، بھائی، اور والد تینوں شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ جب انہیں ان لوگوں کی شہادت کی خبر دی گئی تو کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: اُمِّ فلاں! حضور ﷺ بخیر ہیں اور بحمد اللہ جیسا تم چاہتی ہو ویسے ہی ہیں خاتون نے کہا ذرا مجھے دکھلا دو۔ میں بھی آپ ﷺ کو دیکھ لوں۔ لوگوں نے انہیں اشارے سے بتلایا۔ جب ان کی نظر آپ ﷺ پر پڑی تو بے ساختہ پکار اٹھیں: ''مُصِیبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ'' آپ ﷺ کے بعد ہر مصیبت ہیچ ہے۔'' (ابن ہشام)

نظم

ہمیں چاہیے تھا کہ سب یار ہوتے
زمانے میں یاروں کے غم خوار ہوتے
عزیزوں کے غم میں دل افگار ہوتے
سب اک اک کے باہم مدد گار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیرالامم ہم
اگر بھولتے ہم نہ قولِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور
معین اس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنی تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

(مولانا الطاف حسین حالی)

اشعار

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجالا کردے

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا تو نے ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے

نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان

گفتار میں کردار میں اللہ کی بر ہان

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن

قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

سالار کارواں ہے میر حجاز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا

اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا
(علامہ محمد اقبال)

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
نہ جب تک کٹ مروں میں شاہ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے میرا ایمان کامل ہو نہیں سکتا
(مولانا ظفر علی خان)

ترانہ

دیوانے نبی ﷺ کے سارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ
سب مومن ہم کو پیارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ
قرآن و سنت کی دعوت یہ منہج اپنا ہے لوگو
دستور قرآن کے پارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ
تعلیم مصطفٰے ﷺ کو اس دنیا میں ہم پہنچائیں گے
اللہ کی مدد کے سہارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ
اصحاب رضی اللہ عنہ و اہل بیت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ ہیں اپنی محبت کا محور
حسنین آنکھوں کے تارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ
علماء حق اور رب کے ولی سب اپنی نگاہ میں افضل ہیں
اسلام کے سب مینارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ
دیوانے نبی ﷺ کے سارے ہیں مرکز اپنا المصطفٰے ﷺ

(قاری نعیم الرحمٰن عزیز)

زیرنظر کتاب اسلامی تعلیمات کے بارے میں مختلف مکتبہ فکر کے علمائے کرام کی رائے

حضرت مولانا حافظ فاروق احمد صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

الحمد اللہ رب العلمین والصلوۃ السلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین نبی ﷺ کا فرمان مبارک ہے" بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً"اس فرمان عالیشان کے تحت ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دین کی تبلیغ واشاعت میں حتی المقدور شامل ہو اور اپنا فریضہ سرانجام دے۔ یہ اتنا زیادہ عظیم الشان عمل ہے کہ اسی عمل کی بنیاد پر اللہ رب العزت نے ہمیں دیگر تمام امتوں سے ممتاز قرار دیا ہے۔ **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔** اور اس سے بھی بڑھ کر کہ یہ شیوۂ پیغمبری ہے۔ اس فریضہ سے روگردانی کرنے کی صورت میں عذاب الٰہی کا نزول بھی ہو سکتا ہے۔ ہماری دعاؤں کی قبولیت کا دروازہ بھی بند ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ قوم موسیٰؑ سے ہوا۔ اور نبیؐ کا فرمان عالیشان بھی یہی ہے۔ **لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولا ھو شکن اللہ علیکم عذابا من عندہ ثم تدعونہ ولا یستجاب لکم۔** اس عظیم الشان عمل کی ادائیگی کے سلسلے میں المصطفیٰ مرکز کے مخلص بھائیوں کی کوشش جاری میں زیرنظر کتاب اسی مشن کا حصہ ہے۔ خوش آئند امر یہ ہے کہ کتاب میں خالصاً کتاب وسنت کو ہی شامل کیا گیا ہے۔ اس کام میں یہ لوگ مبارکباد کے حقدار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں سے مزید اپنے دین کا کام لے لے اور اپنے ہاں شرفِ مقبولیت سے نوازے۔ آمین

وباللہ التوفیق

ابوعبداللہ حافظ فاروق احمد

جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث، 311 شاہ جمال آبادی، اچھرہ، لاہور۔

حضرت مولانا حافظ رب نواز صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم o نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُسے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر عزیز نہ ہوں۔ محبت کی ایک نشانی یہ بھی ہے۔ کہ جس سے محبت کی جائے اس کی بات بھی مانی جائے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑی ہیں ایک قرآن اور دوسرا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت۔ انہی دو چیزوں کے مجموعے کا نام دین ہے۔ دین سے محبت ہر سچے مسلمان کو جان و مال سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ کچھ خوش نصیب لوگ اس محبت کا عملی اظہار بھی کر پاتے ہیں اور وہ لوگ بہت خوش نصیب ہیں جو دعوتِ دین کو کسی بھی صورت میں عام کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں جو ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرکز سے وابستہ ہمارے یہ ساتھی یقیناً ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب کیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پاک پر عمل پیرا ہیں۔ "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً" ترجمہ: میری بات پہنچاؤ اگر ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کے حکم خداوندی کے تحت ان کے ساتھ تعاون کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کو پانے کا باعث ہے۔ زیر نظر کتاب ہمہ جہت اور جامع کتاب ہے جس میں بہت سارے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کی افادیت انشاء اللہ بہت زیادہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے ان کے عمل کو قبول فرمائے اور انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ امین۔

حافظ رب نواز

نائب مفتی جامعہ رضویہ، ماڈل ٹاؤن، لاہور

محترم محمد سعید شیخ صاحب کی رائے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین

اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ خاص فضل وکرم ہے کہ اُس نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا اور اسلام کی روشنی سے ہمارے قلوب واذہان کو منور فرمایا۔ اس وقت کرۂ ارض پر متعدد مذاہب کے پیروکار موجود ہیں۔ ان تمام مذاہب میں اسلام کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر گوشہ محفوظ ہے، ولادت سے بچپن تک، بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے بڑھاپے تک۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے ہر گوشے کو اصحابِ علم ودانش نے سائنٹیفک انداز سے محفوظ کیا، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی قیامت تک کے تمام لوگوں کے لیے اسوۂ حسنہ ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن مجید کی حفاظت کا بندوبست فرمایا وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی حفاظت کا بھی بندوبست فرمایا۔ دنیا کے کسی اور مذہبی پیشوا کے حالات آج اس طرح محفوظ نہیں ہیں جس طرح ہمارے پیغمبرِ حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔

اسلام کو ایک یہ بھی امتیاز حاصل ہے کہ اس کی تعلیمات متنوع اور کثیر الجہت ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ایک عام آدمی کے انفرادی معاملے سے لے کر اجتماعی معاملات تک راہنمائی مہیا کرتی ہیں، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں حکومت کے گُر سکھائے وہاں ایک انسان کو طہارت کے طریقے بھی سکھائے، جہاں عبادات کے متعلق بتلایا وہاں تجارت کے اصول بھی بیان کیے۔ الغرض اسلام ایک جامع اور مکمل دین ہے، ہر شعبۂ زندگی کے لیے اس میں راہنمائی موجود ہے۔ نئے پیش آمدہ مسائل کے

لیے اجتہاد کا راستہ کھلا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام اپنے ابتدائی ایام سے لے کر اب تک کسی بھی زمانے میں جمود کا شکار نہیں رہا۔

آج بعض کم فہم اور پست ذہنیت کے حامل افراد نے اسلام کو بہت محدود کر دیا ہے، دین کو محض مسجد تک محدود کر دیا گیا ہے، دین کا ایک بڑا حصہ معاملات پر مشتمل ہے، محض نماز کو اُس کے وقت میں پڑھ لینے سے کوئی مسلمان اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ معاملات میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو۔

دین و دنیا کی تفریق کا تصور بھی بڑا خوفناک ہے، آج عام شخص تجارت کو دین تصور نہیں کرتا بلکہ اس کو دنیا خیال کرتا ہے، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ دنیا کا ہر کام دین بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ کوئی شخص اگر بیت الخلاء میں قضائے حاجت کے لیے جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل کرتا ہے تو اس کا یہ وقت بھی اجر و ثواب سے خالی نہیں ہے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے بلکہ شدید ضرورت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کیا جائے، لوگوں تک اسلام کی صحیح تعلیمات پہنچائی جائیں۔ اربابِ المصطفیٰ مرکز لائق تحسین ہیں کہ وہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں، ان کی کتب بڑی متنوع اور کثیر الموضوعات ہوتی ہیں جس سے ایک عام آدمی کی ضرورت خوب پوری ہوتی ہے۔ ایسی کتب کی اشاعت وقت کا تقاضا بھی ہے اور ضرورت بھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اصحابِ المصطفیٰ مرکز کی اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور انہیں دین کی خدمت کرنے کی مزید ہمت عطا فرمائے۔ آمین

محمد سعید شیخ
لیکچرار اسلامیات
گورنمنٹ شالیمار کالج لاہور

مولانا اللہ داد نظامی صاحب کی رائے:

بسم اللہ الرحمن الرحیمo نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اُمتِ مسلمہ ُمحمدیہ ٗپر اللہ عزوجل کا یہ احسان عظیم الشان ہے کہ اس پر پوری تاریخ میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا جب اس کا دامن اہل حق سے خالی ہوا ہو۔ آج جدید تہذیب کی منہ زور آندھیوں نے پوری دنیا کے مذاہب کی بساط پلٹ دی ہے یہ اسلام ہی ہے کہ ہر عسکری، تہذیبی فکری اور رسیاسی یورش کے باوجود ایک چشمہ صافی کی طرح موجود ہے جس کے آب صفا میں وقت کے صحرا میں چلنے والی آندھیاں ذرا برابر گرد شامل نہیں کر سکتیں۔ المصطفٰی مرکز کا شائع کردہ لٹریچر ہماری اس رائے پر ایک زندہ گواہی کی طرح موجود ہے فرقہ واریت، مسلکی تعصب، تنظیمی پندار اور خود پرستی کے عفریت سے سراسر محفوظ امت کے تمام مکاتب فکر سے اپنائیت کا نہایت جچا تُلا اظہار کہ جس حوالے سے ہمارے ہی عہد کے نہیں بلکہ انسانیت کے ہر دور میں پیدا ہونے والے شعرا میں سے سب سے بڑے شاعر علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔

اخوت کی زبان ہوجا، محبت کا بیان ہوجا

خدمتِ اسلام کے کاموں میں اپنی تنظیم اور ذات کے کارناموں پر فخر میں مبتلا ہو جانا افراد کی ایک عمومی بیماری ہے اور خیر کے تمام کاموں کے لیے ایک زہر کا حکم رکھتی ہے۔ پھر حق اور حق سے آشنا فرد کا آپس میں ایک ابدی تعلق ہوتا ہے لیکن عقیدت مندی، خود پسندی اور غیر ضروری افراطِ تعلق، اہلِ حق کے کردار کو حق کی روشنی میں پرکھنے کی بجائے حق کو اہلِ حق کے سامنے رکھ کر توڑنا مروڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے اہل المصطفٰی مرکز کی پیش کردہ کتب کو اِن مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے اور یہی سبب ہے کہ جو اس لٹریچر کو پڑھنا شروع کرتا ہے اس کے ساتھ چمٹ کر رہ جاتا ہے اس لٹریچر کے مؤلفین اور مرتبین کا اخلاص ہے کہ میرے خیال میں عامی تو عامی رہے خواص

بھی اس کا مطالعہ کریں گے تو کچھ نہ کچھ ایسا مواد ضرور پائیں گے کہ جو اُن کے علم میں اضافہ کرے گا۔ اِن کتب کی ترتیب وتالیف میں ایک زبردست حکمت پائی جاتی ہے جو شاید مؤلفین اور مرتبین کی صلاحیت سے زیادہ اُن کے اخلاص کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود بخود اِن کی تحریروں میں حُسن پیدا کررہی ہے۔اُمت جب تک اپنے مقصدِ وجود، ہر شعبہ زندگی میں قرآن وسنت کی بالادستی اور حکمرانی کے لیے دشمن قوتوں سے برسرِ پیکار رہے گی المصطفیٰ مرکز کالٹریچر لشکرِ محمدی کے لیے ہتھیاروں کا کام دیتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ، ہم سب کو اپنے دین کی خدمت اور نوکری میں قبول فرمائے ہماری غفلتوں، سیئات اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور حق پر نہ صرف قائم رکھے بلکہ ہر گزرے لمحے کے ساتھ حق کے نور سے سینہ روشن تر کرتا رہے۔ (آمین)

اللہ داد نظامی
بلال اسلامک سنٹر
جھوک نواز
ضلع وہاڑی

دیگر حضرات کی رائے:

2- چارٹ برائے مسجد نظروں سے گزرا اُس کو بغور مطالعہ کیا دل باغ باغ ہوا، اور ساتھ ہی ایمان افروز دعائیں ذکر اذکار بھی پڑھے خدا کی قسم ایمان تازہ ہو گیا۔

صوفی محمد صادق، جھمٹ، چکوال

5- محترم خوشی ہوئی کہ آپ سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت ؑ گھرانے سے محبت کرنے والوں میں سے ہیں محترم اُمید ہے آپ ہماری پاسبان اہلبیت ؑ لائبریری کے لیے مزید دینی کتب ولٹریچر کی عنائت فرمائیں گے شکریہ۔

سید مختار علی شاہ رضوی، لاڑکانہ

9- المصطفیٰؐ مرکز کی مطبوعات، کتب حاصل کرنے کے لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں، امید واثق ہے کہ المصطفیٰؐ مرکز کی کتب جلد ارسال فرما کر ڈھیروں دعائیں حاصل کریں گے، رب کریم عزوجل وطن عزیز میں فرقہ واریت کو ختم فرمائے، فرقہ پرست ٹولوں کو صحیح ہدایت نصیب فرمائے، تمام مسلمانوں کو میٹھے مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا پکا غلام بنائے، آپ کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔ عبدالمصطفیٰ قادری، سانگھڑ

10- آپ کی چھپوائی ہوئی کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ انتہائی مختصر لیکن جامع، بیک وقت دعائیں، درود شریف، سنت اور کئی مسائل کا پہلی بار ادراک ہوا، میں آپ کے اس کام سے بہت خوش ہوا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہر پاکستانی بلکہ ہر مسلمان کی سوچ آپ جیسی ہو جائے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

رضوان ظفر گورمانی

11۔ میں نے تعلیم مصطفٰے ﷺ کے لٹریچر کا ایک مجموعی مطالعہ کیا ہے، اللہ آپ کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے کہ آپ امت مسلمہ کو فرقہ پرستی اور نفرتوں کی دلدل سے نکال کر انھیں اتحاد اور محبت والفت کا درس دے رہے ہیں، آپ نے یہ لٹریچر تیار کرنے میں جس محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے، اس کی جزا آپ کو اللہ رب العزت کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ رب کریم آپکی جملہ مساعی کو اپنی بارگاہ عالی میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔

پروفیسر حبیب اللہ چشتی، مسلم ٹاؤن راولپنڈی

14۔ روزنامہ اسلام میں آپ کے مرکز المصطفٰے مرکز کے متعلق پڑھا آپ کے جذبہ اتحاد ملی کو اللہ کریم شرف قبولیت سے نوازے آمین۔ آج کے اس دور میں اتحاد ملی کی بڑی ضرورت ہے، اُمتِ مسلمہ کا شیرازہ کچھ اس انداز سے منتشر ہے کہ خدا کی پناہ۔ آپ سے عرض ہے کہ تعلیم مصطفٰے ﷺ کی کتب بندہ عاجز کے پتہ پر روانہ فرمادیں۔

محمد انور سرفرازی

20۔ آپ کی ہمت اور عظمت کو سلام ہو، جو اس دور میں انبیاء کرام کے مشن پہ چل کر عوام کو توحید اور اتباع سنت محمدؐ کی تبلیغ کر رہے ہو۔ میرے خیال میں یہ بہت بڑا اجہاد ہے جو آپ اس دور میں ہمت اور بلند حوصلوں کے ساتھ یہ کام سر انجام دے رہے ہیں تو اس وجہ سے میں بارگاہ الٰہی میں اس عظیم مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی التجا کرتا ہوں آمین

عمران جونیجہ تھرپاکر، سندھ

21۔ قال رسول اللہ "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً" آپ کا ادارہ علم کی

روشنائی پھیلا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حکمت و دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے، جہاں بھی اس کو پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے ا ے۔قرآن وسنت اوراحادیث)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ذات الٰہی کی تبلیغ وتراویح کے سلسلہ میں آپ کی کوشش نہایت قابلِ قدر ہیں چند کتب عقائد اور اعمال کی ارسال فرمائیں۔

فضل اللہ، شکار پور

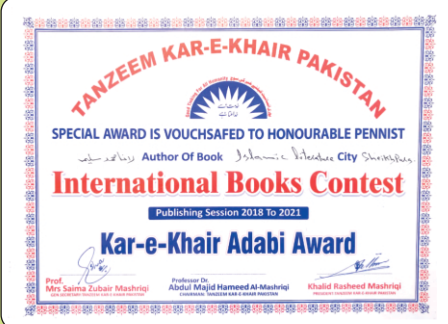
دعوت عمل

گزارش ہے کہ تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کتب خود پڑھیں اور ان پر عمل کریں اور اپنے گھر، دفتر، دکان اور اپنے محلہ کی مسجد میں بھی روزانہ ان کتب سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کے درس کا اہتمام کریں۔ اللہ رب العزت ہمیں قرآن وسنت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور دوسروں کو اسکی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے اور پیارے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں جینے اور مرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

المصطفیٰ ﷺ مرکز
کی دیگر مطبوعات



تنظیمِ کارِخیر پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے بین الاقوامی کتاب مقابلے میں تعلیم مصطفیٰ اسلامی تعلیمات کتاب کو" کارِخیر ادبی ایوارڈ" اور" گولڈ میڈل" سے نوازا گیا۔





واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

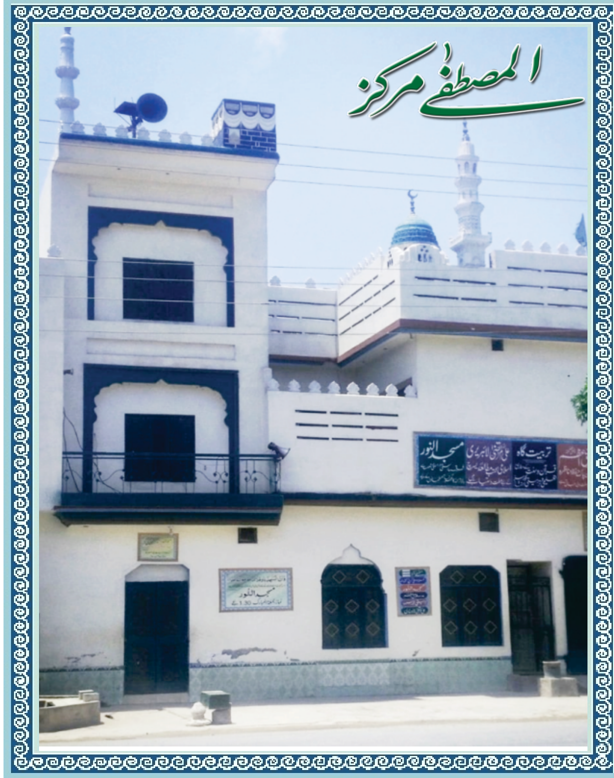
اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے
تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو

من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته

جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں
لگا رہے گا اللہ اسکی حاجت پوری کرے گا

قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔



قرآن وسنت کی دعوت و بالادستی

فرقہ پرستی و مسلکی تعصّبات کا خاتمہ

اتحاد و فلاح امتِ مسلمہ

قرآن پاک و تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب فی سبیل اللہ (مفت) حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

المصطفیٰ مرکز چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹرچینج، حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

   +92 300-5115922  Almustafa Markaz

 almustafamarkz@gmail.com  www.almustafamarkaz.com